از: حضرت الحاج مفسر قرآن
مولانا مولوی سید خدا بخش رشدیؔ
رحمت اللہ علیہ (طبع اول در ۱۳۸۵ھ)

اِلتماس

مصدقان حضرت امامنا میراں سید محمدؑ جونپوری مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم پر واضح ہو کہ دار الاشاعت کتب سلف صالحین جمعیۃ مہدویہ کے سابق سرپرست اس راقم الحروف کے والد ماجد پیر و مرشد مولانا میاں سید دلاور عرف حضرت گورے میاں صاحبؒ نے بعض برادران دینی کی خواہش پر تقریباً چالیس سال قبل ایک نماز کا رسالہ موسوم بہ صلوٰۃ المقلدین حضرت میاں سید زین العابدینؒ نبیرہ حضرت مجتہد گروہؓ کی مولفہ کتاب حرز المصلین کی ایک فصل کا ترجمہ کر کے معہ حواشی مفیدہ تالیف فرمایا تھا۔ جو دو دفعہ پانچ پانچ سو کی تعداد میں بعض مخیرؒ اصحاب کے اہتمام سے شائع ہوا۔ اس کے نسخے ختم ہونے کے بعد اسی رسالہ میں اور چند فوائد و حواشی کا اضافہ کر کے اس کو مویّد المصدقین کے نام سے ۱۳۵۰ھ میں شائع فرمایا اس کے بھی نسخے ایک عرصہ تک تقسیم ہوتے رہے اور ان کے اختتام کے بعد یہ رسالہ جو چراغ دین مہدیؑ کے نام سے موسوم ہے متعدد کتب فقہ و عقائد کے اقتباسات سے تالیف فرمایا جو ۱۳۷۶ھ میں ایک ہزار کی تعداد میں دار الاشاعت ہذا سے شائع کیا گیا اور معاونین دار الاشاعت اور دیگر مہدوی بھائیوں میں اس کے نسخے سالِ حال تک تقسیم ہوئے چونکہ ضروری معلومات فقہی شریعت وطریقت پر یہ رسالہ مشتمل ہے اور مختصر اور جامع ہونے کی وجہ سے پڑھنے والے اس سے بآسانی مستفید ہو رہے ہیں' اس فقیر نے اس کے مضامین کو عام فہم کرنے کی کوشش کے ساتھ اس میں مزید چند ضروری اقتباسات کا اضافہ کیا ہے جن کا مطالعہ قارئین کے لئے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

یہ ظاہر ہے کہ ہمارے یہاں احکامِ عبادات و معاملات شرعیہ پر عمل جو حضرت امامنا مہدی موعودؑ اور آپؑ کے صحابہؓ کی اتباع و تقلید پر مبنی ہے۔ اس میں ائمہ مجتہدینؒ میں سے کسی ایک کے مذہب کے ساتھ مقید ہونے کی صورت نہیں ہے' البتہ اکثر و بیشتر عقائد و اعمال میں امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے اقوال کی مطابقت پائی جاتی ہے اور بعض عقائد و اعمال امامِ شافعیؒ کی موافقت میں ہیں اور بعضے اعمال دیگر مجتہدینؒ کے اقوال سے بھی مطابقت رکھتے ہیں اور جو کوئی مسئلہ درپیش ہو' اس میں مجتہدینؒ کے اقوال ذفتاویٰ میں سے جس کسی کا قول عزیمت و حالیت پر مبنی معلوم ہو' اسی کا اختیار ملحوظ رہا ہے اور زیادہ تر استنباط احکام میں کتب فقہ علماء متقدمین کی مفید مطلب ثابت ہوتی ہیں۔ اور متاخرین کی کتابیں بھی جن میں متقدمین کی تقلید ملحوظ ہے اور افراط و تفریط سے گریز کیا گیا ہے' لہٰذا چند ضروری اقتباسات ان ہی کتب و رسائل سے اس مختصر رسالہ میں لئے گئے ہیں تا کہ اس کی افادیت میں اضافہ ہو۔ فقط راقم

فقیر سید خدا بخش رشدیؔ مہدوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
چراغ دین مھدیؑ

اسلام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اِنَّ الدِّینَ عِندَاللّٰہِ الاِسلَام** ۔(ترجمہ): بیشک دین (دین برحق) اللہ کے پاس اسلام ہے۔ اسلام کے معنی لغت میں خدا کے حکم پر گردن رکھنے کے ہیں۔ پس خدائے تعالیٰ کو خالق و معبود واحد مان کر اس کے خلیفوں کے سنائے ہوئے احکام کو قبول کرنا اور بجالانا ہی خدائے تعالیٰ کی عبادت و بندگی کا صحیح راستہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام فرمایا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدرَہٗ لِلاِسلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُورٍ مِّن رَّبِّہٖ ط فَوَیلٌ لِّلقٰسِیَۃِ قُلُوبُھُم مِّن ذِکرِ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِکَ فِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍ** O (جز ۲۳ رکوع ۱۶ آیت ۲۲) بھلا وہ شخص جس کا سینہ کھول دیا اللہ نے اسلام کے لئے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور معرفت پر ہے (کہیں سخت دل اس کے برابر ہو سکتے ہیں)، پس عذاب کی شدت ان کے لئے ہے جن کے دل سخت ہیں، اللہ کے ذکر سے وہ گروہ غافل اور سنگدل کھلی گمراہی میں ہیں۔ اس آیت شریفہ کے تحت تفسیر قادری میں لکھا ہے آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ سینہ کشادہ اور دل کھلا ہونے کی نشانی پھرنا ہے۔ دارالخلود (ہمیشہ کے گھر) کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہے دارالغرور (دھوکے کے گھر سے) یعنے دنیا سے پرہیز کرنا ہے (تفسیر قادری جلد دوم مطبوعہ) نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **فَمَن یُّرِدِ اللّٰہُ اَن یَّھدِیَہٗ یَشرَح صَدرَہٗ لِلاِسلَامِ ج** (جز ۸ رکوع ۲) ترجمہ جس کو اللہ چاہتا ہے کہ ہدایت کرے تو کھول دیتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے۔ امام غزالیؒ کیمیائے سعادت میں تحریر فرماتے ہیں اس آیت شریفہ کے متعلق صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! سینہ کس طرح کھولا جاتا ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک نور دل میں پیدا ہوتا ہے جس سے سینہ کشادہ ہوتا ہے، پھر صحابہؓ نے پوچھا اس کی علامت کیا ہے تو آنحضرتؐ نے فرمایا دل دنیا سے ٹھنڈا ہو جاتا ہے (دنیا کی رغبت دل سے زائل ہو جاتی ہے) اور

آخرت پر راغب ہوتا ہے (کیمیائے مطبوعہ مطبع مسلمانی صفحہ ۵۲۹)

حضرت امامنا مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ترکِ دنیا اور طلب دیدارِ خدا کی عام دعوت جو فرمائی اسلام ہی کی دعوت فرمائی امام علیہ السلام کی دعوت کو ماننے والوں کے سینوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھولدیا تو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نورِ معرفت پر ہوئے یعنے وہ دنیا سے منھ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے والے مسلمان ہوئے لہٰذا آخرت سے منھ پھیر کر دنیا اور اہلِ دنیا کی طرف متوجہ ہونے والے اسلام سے اتنے ہی دور ہیں جس قدر کہ آسمان سے زمین دور ہے۔ حضرت علامہ میاں شیخ مصطفےٰ گجراتیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اس ذات انبیاء صفات (امام مہدی موعودؑ) کا فیض اس قدر رہا کہ شمار میں نہیں آسکتا۔ کئی سو بلکہ کئی ہزار اشخاص فاسق و رہزن جاہل اور طالبانِ دنیا محض اس بدر منیر روشن ضمیر کی ملاقات سے درجہ کمال کو پہنچے اور اخلاق پسندیدہ مثلاً ترکِ دنیا' طلبِ خدا' ذکر دوام' تجرید تمام مخلوق سے علحدگی نماز' روزہ' حلم وحیا' صدق وصفا' امانت ووفاء دیانت وصیانت' حق گوئی' حق جوئی' تسلیم تفویض' توکل' صبر وقناعت' شجاعت وایثار' فقر واخلاص محاسبہ نفس' مرابطہ' مراقبہ' مشاہدہ' مکاشفہ' فاقہ کی برداشت ماسویٰ اللہ کے ہر تعلق سے باطن کا انقطاع' علو ہمت محض ذاتِ خدا کی طلب' اوقات کی رعایت سیاسی کاموں سے بےتعلقی' اللہ کا خوف اور اللہ سے امید' انصاف' احسان وغیرہ اعمال صالحہ اس حد تک حاصل کئے کہ ان سب کا ذکر کرنا دشوار ہے' اور یہ خصلتیں معتبر راویوں سے متواتر سننے اور گروہ مہدیؑ میں بظاہر دیکھنے سے بھی معلوم ہوئیں (جواہر التصدیق مطبوعہ صفحہ ۵۵ طباعت جدید) نیز حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے تحریر فرمایا ہے۔ حقیقت دینِ اسلام کہ طلب دیدارِ خدا است برایشاں شریعت گشت (میزان العقاید مطبوعہ صفحہ ۲۱) ترجمہ: دین اسلام کی حقیقت جو خدا کے دیدار کی طلب ہے ان پر یعنی مہدویوں پر شریعت ہوگئی۔ نیز حضرت مجتہد گروہؒ نے تحریر فرمایا ہے بندگی میاں عبدالمجیدؓ فرمودند کہ ہر چہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ شریعت ہماں است (ماہیۃ التقلید مطبوعہ) حضرت بندگی میاں عبدالمجیدؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدیؑ نے جو کچھ فرمایا شریعت وہی ہے یعنے احکام متعلقہ بولایت محمدیؐ جو طریقت کے احکام ہیں انکے اصول وفرائض ان کی فرضیت و وجوب کے ظاہر ہو جانے سے بمنزلۂ شریعت ہی کے ہیں۔ جس کے اصول یا ارکان اور دیگر فرائض وواجبات کا انکار کفر وفسق کا حکم رکھتا ہے حضرت بندگی میاں ولیؒ مولف انصافنامہ نے تحریر

فرمایا ہے ۔حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ میں اللہ کی کتاب کو پیش کیا ہوں اور مخلوق کو توحید اور عبادت کی طرف بلاتا ہوں' نیز تحریر فرمایا ہے۔نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اس بندہ کو مہدیؑ کر کے بھیجا ہے' اس راستہ کی طرف دعوت کیلئے جو حق تعالیٰ نے خاص کر نبیؐ کو حکم کیا ہے۔ **قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (جز۲)** (ترجمہ) کہدوائے محمدؐ! یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کی طرف بینائی پر' میں اور میرا قائم مقام (مہدی) نیز حدیث شریف ہے نبی صلعم نے حضرت مہدیؑ کے حق میں فرمایا **المهدی مِنّی یقفوا اثری ولا یخطی** (ترجمہ) مہدیؑ مجھ سے ہے میرے قدم بقدم چلےگا اور خطا نہیں کریگا' اور حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ بندہ رسولؐ کے قدم بقدم ہے (انصافنامہ باب ۱۲)

مخفی نہ رہے کہ اسلام کے احکام جو بندوں کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں احکام شریعت ہیں اور جو احکام بندوں کی روحانی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں احکام طریقت ہیں' شریعت کے احکام کا مکمل بیان اور شریعت کی تکمیل حضرت محمد مصطفٰےؐ خاتم الانبیاء صلعم کی صفت ظاہری نبوت سے تعلق رکھتی تھی' پس آپ کے واسطے سے دین اسلام از روئے شریعت مکمل ہوا اور احکام طریقت کا اظہار و بیان آنحضرتؐ کی صفت باطنی ولایت کے اظہار سے تعلق رکھتا تھا' چونکہ آنحضرتؐ ختم نبوت اور تکمیل شریعت پر منجانب اللہ مامور تھے' اگلے انبیاء کے مانند آنحضرتؐ کی صفت ولایت بھی مخفی رہی۔ اسی لئے اس کے اظہار سے متعلقہ جو احکام طریقت تھے وہ بھی مخفی رہے اور اصول اور دیگر فرائض طریقت کی فرضیت ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ خاصانِ اُمت ہی ان احکام سے آگاہی پاتے رہے اور ان کی پابندی فرماتے رہے جو اولیاء اللہ اور صلحاء امت ہوئے جن میں بہت سارے محققین صوفیائے کرام مشہور و معروف ہوئے ہیں جن کا اتفاق اس امر پر تھا کہ ولایتِ محمدیؐ کے خاتم امام مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ ہوں گے جو اظہار ولایتِ محمدی پر منجانب اللہ مامور ہو کر احکام متعلقہ بولایت محمدیؐ کو نافذ کریں گے۔ چنانچہ کتاب المقصد الاقصیٰ میں شیخ سعدالدین حمویؒ کا یہ قول مذکور ہے۔

جوہر اول را کہ حقیقتِ ذاتِ مصطفٰےؐ است دو طرفہ مظہر باید مظہر یکہ ختم نبوتش بدو شود
و مظہر یکہ ختم ولایتش بروشود ایں مظہر کہ است کہ اُورا مہدی گویند و صاحب فرمان و
صاحب زماں نامندو او سلطان سلاطین اولیاء و اصفیا ء است و فیض ہمہ انبیاء و اولیاء جزءِ فیض اوست"

(ترجمہ) جوہراول کے لئے جوذاتِ مصطفےٰ کی حقیقت ہے دوطرف مظہر چاہیئے' ایک وہ مظہر جس پر نبوت مصطفےٰؐ ختم ہو' (اور وہ خود آنحضرتؐ ہی ہیں) اور دوسرا وہ مظہر جس پر آپ کی ولایت ختم ہو اور یہ (دوسرا) مظہر وہ ہے جس کو مہدیؑ کہتے ہیں اور صاحب فرمان اور صاحب زماں سے موسوم کرتے ہیں اور وہ سلاطین اولیاء و اصفیاء کا سلطان ہے اور تمام انبیاء و اولیاء کا فیض اس کے فیض کا جزء ہے۔ ایسے ہی بیانات حضرت مہدیؑ کے بارے میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم میں ہیں۔ نیز کتاب انسان کامل وغیرہ میں ایسے اقوال بکثرت ملتے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہیکہ تمام کائنات کو پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا مقصود اپنے عارف کامل محمد مصطفےٰؐ کو پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ حدیث قدسی میں آیا ہے **لولاک لما خلقت الافلاک** (ترجمہ) اے محمدؐ اگر تم نہ ہوتے (تمہارا وجود مقصود نہ ہوتا) تو میں ان آسمانوں (اس ساری کائنات) کو نہ پیدا کرتا اور آنحضرتؐ کی پیدائش سے مراد آپ کی ولایت کی شان کا اظہار تھا پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے بعد حضرت امامنا میراں سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ کو اپنا خلیفہ اور آنحضرتؐ کا ہمنام و ہمسر بنا کر مبعوث فرمایا۔ پس حضرت مہدیؑ کے واسطہ سے ولایتِ محمدیؐ یعنی چشم سر سے دیدارِ خدا کی شان کا اظہار ہوا۔ اور اس سے متعلقہ احکام جو احکام طریقت تھے نافذ ہوئے اور اصول و فرائض طریقت کی فرضیت قرآن ہی سے آنحضرتؐ کے بیان سے جو اللہ تعالیٰ کی مراد کا بیان تھا ظاہر ہوئی۔ چنانچہ حضرت امامنا کا فرمان ہے حق تعالیٰ مارا کہ فرستادہ است مخصوص برائے آنست کہ آں احکام و بیان کہ تعلق بولایتِ محمدی دارد بواسطہ مہدی ظاہر شود (ام العقائد المعروف بہ عقیدہ شریفہ) ترجمہ: حق تعالیٰ نے مجھے جو بھیجا ہے مخصوص اس لئے ہے کہ وہ احکام اور بیان جو تعلق ولایت محمدیؐ سے رکھتا ہے مہدیؑ کے واسطہ سے ظاہر ہو پس آنحضرتؐ کا لقب مراد اللہ اسی معنی میں ہے کہ آنحضرتؐ وارث ولایت خاص محمدی اور سرتاپا ولایت محمدیؐ کا مظہر ہوئے اور آپ کی ذات سے دین اسلام از روئے طریقت پورا ہوا۔ اسی کی طرف اشارہ ان حدیثوں میں ہے جو سراج الابصار میں نقل کی گئی ہیں۔ **قال علیه السلام یقوم بالدّین فی آخرالزمان کما قمت به فی الزمان اخرجه الحافظ ابو نعیم الاصفها نی فی صفة المهدی وعن علیؓ قال قلت یا رسول اللّٰهؐ امامناً المهدیؑ ام من غیر نافقال رسول اللّٰه صلعم بل منّا یختم اللّٰه به الدین کما فتحه' بنا اخرج**

هذالحديث جماعة من الحفاظ فی کتبهم منهم ابوالقاسم الطبرانی وابو نعيم الاصفهانی و غيرهم (سراج الابصار) ترجمہ:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مہدیؑ) دین کو آخر زمانے میں قائم کریگا جیسا کہ قائم کیا میں نے اس کو اول زمانے میں بیان کیا اس حدیث کو حافظ ابونعیم اصفہانی نے مہدیؑ کی صفت میں، اور حضرت علیؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کیا مہدی ہم سے ہوگا یا ہمارے غیر سے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مہدی ہمارے غیر سے نہ ہوگا بلکہ ہم سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے دین (کے اسرار کے اظہار) کو ختم کرے گا جیسا کہ اس کا آغاز ہم سے کیا ہے۔ بیان کیا اس حدیث کو حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جن میں ابوالقاسم طبرانی ابونعیم اصفہانی وغیرہما ہیں۔

حضرت بندگی میاں شاہ برہانؒ نے تحریر فرمایا ہے نقل ہے کہ جس طرح رسول اللہؐ کی رحلت کے وقت آیتہِ ہٰذا

۱۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (جزء٦ رکوع ۵)

ترجمہ: آج میں کامل کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کی میں نے تم پر اپنی نعمت اور پسند کر چکا تمہارے لئے دین اسلام کو نازل ہوئی اور آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے حق میں یہ آیت پڑھی ۔ اسی طرح اس امام تحقیق (مہدی موعودؑ) نے اپنے تمام اصحابؓ کے حق میں جن میں مرد عورتیں مہاجرین اور مقربین منظور و مبشر تھے اس طرح فرمایا کہ اے اصحاب تمہارے حق میں حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامُ دِيْنًا** ۔(جزء٦ رکوع۵) (ترجمہ) آج میں کامل کر چکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کر چکا تم پر اپنی نعمت (اپنا دیدار) اور پسند کر چکا تمہارے لئے دین اسلام کو۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولؐ نے اپنے اصحابؓ کے حق میں آیت مذکور سے خطاب کیا تھا فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ تو بھی اپنے اصحابؓ کے حق میں اس آیت سے خطاب کر نیز امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم انبیاء کے گروہ ہیں

[1] اس آیت شریفہ اور حدیث مذکور بالا اللہ نے دین کو ہم سے شروع کیا ہے اور مہدی پر ختم کریگا' میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ دین اسلام شریعت کی صورت میں رسول اللہؐ کی ذات سے کامل ہوکر طریقت کے اسرار کے اظہار کی صورت میں شروع ہوا اور اس اظہار کی تکمیل حضرت مہدیؑ سے ہوکر دین طریقت کی صورت میں کامل ہوا حضرت مہدیؑ کی ذات سے وابستہ تھا۔ پس آنحضرتؐ کی بعثت ہوکر دین اسلام طریقت کی صورت میں کامل ہوا (رشدی)

نہ ہم کسی کے (ظاہری اثاثہ کے) وارث ہوتے ہیں اور نہ کسی کو (ظاہری اثاثہ کا) وارث کرتے ہیں۔ (شواہد الولایت باب ۲۸)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورِ ختم نبوت میں پانچ (۵) اصول دین بیان فرمائے (۱) کلمہ طیبہ **لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدُرَّسُولُ اللّٰه** (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) روزہ ماہِ رمضان (۵) حج۔ ان میں کلمہ طیبہ اصل اعتقادی ہے اور اصل اصول اعتقادی دورِ نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو افضل الانبیاء جاننا ہے۔ باقی چار ارکان شریعت ہیں اور راہِ خدا میں ہجرت و جہاد اجماع صادقین کے ساتھ رہنا تقویٰ و توکل علی اللہ وغیرہا ان ارکان کے لوازم کی حیثیت سے فرائض شریعت ہیں۔

حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم ولایت محمدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم نے دورِ اظہارِ ولایت محمدیؑ میں چھ اصولِ دین بیان فرمائے (۱) ترک دنیا (۲) عزلت از خلق (۳) ذکر خدا تعالیٰ دواماً (۴) طلب دیدار خدا (۵) توکل تمام بر ذاتِ خدا (۶) منکرِ مہدیؑ کو کافر جاننا (انصافنامہ وغیرہ) ان میں پانچ ارکان طریقت ہیں اور چھٹی اصل حضرت مہدیؑ کے منکر کو کافر جاننا اصل اعتقادی ہے۔ اور اصل اصول اعتقادی دورِ اظہارِ ولایت حضرت مہدی موعودؑ کو حضرت محمد رسول اللہؐ کے برابر جاننا ہے ان پانچوں ارکان کے ساتھ ہجرت از خانماں صحبتِ صادقین' کار دین و دائرہ کے لئے اجماع ذکرِ خدا میں بوقتِ شب بیداری میں اپنی نوبت پر حاضری' دائرہ طالبانِ خدا میں رزق حاصل فی سبیل اللہ میں سویت' ہر رزق جدید جو خدا دے اس کے عشر کی پابندی سے ادائی۔ ان ارکان کے لوازم کی حیثیت سے فرائض طریقت ہیں۔ اور ترک علایق دنیاوی' ترکِ تدبیر روزی' ترک میراث دنیاوی فرائض طریقت اور اقرار ترکِ دنیا و طلب دیدارِ خدا کے شرائط ہیں۔ پس ترکِ دنیا اور طلب دیدارِ خدا کا اقرار بغیر اپنی سکونت کے گھر سے ہجرت کرنے اور مرشدِ صادق کی صحبت میں رہنے یا اور کسی جاء سکونت کی رضا حاصل کرنیکے ثابت نہیں ہوتا اور بغیر دنیاوی تعلقات کو منقطع کرنے کے یعنے کسی کی نوکری یا نوکری کے معاوضہ میں حُسنِ خدمت کے صلہ میں وظیفہ خواری یا منصبداری یا مقطع داری وغیرہ ذرائع روزی سے دست بردار ہونے اور دنیا داروں کے دفتر سے اپنا نام خارج کرنے اور بصورت مزدوری آج کچھ کل کچھ کر کے پے در پے تین دن یا ایک دن کامل تدبیر روزی میں مشغول ہونے سے باز رہنے کے ترک دنیا اور طلبِ دیدار خدا

کا اقرار صحیح[۱] ثابت نہیں ہوتا ان احکام کا ماخذ یہ نقول شریفہ ہیں۔حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ

عنہ نے رسالۂ ام العقاید المعروف عقیدہ شریفہ میں تحریر فرمایا ہے نیز (حضرت مہدی علیہ السلام نے) حکم دیا ہے کہ ہر ایک مرد و زن پر خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے جب تک کہ سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا مگر طالبِ صادق جو اپنے دل کا رخ غیر حق سے پھیر لیا ہے اور اپنے دل کا رخ خدا کی طرف لایا ہوا ہے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول ہے اور دنیا و خلق سے عزلت یعنے علٰحدگی اختیار کیا ہے اور اپنے سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی حضرت مہدیؑ نے ایمان کا حکم فرمایا ہے (ترجمہ نقل عقیدہ شریفہ مطبوعہ) نیز نقل شریف ہے کہ حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ سہ روز کارِ غیر کند بغیر طلبِ خدائے آنکس طالب دنیا است (حاشیہ انصاف نامہ مطبوعہ صہ ۱۳۷) جو شخص خدا کی طلب کو چھوڑ کر مغائر طلبِ خدا کسی کام میں تین دن مشغول ہوا وہ طالبِ دنیا ہے۔ نیز نقل شریف ہے حضرت میراں علیہ السلام فرمودند ہر کہ پے در پے سہ روز تدبیر روزی کند طالبِ دنیا باشد۔ جو کوئی (ترک دنیا و طلب دیدارِ خدا کا اقرار کرنے کے بعد بھی) پے در پے تین روز روزی کی تدبیر کرے طالب دنیا ہوگا (رسالۂ میزان العقائد مولفہ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مطبوعہ صہ ۲۹) اور ترکِ میراث دنیاوی جو عہد ولایت میں ترکِ دنیا کے لئے شرط ہے۔اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی رشتہ دار دنیا دار خواہ وہ باپ ہو یا بھائی یا بیٹا وغیرہ اس کے ترکہ کا مدعی نہ ہو اور اس کے حصہ داروں میں خود کو شامل نہ کرے، نہ کسی دنیا دار کو اپنے متروکہ کا مختار بنائے، اگر کسی رشتہ دار کا ترکہ بغیر کسی دعویٰ و طلب کے اپنی طرف لوٹتا ہے تو برائے خدا لے کر راہِ خدا میں خرچ کردے اور بلا وجہ شرعی لوگوں سے میل ملاپ دنیا داروں کے ساتھ خود رہنا یا انکو اپنے ساتھ رکھنا عزلت از خلق اور پرہیز از ماسوی اللہ کیخلاف ہے۔ایسی گفتگو میں جس میں دین کا فائدہ نہ ہو، وقت کا صرف کرنا سوال کا جواب دینے کے سوائے بے ضرورت کسی سے مخاطب ہونا سوائے بیان قرآن کرنے یا سننے کے دنیا داروں کے جلسوں جشنوں میں شرکت لہو و لعب اور دیگر موجباتِ غفلت از خدا کیجانب میلان ذکر

[۱] قوم مہدویہ میں تارکین اور کاسبین کی اصطلاح ہے تارکین سے مراد تارکان دنیا ہیں اور کاسبین سے مراد ترک دنیا کا ارادہ رکھتے ہوئے کسب و تدبیر معاش کرتے رہنے والے اشخاص ہیں جو کوئی انمیں سے ترک دنیا اور طلب دیدار خدا کا اقرار کیا اُسکے لئے علامات طالب صادق سے جو عقیدہ شریفہ میں مذکور ہوئے ہیں متصف ہونا لازمی ہے ورنہ اسکا اقرار ترک دنیا و طلب دیدار خدا صحیح ثابت نہ ہوگا پھر اس اقرار کی تجدید مرنے سے قبل حالت ہوش و حواس میں لازم ہوگی' اگر کوئی مرشد اپنے کسی مرید کو بعد اقرار ترک دنیا بھی کسب روزی کرنے یا وظیفہ حکومت لینے کی اجازت دے تو وہ خود دیدسے بے بہرہ اور اس قول کا مصداق ہوگا او خویشتن گم است کرا رہبری کند (رشدی)

دوام کے خلاف ہے اوران امور کاترک ہی ترک خودی ہے اوربغیر دعوت وطلب یابلاوجہ شرعی ازخود کسی دنیا دار کے گھر جانا حرام ہے۔بصورت دعوت وطلب جانا فعل رخصت اور نہ جانا عزیمت ہے اور کسی دنیا دار کو کوئی فرمایش کرنا یا ذرّہ برابر بھی کسی دنیاوی چیز کا کسی سے خواہاں ہونا اوربغیر نام خدا سے دینے کے کسی سے کچھ نقد وجنس لینا، اقرارطلبِ دیدار خدا کیخلاف ہے، جائداد مملوکہ کا کرایہ لینا کسی سے کسی قسم کے نفع کی امید رکھنا، پھلدار درختوں یا گائے بکری وغیرہ کا ان سے نفع پانیکی خاطر رکھنایابغیر ہاتھ خالی رہنے یا قرضدار رہنے کے راہِ خدا کی فتوح لینایافتوح کے انتظار میں رہنایافتوح کیلئے کسی کے کہنے پر کسی جگہ ٹھیرنا یا راہ خدا کی فتوح بصورت تعین لینا، توکل بر ذاتِ خدا کے خلاف ہےاور یہی تعین ہے جسکولعین کہا گیا ہے۔اس کالینا فعلِ رخصت اور نہ لینا عزیمت ہےاور جوامور اقرارطلب خدااورتوکل بر خدا کے خلاف ہیں۔انکاترک ہی ترک اختیار ہےاور یہی تسلیم وتفویض ہے۔اگرراہِ خدامیں کوئی فتوح آئے اورخودکواسکی حاجت نہ ہوتو دوسرے مستحقوں کو دینے کے لئے کہہ دے یا خود کسی مستحق کو دینے کی نیت سے لےتو لینا جائز ہے اگر اپنے مال میں اضافہ کے لئےتو ایسالینا حرام ہے، اگرکوئی جائداد موقوفہ اپنی نگرانی میں ہوتو اس کا آمدنی کامصرف دینی ضروریات ہی ہوتے ہیں اورمتولی یانگرانکار بحالتِ اضطرار اپنی ذات اوراپنے متعلقین پر بقدر حاجت صرف کرنے کامجاز ہوتا ہے، جو اہل ارشاد صاحب دائرہ ہوجسکی صحبت میں کئی مہاجرین ہوں دین و دائرے کے ضروری اُمور میں انکواجماع کاحکم دینا، رزق حاصل کوان میں علی السویت تقسیم کرنا وقتِ شب ذکرِ خدا میں انکے درمیان نوبت قائم کرنا باری باری سے شب بیداری کاحکم دینااورخودبھی اپنی نوبت پر حاضر رہنایہ تینوں امور بھی ہر صاحب دائرہ کے حق میں فرائض طریقت ہیں، نیز صاحب دائرہ ہی کیلئے واجباتِ شریعت سے یہ ہیکہ نمازتہجد پڑھا کرےاوراپنے متبعین میں جواسکی پابندی کاخواہاں ہو اسکواجازت دےاورحضرت مہدی موعودعلیہ السلام کے حکم سے بی بی الٰہدادیؓ کے فیض کی یادگار میں بہرہ عام کی تقسیم سے حضرت مہدیؑ اوربی بی الٰہدادیؓ اورصحابہ کرامؓ سے اپنے مرشد تک بزرگان سلسلہ کے بہرہ عام کرنا ہر صاحبِ دائرہ اہل ارشاد کیلئے واجبات طریقت سے ہے، پس ہر دائرے کے فقراءپر بہرہ عام کی شرکت واجب ہےاورکاسبین کیلئے بہرہ عام کی شرکت باعث سعادت ہے، اگراطلاع نہ ہونے سے یا اور کسی عذر سے شریک نہوں تو کوئی حرج نہیں، نیز حکم زکوٰۃ کے علاوہ حکمِ انفاق فی سبیل اللہ جو مالداروں کے سوائے مسکینوں کے حق میں بھی ثابت ہے اسکی تعمیل بلاتعین مقدار عہد

نبوت میں فرض تھی عہد اظہار ولایت میں بہ تعین مقدار ہر رزق جدید کے عشر کی ادائی حضرت مہدی موعودؑ کے حکم سے ہر مہدوی پر فرض ہے خواہ تارک دنیا ہو یا کاسب نیز حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی پر شب قدر منجانب اللہ ظاہر کیگئی اور اس شب میں دو رکعت نماز بعد نصف شب فرض عشاء و سنت کے بعد بہ نیت **فرض اللہ تعالیٰ متابعة المهدی الموعود** ادا کرنا سب مہدویوں پر فرض ہوا ہے اور اس دوگانہ کی ادائی اصالتہً حضرت مہدیؑ پر اور تبعاً سب مہدویوں پر فرض ہونے کی وجہ سے اس کی امامت حضرت مہدیؑ کے سلسلہ کے اہل ارشاد یا ارشاد سے اجازت یافتہ کسی شخص کے سوائے دوسرے کو جائز نہیں ہے۔ بصورت اس کے نہونے کے فرض عشاء با جماعت ادا کرنے اور دو رکعت سنت عشاء پڑھنے کے بعد فرداً فرداً ہی اس دوگانہ کی ادائی فرض ہے۔ نیز بعضے امور جو اہلِ فضل ہستیوں کے عمل کی یادگار میں ہیں' از قسم شعایر دین دار عہد ولایت ہیں مثلاً بہرۂ عام گنج شہداءؓ کے روز کبڈی اور میت کی پیشانی پر پھول لگانا اور ایصال ثواب بروح میت بہ تعین ایام جو علماء سلفؒ سے ثابت ہے بفرمان حضرت مہدیؑ مستحب ہوا ہے' اس کے سوائے جس کسی بات کا سنت و مستحب ہونا ثابت نہیں ہے یا وہ شعائر دین میں داخل ہونے کی وجہ نہیں رکھتی ہے **''کل بدعة ضلالة''** کے حکم میں داخل ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام کا فرمان مبارک یہ ہے اگر کسے رسم و عادت و بدعت کند او را بہرۂ اینجائی نرسد (انصافنامہ باب ۲۰) اگر کوئی شخص رسم و عادت و بدعت اختیار کرے اس کو یہاں کا بہرہ نہیں پہنچے گا' اوپر جو کچھ احکام مذکور ہوئے عقیدہ شریفہ انصافنامہ' حاشیہ' انصافنامہ' شفاء المومنین' میزان العقائد اور رسالۂ فرائض و زاد الناجی سے ماخوذ ہیں۔ **وَالسَّلام عَلٰی مِنِ اتَّبع الهُدیٰ** ؂

بیعت کی حقیقت تربیت وتلقین و
علاقہ کی تعریف گروہ مہدویہ میں اسکا طریقہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمنوا آطیعواللّٰہ وَ اَطِیْعُوْ الرَّسُوْلَ و اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ** (جزء۵رکوع ۵) ترجمہ:اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسولؐ (اللہ کے خلیفہ) کا اور ان کا جو تم میں صاحبانِ حکومت ہوں۔ اس حکم قرآنی سے اللہ اور خلیفۃ اللہ اور صاحبانِ امر کی اطاعت فرض ہے اور اس اطاعت کا اقرار واجب ہے، یہی اقرار بیعت کہلاتا ہے پس حاکم عادل کی اطاعت کا اقرار بیعتِ شریعت ہے۔اور پیشوایانِ دین یعنے مرشدینِ صادقین کی اطاعت کا اقرار بیعت طریقت ہے۔ پہلی بار بیعتِ طریقت کو تربیت وتلقین کہا جاتا ہے اور اس کے بعد کی ہر بیعت علاقہ کہلاتی ہے، تربیت وتلقین ہونا سن شعور یعنے کم ازکم دس سال کی عمر میں جائز ہے اور سنِ بلوغ یعنے پندرہ سال کے بعد واجب ہے۔اور تربیت وتلقین کا طریقہ یہ ہے کہ جس کو تربیت ہونا ہو لڑکا یا مرد ہو تو مرشد کے روبرو بیٹھ کر اور نامحرم عورت ہو تو پردے میں بیٹھ کر یا چہرہ پر گھونگھٹ رکھ کر ایمان **مفصل** معہ شرح اور چار **کلمے** حسب ذیل پڑھے "**اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ**" ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اللہ تعالیٰ ایک ہے بے مثل اور عیبوں سے پاک ہے کوئی اس کا شریک نہیں **وَمَلٰٓئِکَتِہٖ** " اور ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر فرشتے بے شمار ہیں، ان میں سے چار فرشتے اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں جبرئیلؑ، میکائیلؑ، عزرائیلؑ، اور اسرافیلؑ و **کُتُبِہٖ** اور ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابیں چار ہیں۔توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔فرقان (قرآنِ مجید) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ **وَرُسُلِہٖ** اور ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں۔ (خلیفوں) پر اللہ تعالیٰ کے رسول خلیفے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش ہیں۔ **وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ** اور ایمان لایا میں روزِقیامت پر، قیامت کا آنا برحق ہے۔**وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی**۔اور ایمان لایا میں تقدیر پر، نیکی اور بدی تقدیر ہی سے ہے یعنی نیکی اور بدی کا خالق اللہ تعالیٰ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نیکی سے راضی ہے بدی سے راضی نہیں۔**وَالْبَعْثُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ** اور اللہ تعالیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا اور سب

سے حساب و کتاب لینا حق ہے۔

اول کلمہ طیب : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے ، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت :اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَ نَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید :سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم ط

ترجمہ: پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے طاقت اور نہیں ہے قوت مگر اللہ تعالیٰ کے لئے جو بلند اور بزرگ ہے۔

چہارم کلمہ توحید: اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے

[۱] حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؓ نے اللہ تعالیٰ کے خلیفوں کی پانچ قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ عام انبیاء خلفاء اللہ (۲) تین سو تیرہ مرسل خلیفے (۳) اٹھائیس مفضل خلیفے کہ جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے (۴) سات اولوالعزم خلیفے یعنی آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ محمدؐ اور مہدیؑ علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے خصوصاً برگزیدہ کیا ہے (از مکتوب حضرت مجتہد گروہؓ) نیز حضرت میاں سید زین العابدینؓ نبیرہ حضرت مجتہد گروہؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ سات اولوالعزم خلیفوں میں چھ یعنی آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور محمد علیہم صاحب صاحب کلمہ ہیں، ان کا کلمہ فرض ہے اور ساتویں اولوالعزم پیغمبر اس سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحماں خاتم ولایت محمدی صاحب تصدیق ہیں ان کی تصدیق فرض ہے (از حرز المصلیین) نیز حضرت شاہ راجو قتالؓ نے تحریر فرمایا ہے۔ مہدی بیاید بیشک وعدہ چو دادہ مصطفےٰ تصدیق او فرض است بداں انکار او باشد کفر (تحفۃ النصائح قلمی قدیم)

اور سب تعریف اسی کے لئے ہے، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے ہمیشہ کے لئے لاموت ہے، صاحب جلال اور صاحب عظمت ہے ہر ایک بھلائی اوسی کے ہاتھ ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر سات اولوالعزم خلفاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے ایمان اور فلاح عاقبت کی دعا مخفی طور پر کریں۔

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نُوْح نَجِیُّ اللّٰہِ صَلواتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْراھِیْم خَلِیْلُ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسٰی رُوحُ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

اِلٰھِیْ بِحُرْمَۃِ میرانسیَّد مُحَمَّد مَھْدِیْ موعود مراداللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

(دعاء ایمان وفلاح عاقبت)

پھر حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کا اقرار ان الفاظ میں کریں۔

مہدی موعودؑ آمدو گذشت، مقبل مومن است و منکر کافرست

(ترجمہ): مہدی موعودؑ آئے اور گئے جو قبول کیا وہ مومن جو انکار کیا وہ کافر

پھر ذکر خفی **لَا اِلٰہ ھوں نھیں اِلَّا اللّٰہ تو** ہے کی تلقین مرشد سے حاصل کریں، سانس لیتے وقت **اِلَّا اللّٰہ تو** ہے کہیں اور سانس چھوڑتے وقت **لَا اِلٰہ ھوں نھیں** اور مرشد کا مشاہدہ یا درکھیں اور تربیت کا سلسلہ مرشد سے معلوم کرلیں۔ اس فقیر راقم الحروف کا سلسلہ تربیت یہ ہے، میں تربیت میاں سید محمد اسد اللہ کا میاں سید محمد اسد اللہ تربیت میاں سید خدا بخش رشدیؒ کے میاں سید خدا بخش رشدیؒ تربیت میاں سید دلاورؒ کے میاں سید دلاورؒ تربیت میاں سید ابراہیمؒ کے میاں سید ابراہیمؒ تربیت میاں سید یحیٰیؒ کے میاں سید یحیٰیؒ تربیت میاں سید احمدؒ کے میاں سید احمدؒ تربیت میاں سید اسحاقؒ کے میاں سید اسحاقؒ تربیت میاں سید یعقوب توکلیؒ کے میاں سید یعقوب توکلیؒ تربیت میاں سید

اسحاقؒ کے میاں سید اسحاقؒ تربیت میاں سید عبدالقادرؒ کے میاں سید عبدالقادرؒ تربیت بندگی میاں سید شاہ محمدؒ کے بندگی میاں سید شاہ محمدؒ تربیت بندگی میاں سید خوندمیرؒ (بارہ بنی اسرائیل) کے بندگی میاں سید خوندمیرؒ تربیت بندگی میاں سید محمودؒ عرف سیدنجی خاتم المرشدؒ کے بندگی میاں سید محمودؒ عرف سیدنجی خاتم المرشد تربیت حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؒ کے حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؒ تربیت بندگی میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندگی میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ خدا کے امر اللہ مراد اللہ آمنا وصدقنا۔

علاقہ کی تعریف

تربیت وتلقین شدہ شخص کا اپنے مرشد کی وفات کے بعد مرشد کے جانشین یا کسی اور اہل ارشاد سے دینی تعلق اور اپنی وابستگی کا اقرار بیعت ثانیہ ہے جس کو علاقہ کہتے ہیں بغیر تربیت وعلاقہ کے رہنا شیطان کے ساتھ رہنا ہے۔ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے مرد باش باخدا باش یا پے مرد باش با شیطان مباش (حاشیہ شریف)۔

ترجمہ: مرد رہ خدا کے ساتھ رہ یا مرد با خدا کے ساتھ رہ شیطان کے ساتھ مت رہ۔

نماز

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" **اقمالصَّلوٰۃ انَّ الصلوٰۃ عنِ تنھٰی عنِ الفحشاء وَالمنکر** "ترجمہ: قائم رکھو نماز کو بےشک نماز روکتی ہے بےحیائی کے کام اور بُری بات سے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **الصَّلوٰۃ عمود الدّین** (جامع صیغر سیوطی) ترجمہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا' جس نے نماز چھوڑی اس نے دین کی عمارت کو ڈھایا' نیز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ فرق درمیان کفر اور اسلام کے نماز ہے (خلاصہ حدیث صحیح مسلم) حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ علم لابدی چاہیئے تاکہ نماز' روزہ اور مانندان کے افعال رسولؐ کے دین میں درست ہوں۔ (از انصافنامہ)

طہارت

نماز کے لئے طہارت یعنی جسم کپڑے اور جگہ کی پاکی شرط ہے نجاست یعنی غلاظت سے اور اس پاکی کا ذریعہ پاک پانی یا پاک مٹی ہے' پس نجاست کے اقسام پاک پانی کی تعریف پھر وضو اور غسل اور تیمم کے موجبات اور ان کے

آداب بیان کئے جاتے ہیں۔

نجاست کی قسمیں

نجاست کی دو قسمیں ہیں' ایک غلیظہ جیسے آدمی کا پیشاب' پائخانہ' منی' مذی' پیپ' لہو' قئے' اور حرام جانوروں کا گوہ مرغ اور بط کا پنچال۔ حکم اس نجاست کا یہ ہے کہ اگر ایک درم سے بڑھ کر لگے اس کو دھونا فرض ہے' بغیر دھونے کے نماز جائز نہیں۔ دوسری قسم نجاستِ خفیفہ ہے جیسے گھوڑے کا اور حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کا پنچال' حکم اس نجاست کا یہ ہے کہ پاؤ کپڑے یا پاؤ عضو سے زیادہ لگے تو اس کا دھونا فرض ہے (مالابدمنہ) جانوران خانگی مثل بلی' چوہا' نیولا' سپلک اور پرندگان حرام گوشت یعنے کوا' چیل' شکرا' کوچہ گرد مرغ اور نجس کھانے والی گائے بھینس کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (درمختار' نورالہدایہ) سور' کتے اور چوپائے درندوں کا جھوٹا نجس ہے (غایۃ الاوطار) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے' خواہ چارپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے' سوائے مرغی کوچہ گرد اور گائے یا بھینس نجس خوار کے (نورالہدایہ عالمگیری) جن کا جھوٹا پاک ہے' ان کا پسینہ بھی پاک ہے اور جن کا جھوٹا ناپاک ہے' ان کا پسینہ بھی ناپاک ہے (نور الہدایہ) آدمی مرد ہو یا عورت' کافر ہو یا مسلمان' پاک ہو یا ناپاک اس کا جھوٹا اور پسینہ پاک ہے۔ (درمختار)

مُردار پوست کی پاکی

مردار پوست دباغت سے پاک ہوتا ہے' دباغت اس کو کہتے ہیں کہ رنگ دیوے یا دھوپ میں سکھا دے اور مٹی سے صاف کرے' دباغت کے بعد اس کو پانی پہنچا تو وہ نجس نہیں ہوتا اور پوست سور کا بہ سبب اس کے نجس العین ہونے کے کسی طرح سے پاک نہیں ہوتا (تحفۃ المومنین)

پانی کی پاکی کے احکام

ندی نالہ یا چشمہ کا بہتا ہوا پانی نجاست اس میں گرنے سے یا اس کے نجاست پر سے گذرنے سے ناپاک نہیں ہوتا' تھوڑا پانی جو ٹھہرا ہوا ہو تھوڑی سی نجاست گرنے سے بھی ناپاک ہوتا ہے اگر پانی اس قدر ہے کہ دو ہاتھ سے پانی اٹھائیں تو زمین کھل نہ جائے' ایسے پانی کا رنگ' بو' مزہ جب تک باقی رہے پاک ہے' اگر تین اوصاف میں سے دو

بحال رہیں ایک بدل جائے تب بھی پاک ہے اگر ایک بحال رہے دو بدل جائیں تو پاک نہیں اور پانی وہ دردہ حوض یا باؤلی کا پاک ہے یعنے چوڑائی 'لمبائی میں دس گز شرعی رہے (مالابدمنہ وغیرہ) حوض کبیر میں جہاں نجاست پڑی ہو وہ جگہ بالاجماع ناپاک ہے' اس جگہ سے بقدر ایک چھوٹے حوض کے ہٹ کر وضو یا غسل کریں۔ (عالمگیری)

کنویں کی صفائی کے احکام

چوہا یا اس کے برابر کوئی جانور کنویں میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول اور اگر کبوتر یا اس کے برابر کوئی پرند ہو چالیس ڈول کھینچیں' مینگنی اونٹ یا بکرے کی یا پنچال مرغ یا چیل وغیرہ کا گرے یا بکری کے برابر کوئی جانور گر کر مر جائے یا کوئی چھوٹا یا بڑا جانور گر کر پھول جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو تمام پانی کھینچیں' اگر کنواں جھرے دار ہے تمام پانی نہ کھینچا جا سکے تو دو سو ڈول کھینچیں (تحفۃ المومنین) اگر جانور گرنے کا وقت معلوم نہ ہو اور اس کنویں کے پانی سے وضو غسل کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں تو جب اس سے آگاہ ہوں تو دیکھنا چاہیئے کہ پھولا ہے یا نہیں اگر پھول گیا ہو یا ٹکڑے ہو گیا ہو تو تین رات دن کی نمازیں دھرائیں اور نہیں پھولا ہے تو ایک رات دن کی اور جن چیزوں کو وہ پانی پہنچا ہو ان کو پاک کریں (نور الہدایہ)

احکام طریقہ استنجاء

پیشاب یا پائخانہ کو برہنہ سر نہ جائے کوئی کاغذ یا انگوٹھی وغیرہ جس پر اللہ کا نام یا اور کوئی متبرک نقش ہو ساتھ نہ رکھے اور بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ کہے **اَللّٰھُمّ اِنّی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ** (یا اللہ مانگتا ہوں میں تیری پناہ ناپاکی سے اور ناپاک چیزوں سے) پائخانہ میں جاتے وقت بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے اور یہ کہے **اَلحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ دَفَعَ عَنِّی الاَذیٰ وَعَافَانِیْ**
(تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے میری تکلیف دور کی اور مجھے سلامتی عطا فرمائی (تحفۃ المومنین وغایۃ الاوطار)
پیشاب پائخانہ کے بعد پانی سے شرمگاہ پاک کرنے کو استنجاء کہتے ہیں اور ڈھیلے سے نجاست دور کرنے اور چند قدم ٹہل کر پیشاب خشک کرنے کو استبراء کہتے ہیں (تحفۃ المومنین) ڈھیلے طاق عدد میں لینا مستحب ہے کم سے کم تین ہوں' اگر ایک سے بھی صفائی ہو جائے تو سنت ادا ہو جائیگی (عالمگیری) صرف پانی سے استنجا کیا جائے تو جائز ہے لیکن ڈھیلوں کا

استعمال سنت ہے اور مستحب یہ ہے کہ ڈھیلوں کے بعد پانی سے طہارت کی جائے (درمختار وغیرہ)

غسل فرض ہونیکے اسباب

(۱) احتلام اس کو کہتے ہیں کہ جماع کا خواب دیکھے اور کپڑے پر منی کا دھبہ رہے۔

(۲) حالتِ بیداری میں منی کا شہوت کے ساتھ نکلنا' یہ حالتِ حدث بھی موجب غسل ہے۔

(۳) جنابت اس کو کہتے ہیں کہ حالتِ بیداری میں جماع واقع ہو' خواہ انزال ہو یا نہ ہو' مرد عورت دونوں پر غسل فرض ہے۔

(۴) جب عورت حیض سے فارغ ہو' حیض اس کو کہتے ہیں جو عورتوں کو ہر مہینے میں خون جاری ہوتا ہے۔ اس کی کم مدت تین دن اور کثیر مدت دس دن ہیں' تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون جاری رہا تو وہ حیض نہیں بلکہ مرض استحاضہ ہے۔

(۵) جب خون نفاس ختم ہو۔ نفاس اس کو کہتے ہیں جو عورتوں کو زچگی میں خون جاری رہتا ہے اس کی کم مدت کو حد نہیں ایک دو روز میں بھی بند ہوا تو عورت پاک ہو جاتی ہے' اکثر مدت چالیس دن ہے اس سے زیادہ ہو تو وہ بھی استحاضہ ہے

جس کو غسل کی حاجت ہو بصورت احتلام یا حدث و جنابت تو اس کو پانچ چیزیں منع ہیں (۱) نماز (۲) بیت اللہ کا طواف (۳) مسجد میں جانا (۴) قرآن کو بے غلاف چھونا (۵) تلاوتِ قرآن زبانی کرنا۔

حیض و نفاس والی عورت کو سات چیزیں منع ہیں (۱) نماز (۲) روزہ (۳) کعبۃ اللہ کا طواف (۴) قرآن زبانی پڑھنا (۵) بے غلاف قرآن کو چھونا (۶) مسجد میں جانا (۷) مجامعت۔

استحاضہ میں عورت کو نماز معاف نہیں بلکہ ہر نماز کو تازہ وضو کرے' جب عورت حیض و نفاس سے پاک ہو' روزوں کی قضاء اس پر واجب ہے نماز کی نہیں (تحفۃ المومنین مالابدمنہ)

غسل کی نیت

نَوَيۡتُ اَنۡ اَغۡتَسِلَ رَفۡعًا لِلۡحَدَثِ وَاِسۡتِبَاحَةً لِلصَّلٰوةِ (ترجمہ) میں نے نیت کی ہے غسل کی ادائی کی ناپاکی دور کرنے اور نماز کو اپنے پر جائز کرنے کیلئے۔ یہ نیت اس صورت میں ہے جبکہ خالص حدث کی حالت ہو یعنے حالتِ بیداری میں منی شہوت کے ساتھ خارج ہوئی ہو' اگر احتلام یا جنابت یا حیض یا نفاس کا غسل ہو تو **نَوَيۡتُ اَنۡ**

اَغْتَسَلَ مِنَ الْاِحْتِلَام یا مِنَ الْجِنَابَۃ یا مِنَ الحَیْض یا مِنَ النفاس رَفْعًا لِلْحَدَثِ وَاِسْتَبَاحَۃَ لِلصَّلوٰۃ کہیں اور دوم کلمہ شہادت کے ساتھ **وَاِنَّ الْمَھْدِیِ الْمَوعود قَدجَاءَ ومضی** بھی پڑھتے ہوئے تین دفعہ سیدھے مونڈھے پر سے تین دفعہ بائیں مونڈھے پر سے اور تین بار سر پر سے پانی بہائیں (حرز المصلین)

غسل کے فرائض

(۱)غرغرہ کرنا (۲) ناک دھونا (۳) تمام جسم دھونا (نور الہدایہ غایۃ الاوطار)

غسل کی سُنتیں

(۱)دونوں ہاتھ دھونا (۲) جسم سے نجاست دور کرنا (۳) وضو کرنا (۴) تین بار جسم پر سے پانی بہانا (۵) نیت کرنا (مالابدمنہ) غسل سے فارغ ہونے کے بعد مکرر وضو کرنا درست نہیں' اس لئے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ **مَنْ تَوَضَأَ بَعدَ الْغُسْلِ فَلَیْسَ مِنَّا** (ترجمہ) جو وضو کیا غسل سے فارغ ہونے کے بعد کو وہ ہم سے نہیں (حرز المصلین) غسل میں جب وضو شروع کریں تو صرف پاؤں دھونا باقی رکھ کر تمام جسم پر سے تین بار پانی بہانے کے بعد اس مقام سے علحدہ ہو کر دونوں پاؤں دھوئیں' احادیثِ صحاح سے یہی ثابت ہے۔حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خداؐ نہانے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے کیونکہ پہلا ہی وضو کافی ہوتا تھا۔ابو داؤد و ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کی روایت کی ہے (مشکوٰۃ شریف مترجم مطبوعہ)

تیمّم کے احکام

تیمم وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام ہے۔جب پانی پر قدرت نہ ہو یعنے ایک کوس دور رہے۔کوس شرعی کا فاصلہ چار ہزار قدم اونٹ کے ہیں' ہر قدم دو ہاتھ کا ہے' یا پانی' نزدیک ہو لیکن درندے یا چور یا دشمن کا خوف ہو یا کنویں سے پانی لینے کیلئے ڈول رسی نہ ہو' یا پانی مسافرت میں بقدر اپنے یا اپنے رفیق کے پینے کے ہو اور وضو میں خرچنے سے پیاسا رہنے کا اندیشہ قوی ہو' یا پانی بہت گراں قیمت سے بکتا ہو' یا پانی سے بیماری بڑھ جانے یا مرجانے کا خوف ہو' ان صورتوں میں

تیمّم جائز ہے۔اس کے فرائض یہ ہیں ۔(۱) نیت کرنا (۲) پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر تمام چہرہ پر ملنا (۳) دوسری دفعہ دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک ملنا (تحفۃ المومنین' نورالہدایہ)۔

مٹی پر اوران چیزوں پر جو زمین کی جنس سے ہوں جیسے پتھر' بالو گچ وغیرہ اور اس گرد جو کپڑے یا اناج پر جمع ہوتی ہو تیمّم جائز ہے اور کولسہ پر اوران چیزوں پر جو جلانے سے کولسہ ہوں جائز نہیں ۔جن چیزوں سے وضو ٹوٹا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹتا ہے اور پانی جب مل جائے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے ۔(نورالہدایہ)

تیمّم کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اَتَيَمَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَفْعًا لِلْحَدَثِ وَاِسْتِبَاحَةً لِلصَّلٰوةِ

(ترجمہ) میں نے نیت کی ہے تیمّم کی اللہ کے واسطے ناپاکی کو دور کرنے اور نماز کو اپنے پر جائز کرنے کے لئے۔

وضو کے احکام

وضو فرض ہے نماز کے لئے خواہ فرض نماز ہو یا سنت اور واجب ہے طواف کعبہ اور مس مصحف کے لئے (غایۃ الاوطار) کوئی شخص نماز جنازہ کے لئے وضو کرے اور فرض نماز کا وقت آجائے تو تازہ وضو کرے اس لئے کہ نماز کے لئے وضو کرنا فرض ہے (حرز المصلین)

وضو کی ترتیب

جب وضو کرنا شروع کرو تو تعوّذ یعنے **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** اور تسمیہ یعنے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** کہنے کے ساتھ **بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ** (نام سے اللہ کے جو بزرگ و برتر ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے دین اسلام عطا کرنے پر) کہو اور تین بار ہاتھوں کو کلائیوں کے اوپر تک دھوؤ انگلیوں میں خلال کرو' پھر تین بار کلی کرو' دانتوں کو مسواک یا انگشت شہادت سے صاف کرو' پھر تین بار بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرو' پھر تین مرتبہ چہرہ دھوؤ داڑھی میں انگلیوں سے خلال کرو' پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں کے اوپر تک تین دفعہ اس طرح دھو کہ ایک بال خشک نہ رہے پھر پاؤ سر کا مسح کرو' پاؤ سر کا مسح فرض ہے'

دونوں کانوں کا مسح سنت ہے اور گردن کا مسح مستحب ہے پھر بائیں ہاتھ سے سیدھے ہاتھ کا اور سیدھے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح انگلیوں کے خلال پر پورا کرو۔ پھر تین دفعہ دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ' پیروں کی انگلیوں میں خلال کرو' جب چہرہ دھونا شروع کرو اس وقت وضو کی نیت بھی کرلو' کیونکہ وضو کی نیت کا محل یہی ہے (حرز المصلین)

وضو کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَفْعًا لِلْحَدَثِ وَاِسْتِبَاحَةً لِلصَّلٰوةِ

(ترجمہ: میں نے نیت کی ہے وضو کرنے کی اللہ کے واسطے ناپاکی دور کرنے اور نماز کو اپنے پر جائز کرنے کے لئے) اس کے ساتھ دوم کلمہ شہادت اور **اِنَّ الْمَهْدِیَ الْمَوْعُوْدَ قَدْ جَآءَ وَمَضٰی** بھی ضرور پڑھو (حرز المصلین)

وضو میں چار فرض ہیں (۱) تمام چہرہ دھونا (۲) دونوں ہاتھ کہنیوں کے اوپر تک دھونا (۳) پاؤ سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا۔

برہنہ سر وضو کرنا خلاف سنت ہے چنانچہ عمر ابن امیہ ضمریؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میں نے رسول خداؐ کو اپنے عمامہ (پگڑی) اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے (عمامہ پر مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر عمامہ اتارے سر کے مقدم (اگلے) حصہ میں مسح فرمایا (از تجرید البخاری مترجم حصہ اول) نیز حضرت انس ابن مالکؓ سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہؐ کو وضو کرتے تھے اور آپ کے سر پر قطریہ کی پگڑی تھی' پس لائے اپنا ہاتھ پگڑی کے نیچے اور مسح کیا آپ نے سر کے اگلے حصہ کا اور نہیں ہٹایا پگڑی کو (سر سے) (از ابوداؤد مطبوعہ مصر) بعد ختم وضو یہ دعا پڑھو **اَللّٰهُمَّ كَمَا طَهَّرْتَنِیْ بِالْمَاءِ فطهرنی مِنَ الذُّنُوب** (ترجمہ) یا اللہ جس طرح تو نے مجھے پانی سے پاک کیا' اسی طرح مجھے گناہوں سے پاک کر (از حرز المصلین) اس دعا کے ساتھ اگر وقت ملے تو آیۃ الکرسی اور سورہ انا انزلنا پڑھنا مستحب ہے۔ آیۃ الکرسی یہ ہے **اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ ط وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ**

الْعَظِيْم ترجمہ: اللہ وہ ذات ہے کہ نہیں کوئی معبود اس کے سوا وہ ہمیشہ زندہ (اور) سب کا تھامنے والا ہے اس کو نہیں آتی اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کی جناب میں بغیر اسکی اجازت کے وہ جانتا ہے جو کچھ خلق کے روبرو ہے اور جو کچھ انکے پیچھے ہے وہ نہیں احاطہ کر سکتے اسکی معلومات میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے گھیرے ہوئے ہے اسکی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو اور نہیں گراں گذرتی ہے اس کو انکی حفاظت اور وہ عالی شان عظمت والا ہے (جزء ۳ رکوع ۲)

وضو کے وقت دنیوی بات کرنا مکروہ ہے اور مطلوب المومنین میں حرام لکھا ہے (حرز المصلین)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے وضو کی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور ان میں دل میں کچھ باتیں نہ کرے (دل میں دنیاوی خیالات نہ لائے) تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (از مشکوۃ شریف مترجم)

وضو کو توڑنے والی چیزیں

بول، براز، ریح کا خارج ہونا، منھ بھر کے قئے پیپ یا لہو بدن کے کسی حصہ سے نکلنا، ٹیکہ لگا کر سونا، بیہوش ہو جانا، دیوانہ ہونا، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا، ودی یا مذی نکلنا، مرد عورت برہنگی میں ایک دوسرے کو چھونا اور عضو میں انتشار ہونا (تحفۃ المومنین)

اذان کے کلمات

اللہ اکبر (چار بار) **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** (دوبار) **اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه** (دوبار) **حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة** (دوبار) **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحْ** (دوبار) **اللّٰه اَكْبَرْ** (دوبار) **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** (ایک بار) فجر کی نماز کی اذاں میں **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحْ** کے بعد **اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوم** (دوبار)

اذان سنتے وقت کہنے کے الفاظ

بروقت اذاں کے ہر کلمہ کے تمام ہونے پر اس کے جواب میں وہی کلمہ کہے جو موذن نے کہا مگر **حَيَّ عَلَى**

الفَلَاحْ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور حَیَّ عَلَی الفَلَاحْ کے جواب میں پہلی دفعہ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ اور دوسری دفعہ مَالَمْ یَشَاءُ لَمْ یَکُنْ کہے اور اَلصَّوٰةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمُ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یعنے تو صادق اور نیکوکار ہے کہے (از غایۃ الاوطار) اور اذان شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ کہے لَبَّیْكَ دَعْوَتَكَ الْحَقِ جَلَّ جَلَالُه، وَعَمَّ نَوَالُه، (حاضر ہوں میں قبول کرنے کو تیری دعوت جو حق ہے بلند و برتر ہے، اللہ کی شان اور عام ہے اسکی بخشش (حرز المصلین)

تحیۃ الوضوء

ترتیب اور احتیاط کے ساتھ وضو کرو اور وضو کی تری خشک ہونے سے پہلے بغیر کوئی چیز کھانے پینے اور دنیوی بات چیت کرنے کے تحیۃ الوضو کے دو رکعت حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم کی متابعت سے ادا کرو، وضو سے فارغ ہوتے ہی مصلّے پر پہلے سیدھا قدم رکھو اور یہ آیت پڑھو اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْن ؕ (میں نے متوجہ کیا اپنے چہرہ کو اس ذات کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو) اس کے بعد دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کرو۔

دوگانہ تحیۃ الوضوء کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوةَ تَحِیَّةِ الْوُضُوْءِ شُکْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی مُتَابِعَةَ الْمَهْدِیِّ الْمَوْعُوْدِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ ۔ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ ادا کروں دو رکعت وضو کے شکریہ کے اللہ کا شکر یہ بجالانے مہدی موعودؑ کی اتباع سے کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر)

قبلہ کے مقابل کھڑے ہوکر نیت مذکور کرتے ہی قبلہ کی طرف رخ کرکے تکبیر اول اَللّٰهُ اَکْبَر کہو اور ساتھ ہی دونوں ہاتھ شطرنج کے پاؤں کی طرح اٹھاؤ اس طرح کہ دونوں انگوٹھے دونوں لولکیوں کو لگیں اور دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں، ہاتھوں کی انگلیاں عادت کے موافق کھلی رہیں۔ اَللّٰهُ اکبر کے کسی حرف کو مد کھینچ کر مت کہو اور کشتی کی ڈوئی کی طرح دونوں ہاتھ لاکر ناف کے نیچے شرمگاہ سے اوپر رکھو، اس طرح کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے پہنچے سے آگے رہے ہاتھ باندھتے ہی ثناء پڑھو سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی

جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ط ترجمہ: اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور تو ہر طرح کی تعریف کے قابل ہے تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری شان بلند ہے اور تیرے سوائے کوئی معبود نہیں) ثناء کے بعد تعوذ یعنے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم ط ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے) اُس کے بعد تسمیہ یعنے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن لا ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم لا ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ط ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ط ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْن ۝ لے
(ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا، بڑا مہربان، نہایت رحم والا، مالک روز جزا کا ہے، (اے پروردگار) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں، دکھا ہم کو سیدھا راستہ ، راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا، نہ ان کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا) سورہ فاتحہ ختم کرکے امین کہنے کے ساتھ ہی یہ آیت پڑھو ۲ے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ: اور وہ لوگ جو کر بیٹھتے ہیں کوئی بدکاری یا برا کر بیٹھیں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور معافی چاہیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے جو گناہوں کو معاف کرے سوائے اللہ کے اور اصرار نہ کریں اس گناہ پر جو کر بیٹھتے جان بوجھ کر) قراءت کی حالت میں قیام کے وقت دونوں قدموں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ رکھو اور دونوں پاؤں پر وزن برابر رکھو اور تمام اعضاء کو حرکت سے محفوظ رکھو، قرأت سے فارغ ہوتے ہی اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرو، اس طرح کہ اللہ کے الف کے ساتھ رکوع شروع کرو اور پیٹھ سیدھی ہوتے تک اکبر تمام کرو اور رکوع کی حالت میں نظر قدموں پر یا قدموں کے درمیان رکھو اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے گھٹنوں کو مضبوط پکڑو، انگلیوں کو کشادہ رکھو اور پیٹھ سر اور سرین برابر رکھو اس طرح کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھا جائے تو متحرک نہ ہو اور رکوع میں تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم (پاک

لے وَلَا الضَّآلِّيْن کو وَلَا الذَّالِّيْن مت کہو کیونکہ نماز فاسد ہو جاتی ہے (از فیوض رحمانی بحوالہ فتاویٰ قاضی خاں) ۲ے حضرت مہدی موعودؑ نے تحیۃ الوضو کی پہلی رکعت میں وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا الخ اور دوسری میں وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءً الخ پڑھا ہے (از پنج فضائل) حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوبکرؓ نے ایک حدیث بیان کی اور بہت سچ بیان کی، وہ کہتے ہیں میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص گناہ کرتا ہے اور پھر اٹھکر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ ضرور معاف کر دیتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً الخ ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کی روایت کی ہے (از مشکوٰۃ شریف مترجم)

ہے میرا رب جو بڑی بزرگی والا ہے) اس کے بعد **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه** (سنا اللہ نے اپنی تعریف کو تعریف کرنے والے سے) کہتے ہوئے ہ کے وقف کے ساتھ یعنی **حَـمِـدَه**، کی ہ کو دراز نہ کرکے سر اٹھا کر ایسے کھڑے رہو کہ پیچھے سے آنے والے یہ سمجھیں کہ مصلی کھڑا ہوا ہے اس کو قومہ کہتے ہیں۔ قومہ کی ادائی میں ہرگز کوتاہی مت کرو، قیام کے وقت سے سجدہ میں جانے تک لباس یا پاجامہ کو ہاتھ سے اوپر مت کھینچو[۲] کیونکہ مکروہ ہے بلکہ در صورت فعل نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ رکوع سے فارغ ہوتے ہی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں اس ترتیب سے جاؤ یعنے پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک اور پیشانی زمین پر رکھو صرف ناک یا پیشانی پر اکتفا کرنا مکروہ تحریمی ہے لہٰذا ناک اور پیشانی زمین پر یکساں ٹکے رہیں، دونوں پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف زمین پر قائم رہیں اور ہر دو بازو پہلو سے جدا اور زمین سے اوپر رکھو دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے دونوں کانوں کے مقابل رکھو اور تسبیح تین بار پڑھو ' **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** (پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ مرتبہ والا ہے) سجدہ میں نظر پرزہ بنی پر رکھو، **اَللّٰـهُ اَکْبَر** کہتے ہوئے سیدھے بیٹھو جس طرح اَلتَّحِیَّات پڑھتے وقت بیٹھتے ہیں اس بیٹھک کو جلسہ کہتے ہیں، قومہ جلسہ کا وقفہ ایک تسبیح کے موافق رہے، اس سے کم مقدار میں توقف کرنے سے سنت ترک ہوتی ہے۔ بعضوں نے ترک واجب بھی کہا ہے پھر ترتیب مذکور کے موافق دوسرے سجدہ میں جاؤ اور آنکھوں کو کھلی ہوئی رکھو، اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے برعکس سابق ہاتھ ران پر رکھ کر کھڑے ہو جاؤ یعنے اول پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھاؤ۔ عورتیں دس چیزوں میں مردوں کے مخالف ہیں وہ یہ ہیں، عورت کو چاہئیے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائے (۲) ہاتھ سینے پر باندھے (۳) رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو زانوں تک لیجائے (۴) انگلیوں کو کھلی ہوئی نہ رکھے (۵) سجدہ میں پیٹ کو ران کے متصل رکھے (۶) بغل کو پہلو سے ملی ہوئی رکھے (۷) تمام اعضاء کو سمٹی رہے (۸) پاؤں کی انگلیاں کھڑی ہوئی نہ رکھے (۹) قاعدہ کے وقت دونوں پیر سیدھے جانب سے باہر کردے (۱۰) جہریہ نمازوں (فجر، مغرب، اور عشاء) میں بھی قرآت آہستہ پڑھے،

[۱] سَمِعَ اللّٰه علاحدہ کہو لِمَنْ حَمِدَه علحدہ کہو لِمَنْ کو لِمَن مت کہو [۲] حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پیشانی کے بل اور آپ نے ہاتھ سے اپنی ناک دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں کی انگلیوں کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں (از تجرید البخاری مترجم حصہ اول صفحہ ۱۸۹) حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ نے فرمایا کہ جب مصلی نے بندھا ہوا ہاتھ کھولا تو ایک فعل ہوا پھر کام کیا تو دوسرا فعل ہوا اور پھر ہاتھ باندھ لیا تو تیسرا فعل ہوا مصلی کی نماز تباہ ہوتی۔ یہ مسئلہ حضرت مہدیؑ کے حضور میں پیش ہوا تو آپؑ نے فرمایا کہ میاں نظام نے جو کچھ کہا ہے حق ہے اور درست ہے (از پنج فضائل وحرز المصلیین) اس سے ظاہر ہے کہ نماز میں کھجانا اپنی نماز کو تباہ کرنا ہے۔

یہاں تک ایک رکعت پوری ہوئی۔ دوسری رکعت کے لئے تسمیہ کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھو اور آمین کے ساتھ یہ آیت پڑھو
وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً ا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَه، ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْماً ○ (ترجمہ اور جو کوئی گناہ کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے معافی مانگے تو پائیگا اللہ کو بخشنے والا مہربان) اس کے بعد طریق مذکور کے موافق دوسری رکعت کے رکوع اور سجود سے فارغ ہو کر دو زانو بائیں پاؤں کے پنجے پر بیٹھو یعنے سیدھے پاؤں کا پنجہ سیدھا کھڑا رکھو اور بائیں پاؤں کا پنجہ بچھا دو دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھو اس طرح کہ انگلیاں قبلہ کے مقابل اور زانوں کے کنارے کے برابر رہیں اور قعدہ کی حالت میں نظر گود یا سینہ پر رکھو اور تشہد پڑھو:۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُه، اَلسَلامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه، وَرَسُوْلُه (ترجمہ: سب تسبیحات وحمد کے تحفے اللہ ہی کے لئے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ اعمال بھی، سلام ہو، تجھ پر اے نبیؐ اور خاص رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں)

اس کے بعد یہ درود پڑھو **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْد ط اَللّٰهُمَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْد** ط (ترجمہ) اے اللہ درود (اپنی خاص رحمت) نازل فرما محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسی تو نے رحمتِ خاص نازل کی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسی تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے، یہ درود پڑھنے کے لئے آنحضرت نے ارشاد فرمایا یہ روایت صحیح بخاری میں ہے) اس درود کے بعد یہ دُعاء ماثورہ پڑھنا سنت ہے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْراً وَّ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم** ط (ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی ذات پر بیحد ظلم کیا اور

گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوائے کوئی نہیں، پھر مجھے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما کر تو ہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے)
یہ دعا پڑھنے کی ہدایت جو آنحضرتؐ نے فرمائی اس کی روایت صحیح بخاری صحیح مسلم میں آئی ہے، اس دعا کے بعد ماں باپ اور اپنی اولاد کے حق میں اگر مہدوی ہوں تو اس طرح دعا کرنا مستحب ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاَوْلَادِیْ وَلِجَمِیْعِ المومِنِین وَالْمُوْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَة وَقِنَا عَذَابَ النَّار ط سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن** ۔(ترجمہ اے اللہ میرے گناہ معاف کر اور میرے والدین کے اور میری اولاد کے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے جو ان میں سے زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں ان سب کے گناہ معاف فرما۔ اے ہمارے رب بھلائی عطا کر ہم کو دنیا اور آخرت میں اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے، پاک ہے تیرا رب صاحبِ عزت ان باتوں سے جو مشرکین بیان کرتے ہیں اور سلام ہو، پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو پروردگار ہے سارے جہاں کا) اس کے بعد دونوں طرف ملائکہ کی نیت سے سلام پھیرو اور بروقت سلام نظر مونڈھوں پر رکھو، اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر (دعا کے لئے) سجدے میں جاؤ۔ ہتھیلیوں[1] کو سیدھے کر کے ہرگز مت رکھو، کیونکہ یہ بات ترتیبِ نماز کے خلاف ہے، سجدہ میں یہ دعائیں پڑھو: **اَللّٰھُمَّ سَجَدَتْ لَكَ سَوَادِیْ وَاٰمَنَ بِكَ فُوَادِیْ وَاَقَرَّبِكَ لِسَانِیْ ھَااَنَا ذَالِكَ اَذْنَبْتُ ذَنْباً عَظِیْماً وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْم اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْم اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِیْم اِلٰھِیْ کَفَانِیْ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنْیَا مُحَبَّتُكَ وَشَوْقِكَ وَذِکْرُكَ وَکَفَانِیْ مِنْ نَعِیْمِ الْاٰخِرَةِ لِقَاءُكَ وَرِضَاءُكَ بِفَضْلِكَ وَ کَرْمِكَ یَا اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْن** (ترجمہ) اے اللہ میرے جسم نے تجھے سجدہ کیا ہے، میرے دل نے تجھ پر ایمان لایا ہے اور میری زبان نے تیرا اقرار کیا ہے، اب میں اس حالت میں ہوں کہ مجھ سے بہت بڑا گناہ صادر ہوا ہے اور بڑے

[1] حضرت ابن عمرؓ فرماتے تھے جو کوئی سجدہ میں اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو چاہئے کہ اسی جگہ دونوں ہاتھ بھی رکھے جہاں پیشانی رکھی ہو پھر جب سر اٹھائے تو ہاتھ بھی اٹھائے کیونکہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسے چہرہ سجدہ کرتا ہے (از مشکوٰۃ شریف۔ مترجم) اس سے ظاہر ہے کہ سجدہ میں ہتھیلیوں کو سیدھی رکھنا ترتیب نماز کے خلاف ہے اور خلاف سنت و تقلید ہے

سے بڑے گناہ کا بخشنے والا سوائے بزرگ رب کے کوئی نہیں سوائے بزرگ رب کے کوئی نہیں سوائے بزرگ رب کے کوئی نہیں ۔ دوسری دعا کا ترجمہ یہ ہے: اے میرے اللہ کافی ہے میرے لئے دنیا کی نعمتوں میں سے تیری محبت اور تیرا شوق اور تیرا ذکر اور کافی ہے میرے لئے آخرت کی نعمتوں میں سے تیرا دیدار اور تیری خوشنودی تیرے فضل و کرم سے' اے سب سے بڑھ کر کرم کرنے والے) یہ دونوں دعائیں دوگانہ تحیتہ الوضوء اور دوگانہ شب قدر کے سجدہ دعا میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے پڑھی ہیں یہ روایت پنج فضائل میں ہے) یہاں تحیتہ الوضوء کے دو رکعت کی ادائی کا بیان ختم ہوا۔ دوگانہ[1] تحیتہ الوضو کی ادائی کے بعد بوقت فجر نماز فجر کی سنت کی نیت کر کے مرقوم الصدر طریق کے موافق رکوع اور سجود وغیرہ ارکان نماز بہ ترتیب ادا کرو اور پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ** پڑھنا افضل بلکہ سنت ہے اگر دوسری آیت بھی پڑھی جائے تو درست ہے۔

آداب جماعت نماز

(۱) مطابق حکم حق تعالیٰ **وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ** ۔ اور رکوع کرو رکوع کرنیوالوں کے ساتھ ۔ دو یا دو سے زیادہ نماز پڑھنے والوں کے ساتھ رکوع کی حالت میں ملنے سے پوری نماز ملتی ہے سجدے کی حالت میں ملیں تو وہ رکعت نہیں ملتی' اسکی ادائی اپنے ذمہ رہتی ہے جب امام سلام پھیرے تو سیدھے جانب اُس کے ساتھ سلام میں شریک رہیں' جب بائیں جانب سلام پھیرے تو خود بغیر سلام پھیرنے کے اُٹھ کھڑے ہوں اور نماز پوری کریں۔

(۲) جماعت میں شریک ہونے کے وقت اگر پہلی صف میں جگہ نہ ملے تو خود پہلی صف کے پیچھے سیدھے جانب سے دوسری صف کا آغاز کریں' پہلی صف کے پیچھے درمیان میں یا بائیں جانب کھڑے ہونا مکروہ ہے۔

[1] میاں سید زین العابدینؒ نے لکھا ہے کہ بعدہ (بعد تحیتہ الوضوء) استادہ شدہ نیت نماز سنت فجر کند الخ (از حرز المصلیین) اس سے ثابت ہے کہ جمہور مہدویہ نے تحیتہ الوضو کا دوگانہ ادا کرنے کے بعد ہی فجر کی نماز ادا کی ہے یہ عمل حضرت مہدیؑ کی اتباع پر مبنی ہے اس لئے کہ آنحضرت کا نماز فجر سے پہلے دوگانہ تحیتہ الوضو ادا کرنا معتبر روایات سے ثابت ہے (ملاحظہ ہو مولود مولانا شاہ عبدالرحمنؒ (مطلع الولایت وشواہد الولایت) اگر کہا جائے کہ فقہ احناف میں بتایا گیا ہے کہ فجر کے وقت سوائے سنت فجر کے نفل پڑھنا مکروہ ہے البتہ قضا جائز ہے (از مالابد منہ) اسکا جواب یہ ہے کہ امام نوویؒ شارح مسلم نے کان اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین (رسول فجر کے طلوع ہونے کے بعد صرف وہ خفیف رکعتیں ادا فرماتے تھے) کی حدیث کے متعلق بیان کیا ہے کہ ولیس فی ھذا الحدیث دلیل ظاھر علی الکراھۃ (از شرح مسلم) کہتے اور نہیں ہے اس حدیث میں دلیل ظاہر (نفل کی) کراہت پر)

(۳) اگر دو شخص نماز فرض پڑھ رہے ہوں تو تیسرا آنے والا امام کے بائیں جانب کھڑا ہو پھر کوئی آئے تو وہ امام کے سیدھے جانب شریک ہو اُسکے بعد جو آئے وہ امام کے بائیں جانب شریک ہو اسی ترتیب سے پہلی صف کو پوری کر کے دوسری صف کی شرکت سیدھے جانب سے شروع کریں یہی عمل اجماعی ہے جو احادیث صحیحہ کی دلالت سے بھی ثابت ہے۔

(۴) بوقت نماز جبکہ وقت میں کافی مہلت ہو نئے آنے والے کو جو طہارت کو گیا ہو یا وضوء کر رہا ہو فرض سے پہلے دوگانہ تحیتہ الوضوء یا دوگانہ اور سنتِ موکدہ کی ادائی کا موقع دیں کہ اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے **من انتظر صَلاَۃَ فھو فی صَلاَۃِ حتی یصلّیھلا** (ترجمہ) جو نماز کے انتظار میں ہو وہ نماز ہی میں ہے یہاںتک کہ اس کو پڑھ لے (مسند امام احمدؒ) البتہ فرض کا وقت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو بلا تاخیر فرض کی ادائی کے لئے کھڑا ہونا ہی لازم ہوتا ہے۔

(۵) جماعت میں سب کے آخر میں آنے والا جب دوگانہ تحیتہ الوضو پڑھ کر سلام پھیرنے کے لئے بیٹھ جائے تبھی فرض کے لئے اقامت کہنا واجب یا سنت کی ادائی کے لئے سب کا ایک ساتھ اٹھنا مستحب ہے۔

(۶) پانچو وقت کی نمازوں میں سے کسی بھی نماز کے وقت اگر تنہا کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو یہ سمجھ کر کہ وہ فرض پڑھ رہا ہے اس کی اقتداء درست نہیں ہے کیونکہ حکم حق تعالیٰ جماعت کی شرکت کے لئے ہے شخص واحد کے ساتھ شرکت کے لئے نہیں جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ سنت پڑھ رہا ہے یا فرض اس کی اقتداءہی صحیح نہیں ہوتی یا تو اُس کے سلام پھیرنے تک توقف کریں اور فرض نہ پڑھا ہو تو اس کے ساتھ خود بھی پڑھیں یا جماعت ملنے کا موقع نہ ہو تو اپنی نماز آپ علحدہ پڑھ لیں۔ (مرشدی)

فجر کی سنت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکۡعَتِی صَلوٰۃِ الۡفَجۡرِ سُنَّۃَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ مُتَوَجِّھاً اِلٰی جِھَۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے فجر کی نماز کے دو رکعت ادا کروں جو

رسول اللہ کی سنت ہے کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر)

فجر کے فرض کی نیت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکۡعَتَیِ صَلٰوۃِ الۡفَجۡرِ فَرۡضَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرۡضَ ھٰذَا الۡوَقۡتِ اِقۡتَدَیۡتُ بِالۡقُرۡآنِ مُتَوَجِّھاً اِلٰی جِھَۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے فجر کی نماز کے دو رکعت ادا کروں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس وقت فرض ہیں (قرآن کی اقتداء سے کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر) اگر اکیلا ہوتو نیت مذکور میں **اِقۡتَدَیۡتُ بِالۡقُرۡآنِ** کہے اور جہریہ نماز میں بھی آہستہ پڑھے اور اگر مقتدی ہوتو بجائے **اِقۡتَدَیۡتُ بِالۡقُرۡآنِ** کہنے کے **اِقۡتَدَیۡتُ بِھٰذَا الۡاِمَامِ** کہے اور امام کے متصل تکبیر[1] کہے یعنے جب امام اکبر کی رے کے پاس پہنچے تو مقتدی اللہ اکبر کہہ کر شریک ہوجائے' مقتدی کو چاہئیے کہ جہریہ نماز کی پہلی رکعت میں امام کی قراءت سنتا رہے جب امام **وَلَاالضَّآلِّیۡنَ** کہے تو مقتدی بھی آہستہ سے آمین کہہ کر تعوذ و تسمیہ کے ساتھ [2] سورہ فاتحہ پڑھے' دوسری رکعت میں امام کی قرأت ختم ہونے کے بعد تسمیہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ پڑھے اور رکوع اور سجود میں امام سے ہرگز سبقت نہ کرے کیونکہ اس کے متعلق سخت وعید [3] آئی ہے' جب امام **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ** کہے تو مقتدی **رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ** (اے ہمارے رب تیرے ہی لئے ہے سب تعریف) کہے اگر اکیلا ہوتو **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ** یا **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ** اور **رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ** ملاکر کہے اگر امام ہوتو نیت مذکورہ میں **فَرۡضَ ھٰذَا الۡوَقۡتِ** کے بعد **اَنَا اِمَامُ مَعَ الۡجَمَاعَۃِ لِمَنۡ حَضَرَ وَلِمَنۡ یَحۡضُرُ مُتَوَجِّھاً** الخ کہے اور تکبیر اول اور باقی تکبیرات انتقالات بھی آواز سے ادا کرے' سیدھے اور

[1] امام کے متصل تکبیر کہنے کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے" التکبیرۃ الاولی مع الامام خیرٌ من الدنیا وما فیھا (ترجمہ) امام کے ساتھ کی پہلی تکبیر دنیا کی سب نعمتوں سے بہتر ہے (از حرز المصلیین) [2] حضرت مہدی موعودؑ نے امام اعظمؒ کے قول عدم جواز فاتحہ پر ارشاد فرمایا کہ بجز فاتحہ پڑھنے کے مقتدی کی نماز درست نہیں یا یہ فرمایا کہ جائز نہیں (از حرز المصلیین) اور جہریہ نماز میں سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کی کیفیت اس حدیث شریف میں ہے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی اور نہ پڑھا اس میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) تو اس کی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں پس ابوہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم لوگ تو امام کے پیچھے رہتے ہیں (پھر کس طرح پڑھیں) انہوں نے کہا اسکو اپنے جی میں پڑھ لو' یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں بحوالہ صحیح مسلم مذکور ہے اس سے ظاہر ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے پس سریہ نمازوں میں ابتداء رکعت میں اور جہریہ نمازوں میں امام کی قرأت سورہ فاتحہ کے بعد مقتدی سورۂ فاتحہ اپنے جی میں بغیر آہستگی سے بغیر آواز کے پڑھ سکتا ہے یہی قول امام شافعیؒ کا ہے اور اسی کو حضرت مہدیؑ نے صحیح فرمایا ہے۔ (بقیہ سلسلہ صفحہ ۳۰ پر)

بائیں جانب سلام بھی آواز سے پھیرے لیکن بائیں جانب سلام کسی قدر آہستہ ۲۴ کہنا سنت ہے اور سیدھے بائیں جانب مقتدیوں اور فرشتوں کی مطلق نیت کرے اور بعد ختم نماز خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ اور خاتم الاولیاء سید محمد مہدی موعود مراد اللہ خلیفۃ اللہ ہمسر محمد رسول اللہ علیہما السلام پر درود ۲۵ بھیجو یعنے **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدَيْنِ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدَيْنِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ** کہو اور آفتاب نکلنے تک مصلے پر دو زانو خدا کی یاد میں بیٹھو (از حرز المصلین)

جب ظہر کا وقت ہو جائے تو وضو کر کے پہلے تحیۃ الوضو کے دو رکعت ادا کرو' پھر چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پڑھو۔ فرض کے چار رکعت ۲۶ پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ جو کوئی سورہ یاد ہوے پڑھو' بقیہ دو رکعت میں فقط سورہ فاتحہ پڑھو۔ اسی طرح چہار گانی سنت کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ ضم کرو بقیہ دو رکعت میں فقط سورہ فاتحہ پڑھو' سہ گانی چہار گانی نماز کے قعدہ اول میں صرف التحیات پڑھ کر اٹھ جاؤ' قعدہ آخر میں التحیات درود اور دعائے ماثورہ پڑھ کر نماز پوری کرو بعد ختم نماز خاتمین علیہما السلام پر درود بھیجو۔

ظہر کے چار رکعت سُنّت کی نیّت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ مُتَوَجِّهاً اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالی کے لئے چار رکعت ظہر کی نماز کے ادا کرو

(بقیہ سلسلہ ۲۹) عن ابی هریرةؓ انه قال الذی یرفع راسه' او یخفضه' قبل الامام فانما ناصیته' بید الشیطان (از موطا امام مالک) ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے جو شخص اپنا سر امام سے پہلے اٹھائے یا جھکائے تو سوائے اس کے نہیں کہ اسکے سر کے اگلے حصے کے بالوں کو شیطان پکڑا ہوا رہتا ہے ۲۳ مقتدی کو چاہئے کہ امام رکوع میں جائیکے بعد رکوع میں جائے اور امام سجدہ میں جانے کے بعد سجدہ میں جائے امام سے پہلے مقتدی کا رکوع اور سجدہ میں جانا حرام ہے (از مالابد منہ) ۲۴ سلام ثانی از اول آہستہ باشد (از حاشیہ مفتاح الصلوٰۃ) یعنے دوسری طرف کے سلام سے آہستہ کہیں ۲۵ اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما (جز ۲۲ رکوع ۲) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اس پر (محمدؐ پر) اور سلام بھیجو سلام کہکر ۲۶ بعد ختم نماز جو درود پڑھتے ہیں اس کا ترجمہ: اے پروردگار درود نازل فرما بر دو محمدؐ محمد رسول اللہؐ و مہدی مراد اللہؑ پر اور دونوں کی آل پر اور برکت عطا فرما اور سلام نازل فرما ۲۷ اللہ تعالی فرماتا ہے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین ط ترجمہ یاد کر تو اپنے پروردگار کو اپنے دل میں زاری اور خوف کے ساتھ آہستگی سے (بذکر خفی) صبح و شام اور غافلوں سے مت ہو' حضرت مہدی موعودؑ نے صبح کے وقت کو سلطان النہار اور شام کے وقت کو سلطان اللیل فرمایا ہے اور ان اوقات میں ذکر خدا میں مشغولیت کی سخت تاکید فرمائی ہے (از انصاف نامہ) ۲۸ اگر فجر کی سنت کے دو رکعت اور ظہر کی سنت کے چار رکعت ادا کرنے کے بعد دنیوی بات چیت کرے یا کوئی چیز کھائے پئے تو چاہئے کہ پھر سنت لوٹا کر پڑھے (از حرز المصلین) ۲۹ حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ (بقیہ سلسلہ صفحہ ۳۱ پر)

ں جو رسول اللہ کی سنت ہیں متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف)

ظہر کے چار رکعت فرض کی نیّت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرۡبَعَ رَکۡعَاتِ صَلٰوۃَ الظُّہۡرِ فَرۡضَ اللّٰہ تَعَالٰی فَرۡضَ ھٰذَا الۡوَقۡتِ( ) مُتَوَجِّھاً اِلٰی جِھَۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے چار رکعت ظہر کی نماز کے ادا کروں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس وقت فرض ہیں ( )متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف ۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۳۰) نبی ؐ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی دو سورتیں پڑھتے تھے۔پہلی رکعت میں بڑی سورت اور دوسری رکعت میں چھوٹی سورت پڑھتے تھے (از تجرید البخاری) ہے دوسرا واجب ضم سورہ ہے یعنے سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسرا سورہ بغیر فاصلہ کے پڑھنا چاہئے اگر کوئی شخص سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے کی مقدار بے عذر دیر کیا تو سجدہ سہو لازم آتا ہے (سجدہ ادا کئے بغیر نماز نہ ہوگی) ضم کا معنی یہ ہے کہ سورہ فاتحہ ختم ہوتے ہی دوسرا سورہ پڑھے یعنے وَلَا الضَّآلِّیۡنَ آمین قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ الخ (از حرز المصلین) سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد دوسرا سورہ ملانے میں وقفہ کرنا عمداً تاخیر واجب کرنا ہے اس سے نماز فاسد ہوتی ہے سہواً تاخیر واجب کیلئے سجدہ سہو لازم ہے نیز کتاب اسلامی تعلیم میں لکھا ہے اگر الحمد و سورہ کے درمیان تین بار سُبۡحَانَ اللہ کہنے کی مقدار چپ رہا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔غنیہ۔ درمختار (از اسلامی تعلیم مطبوعہ آزاد برقی پریس دہلی) ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ (از جامع الصغیر) فرمایا نبی صلعم نے دعا مغز نماز ہے میاں سید شہاب الدین شہیدؒ نے دعا کے بارے میں لکھا ہے

مخ العبادات دعا لیک در نماز ۔ بعد از تشہد است و پیش از سلامہا

یعنے نماز التحیات اور درود پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دعا ماثورہ جو پڑھی جاتی ہے وہ دعا فرمان رسول اللہ کے موافق مغز نماز ہے اور حضرت میاں شیخ مصطفےٰ گجراتیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت امام مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو پوشیدہ طور پر دعا کرنے کے لئے فرمایا اور تحیۃ الوضوء کے دو رکعت ادا کرنے کے بعد سجدہ میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اے برادر بہت سے لوگ اپنی نادانی کے سبب سے کہتے ہیں کہ مہدوی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا نہیں چاہتے اور مناجات نہیں کرتے اور مغفرت نہیں چاہتے' یہ نادان لوگ نہیں سمجھتے کہ امام کے پیرو آیت قرآن اور تعلیم خدا کے موافق عمل کرتے ہیں اور دعا پوشیدہ کرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے اسرار و نیاز رکھتے ہیں کہ دعا کرنے والا جانے یا جس سے دعا کرتے ہیں وہ جانے غیروں سے کیا کام ان کا (مہدویوں کا) عمل آیت قرآنی پر ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے **اُدۡعُوۡا رَبَّکُمۡ تَضَرُّعاً وَّ خُفۡیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ** ط پکارو تم اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدہ بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ہے حد سے تجاوز کرنے والوں کو۔اسی آیت کے تحت تفسیر قشیری میں ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دعا کے آداب سکھائے ہیں کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ پکارو تم اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدہ اور یہ دعا کے آداب ہیں انتہیٰ اے برادر انصاف سے نظر کر حضرت مہدیؑ کے لوگ بموجب حکم آیت کلام ربانی و تعلیم آداب سبحانی عاجزی اور پوشیدہ طریقہ سے دعا کرتے ہیں اور اپنے پروردگار سے راز کہتے ہیں پس مخالفین کس طرح کہتے ہیں کہ مہدوی دعا نہیں کرتے (جواہر التصدیق مطبوعہ)نیز علامہ ابن قیوم نے کتاب ہدی النبوی میں لکھا ہے کہ نماز کے بعد قبلہ کی طرف متوجہ ہوکر دعا کرنا نبی ؐ کی سنت نہیں ہے اور نہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح وحسن آنحضرتؐ سے مروی ہے (از رسالہ دعا مولفہ مولوی سید اشرف صاحب شمسی)

ظہر کے دو رکعت سُنّت کی نیّت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکۡعَتِی صَلوٰۃِ الظُّھۡرِ سُنَّۃَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ مُتَوَجِّھاً اِلیٰ جِھَۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت ظہر کی نماز کے ادا کروں جو رسول اللہؐ کی سنت ہیں متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف ۔)

جب عصر کا وقت ہو جائے تو وضوء کر کے تحیۃ الوضوٗ کے دو رکعت ادا کرو، پھر چار رکعت عصر کے فرض کے پڑھو اور خاتمین علیہما السلام پر درود مذکو بھیجو اور مغرب کی نماز تک یادِ خدا میں بیٹھو۔

عصر کے چار رکعت فرض کی نیت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرۡبَعَ رَکۡعَاتِ صَلوٰۃَ الۡعَصۡرِ فَرۡضِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرۡضَ ھٰذا الۡوَقۡت( ) مُتَوَجِّھاً اِلیٰ جِھَۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے چار رکعت عصر کی نماز کے ادا کروں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس وقت فرض ہیں ( )متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف ۔

واضح ہو کہ عصر کی نماز کے بعد پھر وضوء کرنے کا اتفاق ہو تو تحیۃ الوضوء کے دو رکعت ادا کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ عصر کی نماز کے بعد مغرب کی نماز کے سوائے دوسری نماز ادا کرنا منع ہے' چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے منع فرمایا ہے نماز پڑھنے سے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک (از موطا امام مالک) پس آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کے فرض کے تین رکعت اور سنت کے دو رکعت پڑھو اور خاتمین علیہما السلام پر درود مذکور بھیجو۔

مغرب کے تین رکعت فرض کی نیت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثَ رَکۡعَاتِ صَلوٰۃَ الۡمَغۡرِبِ فَرۡضِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرۡضَ ھٰذا الۡوَقۡت( ) مُتَوَجِّھاً اِلیٰ جِھَۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے

کہ اللہ تعالیٰ کے لئے تین رکعت مغرب کی نماز کے ادا کروں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس وقت فرض ہیں (
)متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف ۔

مغرب کے دو رکعت سنت کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُتَوَجِّهاً اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت مغرب کی نماز کے ادا کروں جو رسول اللہ ﷺ کی سنت ہیں متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف ۔)

عشاء کے وقت بعد دوگانہ تحیۃ الوضو چار رکعت فرض دو رکعت سنت اور تین رکعت وتر کے پڑھو وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاہ** دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ** اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** پڑھو اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ** ختم ہوتے ہی **اَللّٰهُ اَكْبَر** کہہ کر پھر رکعت باندھو، ساتھ ہی دعاء قنوت پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جاؤ اور ترتیب مذکور کے موافق نماز پوری کرو۔ نماز ختم ہوتے ہی خاتمین علیہما السلام پر درود مذکور بھیجو۔

عشاء کے چار رکعت فرض کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتِ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَرْضِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ( ) مُتَوَجِّهاً اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے چار رکعت عشاء کی نماز کے ادا کروں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس وقت فرض ہیں (
)متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف ۔

عشاء کے دو رکعت سنت کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتِي صَلٰوةِ الْعِشَاءِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُتَوَجِّهاً اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت عشاء کی نماز کے ادا کروں جو

رسول اللہ کی سنت ہیں متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف ۔)

تین رکعت وتر واجب کی نیت

نَوَيتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعالٰى ثَلٰثَ رَكَعَاتِ صَلوٰةَ الْوتر الْوَاجِبِ مُتَوَجِّهاً الىٰ جِهَةِ الكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے وتر کی نماز کے تین رکعت ادا کروں جو واجب ہیں متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف ۔)

واضح ہو کہ وتر کی نماز تمام نمازوں پر قفل ہے' اس کے بعد کوئی نماز نہیں لہٰذا وتر کے بعد ہر قسم کی نماز جو صاحب رکوع و سجود ہے ۔اگر پڑھے تو چاہئیے کہ پھر وتر پڑھے (حرز المصلین)

نماز وتر واجب ہے اور اس کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُل ھُوَ اللہ پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر پھر رکعت باندھنا اور دُعاء قنوت پڑھنا واجب ہے دعاء قنوت مندرجہ ذیل ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِناَّ نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلاَ نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُك ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيكَ نَسْعىٰ وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشىٰ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَاَبِكَ بَالْكُفاَّرِ مُلْحِقٌ ط

ترجمہ: اے اللہ ہم مدد مانگتے ہیں تجھ سے اور بخشش چاہتے ہیں تجھ سے' اور ایمان لاتے ہیں تجھ پر اور بھروسہ کرتے ہیں تجھ پر اور ہم تیری ثناء کرتے ہیں ۔ بہترین اور ہم تیری شکر گذاری کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور ہم علحدہ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس کو جو نافرمانی کرے تیری' اے اللہ ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی واسطے نماز پڑھتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیرے حضور ہی کھڑے ہوتے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ڈرتے ہیں تیر عذاب سے بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے ۔

نماز کے فرائض

نماز میں تیرہ فرض ہیں (۱) جسم پاک کرنا (۲) لباس پاک کرنا (۳) جائے نماز پاک کرنا (۴) ستر عورت کرنا یعنے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کپڑا باندھنا (مرد کے لئے اور عورت کے لئے منھ ہتھیلیوں اور قدموں کے سوا سارا بدن چھپانا فرض ہے' باندی حکم میں مرد کے ہے مگر اس پر بھی پیٹ' پیٹھ اور سینہ چھپانا فرض ہے (۵) نماز کی نیت کرنا (۶) وقت نماز پہچاننا (۷) قبلہ پہچاننا اور رو بہ قبلہ کھڑے ہونا (۸) تکبیر اولیٰ یعنے اللہ اکبر کہنا (۹) قیام یعنے کھڑے ہونا (۱۰) قرأت یعنے قرآن کی آیت پڑھنا (آیت بڑی ہو یا چھوٹی قرأت کی تعریف یہ ہے کہ پڑھنے والا حروف کو صحیح طور پر پڑھے اور اس طرح پڑھے کہ خود سنے (۱۱) رکوع کرنا (۱۲) سجود یعنے ہر رکعت میں دو سجدے کرنا (۱۳) قعدہ آخرہ یعنے آخر میں بیٹھنا ان فرائض میں سے ایک بھی ترک ہو جائے تو نماز نہ ہوگی (حرز المصلین ومفتاح الصلوٰۃ)

نماز کے واجبات

نماز میں بارہ واجب ہیں (۱) سورہ فاتحہ یعنے الحمد پڑھنا (۲) ضم سورۂ یعنے سورہ فاتحہ ختم ہوتے ہی آمین کہہ کر دوسرا سورہ بلا تاخیر ملانا مثلاً **وَلَا الضَّآلِّیْن آمین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق (از حرز المصلین)** (۳) پہلی دو رکعت میں قرأت کا تعین کرنا (۴) تعدیل ارکان یعنے رکوع و سجود آہستگی سے ادا کرنا (۵) قعدہ اول (۶) قعدہ اول و دوم میں التحیات پڑھنا (۷) **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہنا (لفظ **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کہنا واجب ہے اور **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ الله** دونوں طرف کہنا سنت ہے (۸) قنوت یعنے دعاءِ قنوت وتر کی تیسری رکعت میں پڑھنا (۹) تکبیرات عیدین (۱۰) جہر یعنے فجر مغرب اور عشاء میں امام آواز سے پڑھنا (۱۱) سر یعنے ظہر اور عصر میں آہستہ پڑھنا (۱۲) رعایت ترتیب یعنے اول قیام بعد رکوع بعد سجود کرنا۔ ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب ترک ہو جائے یا کسی واجب کی تکرار ہو جائے یا کسی واجب کی ادائی میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کی مقدار سہواً دیر ہو جائے تو ان صورتوں میں سجدہ سہو لازم آتا ہے یعنے قعدہ آخر میں فقط التحیات پڑھ کر صرف سیدھے جانب سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائیں پھر التحیات درود اور دعاء ماثورہ پڑھ کر ہر دو جانب سلام پھیرا جائے تو نماز صحیح ہوگی ورنہ نہیں' مثلاً سورۂ فاتحہ پڑھنا بھول جائے یا کسی سورہ کے پڑھنے میں غلطی ہو اور مقتدی کے لقمہ دینے سے یا خود اپنی یاد سے قرأت پوری کرے تو سجدہ

سہو کرنے سے نماز صحیح ہوگی یا چار رکعات والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے وقت التحیات پڑھنا بھول جائے یا التحیات سے زیادہ پڑھے یا قاعدہ اولی کو بھول کر اٹھنے کا ارادہ کرے تو اگر ساتھ ہی خیال آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر کھڑا ہوگیا ہو تو باقی دو رکعت پڑھ کر سجدہ سہو کرے ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی اور لوٹا کر پڑھنا واجب ہوگا' اگر نماز لوٹا کر نہ پڑھے تو گنہہ گار ہوگا (از حرز المصلین وتحفۃ المومنین)

نماز کی سنتیں

نماز میں بارہ سنتیں ہیں (۱) رفع یدین یعنے تکبیر اول کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا (۲) وضع یدین یعنے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے شرمگاہ سے اوپر باندھنا (۳) ثنا یعنے **سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ وَبحمدكَ** آخر تک پڑھنا (۴) تعوذ یعنے **اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم ط** (۵) **بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحيم** پڑھنا (۶) تکبیرات انتقالی یعنے رکوع وسجود وغیرہ میں **اَللّٰهُ اكبر** کہنا (۷) تسبیحات رکوع وسجود یعنے رکوع میں تین بار **سُبحانَ رَبِّيَ العَظِيم** اور سجدہ میں تین بار **سُبحانَ رَبِّيِ الاعلىٰ** کہنا (۸) **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** (۹) قومہ اور جلسہ میں توقف کرنا (قومہ میں توقف یہ ہے کہ رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہو' پھر سجدہ میں جائے اور جلسہ میں توقف یہ ہے کہ ایک سجدہ کرنے کے بعد سیدھا بیٹھے پھر دوسرا سجدہ کرے (۱۰) درود پڑھنا التحیات کے بعد (۱۱) دعاء ماثورہ پڑھنا درود کے بعد (۱۲) آمین کہنا سورہ فاتحہ ختم ہونے پر **(از حرز المصلین و مفتاح الصلوٰۃ)**

نماز تراویح

ماہ رمضان کی پہلی رات میں عشاء کے وقت وضوء کر کے دو رکعت تحیۃ الوضوء چار رکعت سنت چار رکعت فرض دو رکعت سنت ادا کر کے تراویح کے دس دوگانے پڑھ کر وتر کی نماز پڑھو اگر دو یا تین یا اس سے زیادہ مصلی ہوں تو نمازِ عشاء تراویح اور وتر جماعت سے ادا کرو' تراویح کے پانچ دوگانوں میں سورہ **اَلَم تَرَ كَيفَ** سے سورہ **قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس** تک پڑھو بقیہ پانچ دوگانوں میں بھی **اَلَم تَرَ كَيفَ** سے سورئہ **قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس**

تک پڑھو۔تراویح کے ہر دو رکعت کے بعد دعا اور تسبیحات آواز سے پڑھو۔

تراویح کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتِي صَلٰوةِ التَّرَاوِيح سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُتَوَجِّهاً اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اگر منفرد ہو تو نیت میں سنت رسول اللہ کے بعد اِقْتَدَيْتُ بِالقرآن کہے اور اگر مقتدی ہو تو **اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَام** کہے اور اگر امام ہو تو **اَنَا اِمَامٌ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ حَضَرَ وَلِمَنْ يَّحْضَرُ** کہے۔(ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت نماز تراویح ادا کروں جو رسول اللہ ؐ کی سنت ہے (اقتداء سے قرآن کی) یا (اقتدا سے امام کی) یا (امام ہو کر حاضرین کا اور آنے والوں کا) متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف)

ماہ رمضان کی پہلی شب کی تراویح سے تیسری شب کی تراویح تک نیت کے الفاظ میں **سُنَّةَ رَسُول الله** ؐ کہے اور چوتھی شب کی تراویح سے دسویں شب کی تراویح تک یا آخر ماہ تک نیت کے الفاظ میں **سُنَّةَ رَسُول اللهِ** کے عوض **مُتَابَعَةَ الْمَهْدِي الْمَوْعُود** کہے (از حرز المصلین وغیرہ) چونکہ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی صرف تین شب نماز تراویح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرمائی اور اس سے زیادہ پڑھنے کی اجازت لینے والوں کو بعض کو دسویں شب تک اور بعض کو سالم ماہ تک تراویح کی اجازت عطا کی' اسی لئے چوتھی شب سے دسویں شب تک یا آخر ماہ تک **مُتَابعَة الْمَهْدِي الْمَوعُود** کہنا لازم ہوا ہے نیز مخفی نہ رہے کہ اس نماز میں دو دوگانوں کے بعد جو کچھ دیر تک بیٹھ کر آرام لیا جاتا ہے اور دعائیں پڑھی جاتی ہیں اسی کو ترویحہ کہتے ہیں' اسی معنی کے لحاظ سے یہ نماز نماز تراویح کہلاتی ہے' اس کے

پہلے دوگانہ کے بعد

یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفَ یَا قَدِیْمَ اَلْاِحْسَانِ اَحْسِنُ اِلَیْنَا بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمَ وَبِفَضْلِکَ العَظِیْمِ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَااللّٰہُ ہ ایک بار پڑھو۔

ترجمہ: اے مشہور کرم کرنے والے' اے قدیم احسان کرنے والے تیرے قدیم احسان اور بڑے فضل کے ساتھ ہم پر احسان کر یا کریم یا رحیم یا اللہ یا اللہ یا اللہ

دوسرے دوگانہ کے بعد

اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہ' لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہ' وَرَسُوْلَہٗ. (تین بار پڑھو اور)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَالرُّؤْیَۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ یَا خَالِقَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَاعَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَاکَرِیْمُ یَاسَتَّارُ یَارَحِیْمُ یَا بَارُّ۔ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَامُجِیْرُ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ العَفْوَّ فَاعْفُ اَنَّا بِکَرَمِکَ یَااَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَبِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. (ایک بار پڑھو)

یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفَ یَا قَدِیْمَ اَلْاِحْسَانِ اَحْسِنُ اِلَیْنَا بِاحْسَانِکَ الْقَدِیْمَ وَبِفَضْلِکَ العَظِیْمِ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَااللّٰہُ ہ (ایک بار پڑھو)

(ترجمہ) کلمہ شہادت کا ترجمہ گذر چکا ہے باقی تین دعاؤں کا ترجمہ یہ ہے (۱) اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے جنت اور تیرا دیدار اور پناہ مانگتے ہیں تیری آگ سے' اے پیدا کرنے والے جنت اور دوزخ کے تیری رحمت کے وسیلہ سے اے بڑی عزت والے اے بڑے بخشنے والے اے کرم کرنے والے' اے عیب پوشی کرنے والے' اے بڑے مہربان اے بڑے احسان کرنے والے۔

(۲) اے اللہ بچا ہم کو دوزخ سے اے پناہ دینے والے' اے پناہ دینے والے' اے پناہ دینے

والے۔(۳)اے اللہ تو بیشک بڑا درگذر کرنے والا ہے گناہوں سے اور بڑا کرم فرمانے والا ہے تو دوست رکھتا ہے بخشش کو پس بخشدے ہمارے گناہ اپنے کرم سے اے زیادہ کرم فرمانے والے کریموں سے اور اپنی رحمت سے اے زیادہ مہربان بڑے سے بڑے مہربانوں سے

تیسرے دوگانہ کے بعد

یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفَ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنُ اِلَیْنَا بِاِحْسَانِكَ الْقَدِیْمَ وَبِفَضْلِكَ العَظِیْمِ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَااللّٰهُ ہ ایک بار پڑھو۔

ترجمہ: اے مشہور کرم کرنے والے' اے قدیم احسان کرنے والے تیرے قدیم احسان اور بڑے فضل کے ساتھ ہم پر احسان کر یا کریم یا رحیم یا اللہ یا اللہ یا اللہ

چوتھے دوگانہ کے بعد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍوَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِین وَعَلٰی کُلِّ مَلَكٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ (تین بار) **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ** آخر تک ایک بار اور **یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفَ** آخر تک ایک بار پڑھو

(ترجمہ درود: اے اللہ رحمت خاص نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر اور برکت اور سلام نازل فرما اور رحمتِ خاص نازل فرما تمام نبیوں اور پیغمبروں پر اور تمام ملائکہ مقربین اور بندگان صالحین پر اور ہر فرشتہ پر اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

پانچویں دوگانہ کے بعد **یَا کَرِیْمَ الْمَعْرُوْفَ** آخر تک ایک بار پڑھو

چھٹے دوگانہ کے بعد سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ للہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ واللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلیُّ العَظِیم۔ (تین بار) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسئَلُکَ الجَنَّۃَ آخر تک ایک بار اور یَا کَرِیمَ المَعرُوفِ آخر تک ایک بار پڑھو۔

ترجمہ کلمہ تمجید سبحان اللہ تا آخر۔ تربیت کے بیان میں لکھا گیا ہے)۔

ساتویں دوگانہ کے بعد یَا کَرِیمَ المَعرُوفِ آخر تک ایک بار پڑھو

آٹھویں دوگانہ کے بعد سُبحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَلِی العَظِیم وَبِحَمدِہٖ اَستَغفِرُاللّٰہِ رَبِیّ مِن کُلِّ ذَنبٍ وَخَطِیئَۃٍ وَاَتُوبُ اِلَیہِ (تین بار پڑھو) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسئَلُکَ الجَنَّۃَ آخر تک ایک بار اور یَا کَرِیمَ المَعرُوفِ آخر تک ایک بار پڑھو

(ترجمہ تسبیح و استغفار صغیر) پاک ہے اللہ اور اسی کی حمد واجب ہے پاک ہے اللہ بزرگ و برتر اور اسی کی حمد واجب ہے، معافی مانگتا ہوں میں اپنے رب سے ہر گناہ اور خطا کی اور رجوع کرتا ہوں اللہ کی طرف)

نویں دوگانہ کے بعد یَا کَرِیمَ المَعرُوفِ آخر تک ایک بار پڑھو

دسویں دوگانہ کے بعد اَستَغفِرُ واللہ اَستَغفِرُ واللہ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیّومُ غَفَّارُ الذُّنُوبُ، سَتَّارُ العُیُوبُ عَلَّامُ الغُیُوبِ، کَشَّافُ الکُرُوبُ یَا مُقَلِّبُ القُلُوبُ وَالابصَارِ وَاَتُوبُ اِلَیہِ (تین بار) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسئَلُکَ الجَنَّۃَ آخر تک ایک بار اور یَا کَرِیمَ المَعرُوفِ آخر تک ایک بار پڑھو

(ترجمہ: استغفار کبیر: مغفرت چاہتا ہوں میں اللہ سے، مغفرت چاہتا ہوں، اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے بڑا بخشنے والا گناہوں کا اور بڑا عیب پوشی کرنے

والا' غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا اور بڑا ہٹانے والا تکلیفوں کا ہے' اے پھیرنے والے دلوں کے اور نگاہوں کے اور میں توبہ کرتا ہوں اسی کی طرف)

تراویح کے دس دوگانے ادا کرنے کے بعد وتر پڑھ کر یہ تسبیح پڑھو:

سُبْحَان ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَ الْجَبْرُوْتِ ' سُبْحَان الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لا يَنَامُ وَلاَ يَمُوْتُ اَبَداً اَبَدَ اُذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْح . (تین بار) **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ آخر تك ايك بار اوريَا كَرِيْمَ الْمَعْرُوْف** آخر تک ایک بار پڑھو (از حرز المصلین)

ترجمہ تسبیح کبیر: پاک ہے زمینوں آسمانوں اور عالم ارواح کی بادشاہت والا پاک ہے غلبہ بزرگی دبدبہ قدرت بے نیازی اور عالم عظمت وجلال والا پاک ہے وہ بادشاہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے نہ اس کو نیند ہے اور نہ موت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے' صاحب جلال اور صاحب نوازش ہے بہت پاک ہے اور پاکیزگی میں برتر ہے جو ہمارا اور سب فرشتوں اور روح کا رب ہے)

دوگانہ لَیلَۃُ القدر

رمضان کی ستائیسویں رات میں ایک بجے اذاں دیگر دو یا ڈھائی بجے تحیۃ الوضوء کے دو رکعت عشاء کی سنت کے چار رکعات' فرض کے چار رکعات سنت کے دو رکعت ادا کرنے کے بعد مندرجہ ذیل نیت کر کے دو رکعت نماز شب قدر ادا کرو:۔

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرضِ اللهِ تَعَالٰى مُتَا بَعَةَ الْمَهْدِي الْمَوْعُودِ ( ) مُتَوَجِّهاً الٰى جِهَةِ الكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ ادا کروں دو رکعت نماز لیلۃ القدر کے جو فرض ہیں اللہ تعالی کے حکم سے مہدی موعودؑ کی اتباع میں (اقتداء

سے اس امام کی) یا (امام ہوکر حاضرین کا اور آنے والوں کا) متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف) ۔

دوگانہ لیلتہ القدر کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ والضحیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ انا انزلنا پڑھو‘ دوگانہ ادا کرنے کے بعد ویسے ہی بیٹھے ہوئے مندرجہ ذیل دعائیں پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مِسْکِیْنَا وَاَمِتْنَا مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ بِفَضْلِكَ وَکَرْمِكَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْن وبِرَحْمَتِكَ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ط

اَللّٰھُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنا وَعَظِّمْ جلاَلَكَ فِی قُلُوبِنَا ووَفِّقْنَا لِمَرْضَاتِكَ وَثَبِّتْنَا عَلٰی دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ وَمُحَبَّتِكَ وَشَوْقِكَ وَعِشْقِكَ بِفَضْلِكَ وَکَرْمِكَ یَا اَکْرَمِ الْاَکْرَمِیْنَ وَبِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّ احِمِیْن ط

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَق حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَا عَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَا بَہٗ بِفَضْلِكَ وَکَرْمِكَ یَا اَکْرَمِ الْاَکْرَمِیْنَ وَبِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّ احِمِیْن ط

ان دُعاؤں کے بعد حسب ذیل سات آیات مناجات پڑھو۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْاَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْراً کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفہ وَاغْفِرْلَنَا وقفہ وَارْحَمْنَآ وقفہ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیاً یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ط رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وَکَفِّرْعَنَّا سَیِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد ۝ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَۃً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَابُ ‘ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ‘ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاؤ اور یہ دعائیں پڑھو۔

ں سجدہ میں دعا سے فارغ ہونے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھاؤ‘ اس کے بعد نماز وتر با جماعت ادا کرو (از حرز المصلین و بیاض قلمی)

پہلی دعا کا ترجمہ:

یا اللہ ہم کو مسکین جلا اور مسکین مار اور ہمارا حشر قیامت کے روز مسکینوں کے زمرے میں فرما‘ تیرے فضل و کرم سے اے سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے اور تیری رحمت سے‘ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

دوسری دعا کا ترجمہ:

یا اللہ حقیر کر دے دنیا کو ہماری نظروں میں اور بڑھا دے تیری بزرگی ہمارے دلوں میں اور توفیق عطا فرما ہم کو تیری خوشنودی میں رہنے کی اور ثابت قدم رکھ ہم کو تیرے دین پر تیری فرمانبرداری اور تیری محبت اور تیرے شوق اور تیرے عشق پر تیرے فضل و کرم سے اے سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے اور تیری رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

تیسری دعا کا ترجمہ:

یا اللہ دکھلا ہم کو حق کو حق کر کے اور اس کی پیروی روزی فرما اور دکھلا ہم کو باطل کو باطل کر کے اور اس سے پرہیز روزی فرما تیرے فضل و کرم سے اے سب سے بڑھ کر کرم فرمانیوالے اور تیری رحمت سے‘ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

ترجمہ آیات مناجات:

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔ اے رب ہمارے نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ جس کی ہم کو طاقت نہیں اور درگزر کر ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم فرما ہم پر تو ہی ہمارا مالک ہے پس مدد کر ہماری اور غلبہ دے ہم کو کافروں کی قوم پر' اے رب ہمارے بیشک ایمان لاؤ اپنے رب پر پس ہم ایمان لائے' اے ہمارے رب پس تو ہمارے گناہ بخشدے اور اتار دے ہماری برائیاں ہمارے سروں سے اور موت دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ' اے ہمارے پروردگار اور دے ہم کو جو کچھ تو نے وعدہ فرمایا ہے ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعہ اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ' اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے' اے ہمارے پروردگار نہ پھیر ہمارے دلوں کو (راہ راست سے) جب ہم کو ہدایت دے چکا اور عطا فرما ہم کو اپنے پاس سے رحمت' بیشک تو ہی سب سے بڑا بخشش والا ہے' بیشک تو ہی سب سے بڑا بخشش والا ہے' بیشک تو ہی سب سے بڑا بخشش والا ہے' سجدہ میں پڑھنے کی دعاؤں کا ترجمہ دوگانہ تحیتہ الوضوء کے بیان میں لکھا جا چکا ہے' نیز

واضح ہو کہ رات میں ذکر خدا میں مشغول رہنے کے لئے نوبت بدلتے وقت تسبیح متعارف کہنا طالبان خدا مہاجرین دائرہ پر واجبات طریقت سے ہے اور دوگانہ شب قدر کے بعد اور ایسے ہی ہر ایک دینی اجتماع کے اختتام پر تسبیح کہنا سب مہدویوں پر واجب ہے اور ہر روز اور بعد عشا کہنا مستحب ہے اور وہ تسبیح جو اللہ کی واحدانیت محمد رسول اللہ کی نبوت و رسالت قرآن اور امام مہدی موعود مراد اللہ خلیفتہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت کا اعلان یہ ہے۔

لَآ اِلٰــــہَ اِلاَّ الــلّٰــــہ مُــحَــمَّــدٌ رَّسُــوْلُ الــلّٰــــہ
اَلــلّٰــــہُ اِلٰھُــنَــــا مُــحَــمَّــدٌ نَبِیُّــنَــــا
اَلْــقُــرآنُ وَالْــمَھْدِیْ اِمَــامُــنــاَ اٰمَـــنَّـــــا وصَـــدَّقْـــنـــا

جماعت پر سلام پھیرنا اہل ارشاد کی خصوصیات سے اور واجبات طریقت سے ہے۔

نماز تہجد

مطابق حکم حق تعالیٰ وَمِنَ الـلَّیـلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ (ترجمہ) اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھ یہ تیرے لئے زیادہ ہے' نماز تہجد کی ادائی حضرت نبی کریم صلعم پر واجب ہوئی اور آنحضرتؐ کی اجازت سے صحابہؓ نے یہ نماز بہ نیت مُتَابَعَۃ النَّبِی ادا کی پھر حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ نماز اسی حکم کی بناء پر حکم خدا سے واجب ہوئی اور آپ کی اجازت سے آپ کے صحابہؓ نے بہ نیت مُتَابَعَۃ الْمَھْدِی الْمَوْعُوْدؑ یہ نماز ادا کی' اسی لئے اس نماز کی ادائی کے لئے اجازت کا حصول شرط ہوا ہے اور کسی مہدوی کے لئے بغیر اپنے مرشد یعنے حضرت مہدیؑ کے سلسلہ کے کسی اہل ارشاد سے اجازت پانے کے اس نماز کی ادائی جائز نہیں ہے اس کی نیت یہ ہے:۔

نَوَیتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیِ صَلٰوۃ التَّھَجُّدِ مُتَابِعَۃ المَھْدِیِّ المَوْعُودِ مُتَوجِّھَا اِلیٰ جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ ۔(ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ ادا کروں اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت نماز تہجد متابعت سے مہدی موعودؑ کی متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف)

اس نماز کا وقت نصف شب کے بعد سے نماز فجر کا وقت شروع ہونے سے قبل تک ہے' اس کے پانچ دوگانے ہیں جو تراویح کے دوگانوں کی طرح بعد ادائی دوگانہ تحیۃ الوضوء ادا کئے جاتے ہیں۔تہجد ادا کرنے والے کو بعد تہجد نماز وتر کا اعادہ بھی واجب ہے اور جو دعائیں تراویح کے دوگانوں کے بعد اور دوگانہ شب قدر کے بعد پڑھی جاتی ہیں' ان کے علاوہ بعد نماز تہجد یہ دعا بھی پڑھی جاتی ہے:

اَللّٰھُمَّ اَعطِنَا تَصدِیقَ الْمَھدِیِ کَماَ ھُوَ حَقَّہٗ اَللّٰھُمَّ اَحیِنا عَلٰی دِیْنِ

الْمَهْدِیْ وَاَمِتْنَا فِی اُمَّةِ الْمَهْدِیِّ وَاحْشُرْنَا فِی زُمْرَةِ الْمَهْدِیِّ بِحُرْمَةِ الْکَلِمَةِ الطَّیِّبَة وَالتَّصْدِیْقِ ط۔

(ترجمہ: اے پروردگار عطا کر ہم کو تصدیق مہدیؑ جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اے پروردگار جلا ہم کو مہدیؑ کے دین پر اور مار ہم کو گروہ مہدی میں اور حشر کر ہمارا زمرہ مہدیؑ میں وسیلہ سے کلمہ طیبہ اور تصدیق کے (از **ارشاد الذٰکرین** وغیرہ)

نماز جمعہ وعیدین کا بیان

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت کا دعویٰ مکہ معظمہ میں فرمایا اس کے بعد تیرہ سال مکہ میں رہے۔ دعویٰ نبوت کے بعد معراج ہونے تک آپ چار نمازیں جو سابقہ شریعت میں فرض تھیں بہ نیت فرض اور ماسوا ان کے نوافل ادا فرماتے رہے اور دعویٰ نبوت کے دس سال تین ماہ بعد رجب کی ستائیسویں شب یکشنبہ یا دوشنبہ میں آنحضرتؐ کو معراج ہوئی اور پانچ نمازوں کی فرضیت کا تعین شب معراج ہی میں ہوا' اس وقت نماز جمعہ فرض نہیں ہوئی تھی۔ معراج کے تقریباً تین سال بعد جب آنحضرتؐ حکم خدا سے مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے اور مسلمانوں کے لئے کافروں پر غلبہ کے آثار پیدا ہو گئے اس وقت آنحضرتؐ حکم خدا سے نماز جمعہ فرض ہونے کا اظہار فرما کر اس کو ادا فرمانے لگے پھر اس کی ادائی کے بارے میں سورہ جمعہ مدینہ میں نازل ہوا پس اسی سے نماز جمعہ کے لئے **سلطنت اسلامی کا وجود شرط ہونا ثابت ہے**' اس حقیقت کا اظہار مولف کتاب صلوٰۃ مسعودی نے اپنی کتاب میں اس طرح کیا ہے درابتدا اصحابہؓ اندک بودند سلطنت سلطان الانبیاء ظاہر نبود نماز آدینہ مشروع نبود چوں صحابہ بسیار شدند سلطنت ظاہر شد نماز آدینہ مشروع شد' (صلوٰۃ مسعودی جلد دوم مطبوعہ صفحہ ۱۸۰) یعنے ابتداء میں جب کہ صحابہؓ تھوڑی تعداد میں تھے اور سلطان الانبیاءؐ کی سلطنت ظاہر نہیں تھی نماز جمعہ فرض نہیں ہوئی تھی' جب صحابہؓ بہت ہو گئے اور سلطنت ظاہر ہوئی نماز جمعہ فرض ہوئی اور کفایہ میں لکھا ہے **وَقَالَ الْحَسَنَ بْن اَبِی الْحَسَنَ البصریْ اربع اِلٰی سُلطان فَذَکَرَ مِنهاَ الْجُمْعَةِ وَقالَ حَبیبُ بِنُ ثابِتَ لاَتَکُونَ الْجُمْعَةُ اِلاَّ بِامِیر وَهُوَ قَوْل ال وزاعِیْ وَقَالَ اِبنُ الْمُنْذِر مَضت السُّنَّةِ الَّذِی یَقِیم الْجُمْعَة السُّلطانُ اَو**

مَنْ بِهَا اَمْرَهٗ فَاِذَا لَمْ یَکُن ذَالِکَ صَلّوا الظُّهر (ترجمہ: کہا حسن بصریؒ نے چار چیزیں بادشاہ کی طرف ہیں پھر ذکر کیا انہی میں نماز جمعہ کا اور کہا ہے حبیب بن ابی ثابت نے نماز جمعہ بجز امیر یعنے حاکم کے موجود ہونے کے جائز نہیں اور وہی قول اوزاعی کا ہے اور کہا ہے ابن منذر نے سنت اس پر جاری ہوئی ہے کہ جمعہ کو بادشاہ قائم کرے یا اس کا نائب' ورنہ نمازِ ظہر پڑھیں انتہی۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی نماز جمعہ وعیدین ایسے ہی شہروں میں قیام کی صورت ادا فرمائی ہے جہاں اسلامی سلطنت پائی گئی اور کسی جگہ نہ حضرت مہدیؑ نے نماز جمعہ وعیدین پڑھی نہ آپؑ کے اصحابؓ نے جن کی پیروی تا قیامت سب مہدویوں پر فرض ہے' پس نماز جمعہ کی ادائی صحیح ہونے کی اصل شرط سلطنت اسلامی ہے باقی اور شرائط مصر مسجد جامع خطبہ وغیرہ سب اس کے فروعات ہیں اور سب شرائط صحت ادا وفرضیت آیت قرآن اور احادیث صحیحہ سے اشارتاً اور عبارتاً دونوں وجہوں سے ثابت ہیں' چنانچہ فرمان حقیقت تعالیٰ ہے **اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلوٰۃِ مِنْ یومِ الْجُمْعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوالْبَیعَ وَالتِّجارَۃ الآیہ** (ترجمہ: جب اذاں دیجائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو دوڑو اللہ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو خرید وفروخت الخ مفسرین نے اس آیت کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ ہر اذاں کا یہ حکم نہیں اور یہ آیت مطلق نہیں بلکہ مقید ہے یعنے حکم **اَقِیْمُو الصَّلوٰۃَ وا تُوالزَّکوٰۃ**) کی طرح حکم **فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ** (دوڑو اللہ کے ذکر (نماز) کی طرف کا حکم سب کے لئے عام نہیں ہے' دوسری نمازوں کی طرح نماز جمعہ سب پر اکساں فرض نہیں بلکہ چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے' اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہ شرط نماز جمعہ ہی کے لئے ہے کہ جب اس کی اذاں دی جائے تو اس کو سن کر نماز کے لئے جائیں اسی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسرے دنوں اور دوسری نمازوں میں جیسا کہ ہر محلّہ میں ہر مسجد میں نماز کے لئے جانے اور اذاں نہ دی گئی ہو تو اذاں دینے اور نماز پڑھنے کا حق ہر مسلمان رکھتا ہے ایسا حق جمعہ کی نماز کے لئے اذاں کا ہر مسجد میں ہر شخص کو نہیں ہے کیونکہ نماز جمعہ خطبہ والی نماز ہے اس کی اذاں ہر مسجد میں نہیں ہوسکتی بلکہ جو مسجد جمعہ کے لئے نامزد ہو جہاں خطیب مقرر ہو' وہی اس کی اذاں دینے والے کا مجاز ہوتا ہے اور کسی مسجد کو مسجد جامع قرار دینا اور خود خطبہ کہنا یا خطیب کو مقرر کرنا حاکم وقت یا اس کے نائب ہی کا کام ہے' ہر شخص اس کا اختیار نہیں رکھتا پس اس شرط کی تکمیل کے ساتھ جہاں جمعہ کی نماز کے

لئے اذاں دی جائے تو اس اذاں کو سننے والوں پر اس نماز کے لئے سعی فرض ہے' اس مقام سے دور دراز مقام پر رہنے والوں پر سعی فرض نہیں چنانچہ برہان شرح مواہب الرحمٰن میں باب صلوٰۃ الجمعہ میں لکھا ہے **لایجوز اقامتھا فی البراری اجماعاً** (ترجمہ) قایم کرنا جمعہ کا جنگلوں میں بالاجماع جائز نہیں ہے اور سعی یعنے دوڑنا صحت مندوں ہی کا کام ہے لہذا یہ نماز تندرستوں ہی پر فرض ہے' بیماروں پر نہیں اور جو فرض بیماروں پر نہیں ہے وہ مسافروں پر بھی نہیں ہے جیسا کہ روزہ ویسا ہی نماز جمعہ بھی مقیموں پر فرض ہے مسافروں پر نہیں اور دوڑنا بیماروں کے علاوہ اندھوں اور لنگڑوں کے لئے ممکن نہیں ہے پس ان پر بھی نماز جمعہ فرض نہیں ہے اور خرید وفروخت چھوڑ کر دوڑنا مردوں کا کام ہے عورتوں کا نہیں اور آزاد ومختار کا کام ہے غلام ومجبور کا نہیں' پس نماز جمعہ عورتوں اور غلاموں پر بھی فرض نہیں ہے اور یہ سب شرائط نماز جمعہ کے احادیث صحیحہ میں بھی مذکور ہیں چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانو تم کو اللہ تعالےٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے میرے اس مقام میں اور میرے اس دن میں اور میرے اس مہینے میں اور میرے اس سال میں قیامت تک پس جو شخص اس کو ترک کرے گا۔ میری زندگی میں یا میرے بعد' امام (حاکم) عادل یا جابر موجود ہونے کے باوجود اس کو آسان جان کر یا اس کا انکار کر کے تو نہ دے اللہ اس کو دلجمعی اور نہ دے برکت اس کے کام میں خبردار رہو نہیں نماز اس کی اور نہ زکوٰۃ اس کی اور نہ حج اس کا اور نہ روزہ اس کا انتھٰی (ترجمہ: حدیث ابن ماجہ ماخوذ از فتح المبین فی کشف مکاید غیر المقلدین ۶۸ سے مطبوعہ دار العلم والعمل فرنگی محل) نیز حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا انھوں نے **لا جمعۃ وَلاَ تشریق وَلاَصَلوٰۃ فطر وَلاَ اَضحی الا فی مصر جامع او مدینہ عظیمۃ** (از مسند ابن ابی شیبہ) یعنے نہیں جمعہ اور نہ تشریق اور نہ نماز عیدین مگر مصر جامع یا بڑے شہر میں نیز حدیث شریف ہے۔ **قَالَ النّبی صَلِّی اللّٰہ علیہ وَسلم الجمعۃ حق وَاَجب عَلٰی کُلِّ مسلم فی جماعۃ اِلاَّ اَرْبَعَۃ عَبْدًا مَمْلُوکاوَامرآۃ اوصبیا او مریضاً** (سنن ابوداؤد) ترجمہ: فرمایا نبی صلعم نے جمعہ حق واجب ہے ہر مسلمان پر جو جماعت میں ہو سوائے چار کے کہ وہ غلام عورت لڑکا اور بیمار ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اول الذکر حدیث میں حاکم وقت کا وجود شرط ہونا مذکور ہو جانے کے بعد اس حدیث میں اور حدیث سابق میں جو حضرت علیؓ سے مروی ہے مزید شرائط جمعہ کی توضیح ہوئی ہے وجود حاکم شرط ہونے کی نفی نہیں جیسا

کہ اگر کہا جائے کہ ہر نماز کے لئے اس کی ادائی اس کے وقت پر شرط ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سوائے بروقت ادا کرنے کے اور کوئی شرط نماز کی ادائی کی نہیں ہے، حالانکہ جسم کی پاکی، کپڑوں کی پاکی جگہ کی پاکی وضو وغیرہ کئی شرائط ہیں، ایسا ہی نماز جمعہ وعیدین کے بارے میں مذکورہ بالا آیت و احادیث صحیحہ سے اکثر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ ،امام ابو یوسف اور امام محمد باقر وغیرہم نے جن کا ذکر اوپر گذرا ہے حسب ذیل بارہ شرائط بیان کئے ہیں جن میں سے چھ اس نماز کی ادائی صحیح ہونے کے ہیں اور چھ اس کی فرضیت کے ہیں ۔ چنانچہ مولف تحفۃ المومنین نے لکھا ہے جمعہ کی نماز فرض ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں، مقیم ہو، تندرست ہو، آزاد ہو، بالغ ہو مرد ہو، آنکھ اور پاؤں سلامت ہو، نیز لکھا ہے نماز جمعہ صحیح ہونے کے بھی چھ شرط ہیں، شہر ہو یا سر حد شہر، بادشاہ مومن (مسلمان) رہے یا اس کا نائب، وقت ظہر، خطبہ آگے نماز کے پڑھنا، اذان عام، جماعت، یہی شرطیں نماز عیدین کی ہیں (تحفۃ المومنین) یہ سب شرائط علماء احناف کی بڑی چھوٹی سب معتبر کتابوں میں مذکور ہیں، چنانچہ نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ مالا بدمنہ مفتاح الصلوٰۃ تحفۃ المومنین درضروریاتِ دین متین کتاب اسلامی تعلیم مطبوعہ آزاد برقی پریس دہلی اور رسالہ دینیات حصہ ہفتم مرتبہ کمیٹی دینیات اہل سنت والجماعت مسلم یونیورسٹی علی گڈھ مطبوعہ ۱۳۴۸ھ میں بھی شرائط مذکورہ بہ تمام ہامندرج ہیں ۔

جن علماء نے مذکور الصدر حدیث حضرت عبد اللہ ابن جابرؓ کی صحت میں شبہ کر کے شرط سلطان کو اہمیت نہیں دی تھی ۔ از روئے فرمان وعمل حضرت مہدیؑ حدیث مذکور کی صحت ثابت ہو کر ان کا شبہ غلط ثابت ہوا اور سلطان اسلام کا وجود شرط صحت اداءِ نماز جمعہ ہونا قطعی ویقینی ہو گیا پس بحکم قرآن و بمقتضاء احادیث ونقول صحیحہ وہی شرائط نماز جمعہ وعیدین کے معتبر ہیں جو اوپر مذکور ہوئے ان شرائط کی غیر موجودگی میں نہ نماز جمعہ کی ادائی صحیح ہے نہ کسی پر فرض ہے اور نہ نماز عیدین کسی پر واجب ہے، لیکن باوجود ان شرائط کے فقدان کے بعضے متاخرین نے بروز جمعہ بعد ادائی چار رکعات فرض ظہر باجماعت و بعد ادائی دو رکعت سنت ظہر دو رکعت نماز جمعہ بصورت نفل باجماعت بہ نیت تعظیم شعار اسلام پڑھنا روا رکھا ہے اور نماز عیدین بھی اسی نیت سے ان کے پاس باجماعت روا ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

نماز قصر کے احکام اور اسکی نیت

تیس کوس کے فاصلہ پر جانے کے لئے اپنے شہر یا گاؤں سے باہر ہو تو صرف فرض نماز میں چاہیئے کہ بجائے چار

رکعات فرض کے دو رکعات فرض ادا کرے اور جہاں جارہا ہو وہاں جا کر پندرہ دن رہنے کی جو نیت کر لے تو وہ مقیم ہو جاتا ہے' اس کے لئے قصر کا حکم باقی نہیں رہتا۔ اگر آج کل نکلنے کے ارادے میں کئی مہینے بھی گذار دے تو وہ مسافر ہی رہتا ہے اور قصر کا حکم اس کے لئے قائم رہتا ہے اگر مسافر مقیم کی اقتداء کرے تو پوری نماز ادا کرے اور اگر مقیم مسافر کی اقتداء کرے تو مسافر قصر کرے اور مقیم اپنی نماز پوری کرے' اور مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ مقیم مقتدیوں کو آگاہ کر دے کہ وہ اپنی نماز پوری کر لیں **(از حرز المصلین)** اگر سواری سے اتر کر نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو تو جس سواری پر ہو جس طرح ممکن ہو نماز ادا کرے بیٹھ کر رکوع وسجود کے ذریعہ یا محض اشارے سے' بہر حال وقت فرض کا ہو اور وضو نہ ہو اور نہ کیا جا سکتا ہو تو تیمم کر کے فرض وقت ادا کرے اور عمداً فرض کو قضا نہ ہونے دے۔ جس پر نماز میں قصر لازم ہو اگر قصر نہ کرے پوری نماز پڑھ لے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن عزیمت و عایت اجازت الٰہی کی تعمیل میں قصر کرنے ہی میں ہے (رشدی)

قصر کا حکم صرف تین نمازوں ظہر' عصر اور عشاء میں ہے' پس نیت کے الفاظ یہ ہیں:۔

نَوَيۡتُ اَنۡ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعالٰى رَكۡعَتَيِ صَلوٰةَ الظُّهۡرِقَصۡرِ فَرۡضِ اللّٰه تَعَالٰى فَرۡضَ هذاالۡوَقۡت( ) مُتَوَجِّهاً اِلىٰ جِهَةِ الكَعۡبَةِ الشَّرِيۡفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ ادا کروں دو رکعت نماز ظہر قصر فرض اللہ تعالیٰ کے لئے جو اس وقت فرض ہے ( ) متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف) نماز عصر اور عشاء کی نیت میں **صلوٰة الظهر** کے عوض **صلوٰة العصر اور صلوٰة العشاء** کہیں۔

قضا کی نیت اور اسکے احکام

نَوَيۡتُ اَنۡ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكۡعَتَي صَلوٰةَ الۡفَجۡرِ فَرۡضِ اللّٰه تَعَالٰى قَضا ءَ عَلَيَّ مُتَوَجِّهاً اِلىٰ جِهَةِ الكَعۡبَةِ الشَّرِيۡفَةِ (ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ ادا کروں اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت نماز فجر اللہ تعالیٰ کے فرض کی قضا کے جو میرے ذمہ ہے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف) یہ نیت نماز قضا فجر کی ہے' اگر نماز ظہر کی قضا ہو تو رکعتی **صَلوٰةِ الفجر** کی جگہ **اَرۡبَع ركعاتِ صَلوٰةِ الظهر** کہے' اسی طرح عصر اور عشاء کی نماز قضا ہو تو **اربع رکعات صلوٰة العصر** اور **اَرۡبَع رکعات صَلوٰة الۡعِشَاء** کہے مغرب کی نماز قضا ہو تو **ثلث رکعات صلوٰة المغرب** فرض اللہ تعالیٰ **قَضَاءَ عَلِيَ** کہے' وتر کی نماز کی قضا میں **ثلث رکعات**

صَلوٰۃ الوتر الواجب قَضَاءً عَلَّی کہے۔ فجر کی نماز جس روز قضا ہوا سی روز سواپہر تک ادا کی جائے تو سنت کی قضاء بھی پڑھنی چاہیئے سواپہر گذرنے کے بعد فجر کی سنت کی قضا کا حکم نہیں ہے اور دوسری نمازوں کی سنت کی قضاء کا حکم بھی نہیں ہے (از حرز المصلین و رسالہ ذوق وشوق نماز)

بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک یا عصر اور مغرب کے درمیان یا دن کے دوپہر کے وقت کوئی نماز دوگانہ تحیتہ الوضوء یا قضاء فرض وواجب روا نہیں ہے۔ ان اوقات کے سوائے دیگر اوقات میں فرض وقتی کی ادائی کے بعد قضا پڑھنا چاہیئے جیسا کہ کوئی شخص ماہ رمضان میں کسی روزہ کو قضا کرے تو دوسرے روز اس پر روزہ ادا فرض ہوتا ہے نہ کہ قضاء اور جو روزے فرض کے قضاء ہوئے ہوں ان کی ادائی بعد گذرنے رمضان کے اس پر واجب ہوتی ہے' البتہ جو شخص نماز میں صاحب ترتیب ہو یعنے جس کے ذمے صرف پانچ نمازوں یا اس سے بھی کم کی قضاء ہو وہ اوّل ان نمازوں کی قضاء پڑھے بعد ازاں فرضِ وقتی ادا کرے۔

جو نمازیں تمام عمر میں قضاء ہوئی ہیں اور ان کی تعداد یاد نہیں ہے تین سال بلا کم وبیش وقتاً فوقتاً ادا کی جائیں ان کو عمر قضا کہتے ہیں' ان میں ہر نماز کی نیت اس نماز کے نام کے ساتھ اس طرح کریں۔

نماز عمر قضاء کی نیت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکۡعَتَی صَلوٰۃَ الۡفجر فَرۡضَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَضَاءً عَلَّی لِتَکۡفِیۡرَاتِ التَّقۡصِیۡرَاتِ عَنۡ ذِمَّتِیۡ مَا فَات مِنِّی فِیۡ جَمِیۡعۡ عُمۡرِیۡ مُتَوَجَّھاً اِلٰی جِھۃِ الۡکَعۡبَۃِ الشَّرِیۡفَۃ (ترجمہ: میں نیت کرتا ہوں اللہ تعالےٰ کے لئے دو رکعت نمازِ فجر کے اللہ کے فرض کے جو مجھ سے قضاء ہوئے معافی کے لئے میرے قصوروں کی جو میرے ذمہ ہیں میری تمام عمر میں فرائض کے مجھ سے فوت ہونے سے متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف) اسی طرح جس نماز کی قضاء پڑھنا ہو اس کا نام لے (از حرز المصلین)

نیز واضح ہو کہ شبِ معراج اور شب برات میں کوئی نماز سنت رسول اللہ ہونا ثابت نہیں ہے نہ اس کی اجازت حضرت مہدیؑ نے دی ہے' چنانچہ رسالۂ الباعث علی انکار البدع والحوادث میں لکھا ہے **قد ثبت ان ھاتین الصلاتین اعنی صلاتی رجب و شعبان صلاتا بدعۃ قد کذب فیھما علٰی رسول**

اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلم ۔(رسالہ الباعث علی انکار البدع مطبوعہ مصر ۲۹) یعنے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ دونوں نمازیں یعنے رجب (کی ستائیسویں شب) میں اور شعبان (کی پندرھویں شب) میں جو مقرر کر لی گئیں ہیں بدعت ہیں ۔(ان کا سنت رسول اللہؐ ہونا ثابت نہیں)اور ان کے بارے میں جو حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں وہ رسول اللہؐ کی حدیثیں نہیں بلکہ آنحضرتؐ پر افترا کیا گیا ہے انتہی ۔پس ان دونوں راتوں کی فضیلت کے لحاظ سے اگر ان میں جاگتے رہیں تو نماز عشاء کے بعد وتر باقی رکھ کر جس قدر ہو سکے نماز قضاء عمری پڑھ لیں پھر ذکر خفی میں مشغول رہیں یا کچھ وقت تلاوت قرآن مجید میں گذاریں' اس کے سوائے کوئی نفل نماز یا دیگر کوئی ورد و وظیفہ پڑھنا روا نہیں ہے اور شب قدر میں تو فرض وقتی عشاء کی ادائی بھی بعد نصف شب کے ہوتی ہے پس اس شب میں نماز مغرب کے بعد جب کبھی وضوء کریں تو سوائے دوگانہ تحیتہ الوضوء کے کوئی نماز عمر قضا بھی نہیں پڑھی جا سکتی کیونکہ فرض وقتی کی ادائی سے پہلے کسی نماز قضاء شدہ کا پڑھنا بھی روا نہیں ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے پاس انفاس کے ساتھ ذکر خفی کا بحکم خدا آٹھ پہر فرض ہونا بیان فرما کر حسب فرمان حق تعالیٰ ۔وَلَذِکرُ اللہ اکبر سوائے موکدہ سنتوں کے اور بعض مخصوص نوافل جیسے تراویح زائد از سہ روزہ وغیرہ کے دیگر نفل نمازوں سے منع فرما دیا ہے ۔اس کے باوجود اگر کوئی خود کو مہدوی کہنے والا پاس انفاس کے ساتھ ذکر خفی میں مشغولیت کے مقابلہ میں اپنے اختیاری نوافل و وظائف و اوراد میں مشغولیت کو ترجیح دے تو وہ مخالف بیان حضرت مہدیؑ ہے جس کے حق میں عقیدہ شریفہ میں یہ حکم ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ ہر حکم جو میں بیان کرتا ہوں خدا کی طرف سے اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں جو کوئی ان احکام میں سے ایک حرف کا منکر ہو وہ خدا کے پاس پکڑا جائے گا۔ از رسالۂ عقیدہ شریفہ) پس شب قدر میں نماز مغرب کے بعد فرض عشاء اور دوگانہ فرض شب قدر کی ادائی تک جتنی دفعہ بھی وضوء کریں دوگانہ تحیتہ الوضوء ادا کریں اور تلاوت قرآن مجید یا ضروری دینی بات چیت کے سوا تمام وقت خاموشی کی حالت میں کھڑے بیٹھے لیٹے اللہ کی یاد میں گذاریں ۔(رشدیؔ)

سجدہ تلاوت کی نیت

سجدہ کی آیت پڑھی یا سنی جائے تو سجدہ تلاوت واجب ہے اس کی نیت یہ ہے:۔ **نَوَیتُ اَنْ اَسْجُدَ سَجدَۃ التِلَاوَۃِ مُتَوَجَّھاً اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیفَۃِ اَللّٰہُ اَکبَر** ط(ترجمہ میں نیت کرتا ہوں کہ

سجدہ تلاوت قرآن ادا کروں متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف)

سجدہ تلاوت میں پڑھنے کی دُعا

سَجَدْتُ بِالْقرآنِ اٰمَنْتُ بالرَّحمٰنِ اِغْفِرْعَبْدَكَ يَا رَحْمٰن يَارحمٰن يَا رَحْمٰن ۔

(ترجمہ: سجدہ کیا میں نے قرآن کے حکم پر اور ایمان لایا میں نے رحمٰن پر بخش دے اپنے بندے کو اے رحمٰن' اے رحمٰن' اے رحمٰن)۔

نماز جنازہ کی اقامت

اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ بِهٰذَ الْمَيِّتِ اَلصَّلٰوۃُ اگرعورت ہوتو **بِهٰذِهِ الْمَيتَةِ** تےن بارکہیں۔

نماز جنازہ کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُؤَدِّىَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ تكبِيْراتِ صَلٰوۃَ الْجَنَا زَۃِ الثَّنَاءُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالدُّعَاءُ لِهٰذَ الْمَيِّتِ (عورت هو تو لِهٰذِهِ الْمَيْتَةِ) مُتَوَجِّهاً اِلٰى جِهَةِ الكَعْبَةِ الشرِيْفَةِ

(ترجمہ: میں نے نیت کی ہے کہ ادا کروں اللہ تعالیٰ کے لئے چار تکبیرات نماز جنازہ ثناء اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور دُعا اس میت کے لئے متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف)

اگر امام ہو **وَالدّعاء لِهٰذا الميت كے بعد اَنا اِمَام مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ حَضَر وَلِمَنْ يحضرُ** تو کہے اور اگر مقتدی ہو **تو اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَ الْاِمَام** کہے۔ نماز جنازہ کی نیت کرکے قبلہ کی طرف رُخ کئے ہوئے **اَللّٰهُ اَكْبَرْ** کہہ کر ثناء پڑھو۔

ثناء بعد تکبیر اوّل

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ط (ترجمہ: اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور تو ہر طرح کی تعریف کے قابل ہے تیرا نام برکت والا ہے

تیری شان بلند ہے اور بہت بڑی ہے ۔ تیری تعریف اور تیرے سوائے کوئی معبود نہیں) ثناء پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھو پھر درود پڑھو۔

دَرُود بعد تکبیر دوّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ كَماَ صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَرحَمْتَ وَ تَرَحَمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدُ مَجِیْد ط

(ترجمہ: اے اللہ رحمتِ خاص نازل فرما محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر اور برکت اور سلام نازل فرما جیسا کہ رحمت خاص اور سلام نازل فرمایا تو نے اور برکت اتاری تو نے اور رحم فرمایا تو نے پے در پے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک تو ہی تعریف اور بزرگی والا ہے) یہ درود پڑھنے کے بعد بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھو اس کے بعد بالغ مرد اور عورت کے لئے یہ دعا پڑھو۔

دعا بعد تکبیر سوم

اَللّٰھُمَّ اغفِرْلِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَغَائِبنا وَصَغِیْرِنا وکَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الاسلَامْ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیمَانْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ط

ترجمہ: اے اللہ بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر مردہ کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے ہر مرد اور عورت کو' اے اللہ جسے تو زندہ رکھے ہم میں سے تو زندہ رکھ اس کو اسلام پر اور جسے تو موت دے ہم میں سے تو اس کو ایمان پر موت دے اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ۔ اگر میت نابالغ بچہ ہو تو بجائے اس دعا کے یہ دعا پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ اجعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَاجعَلْهُ لَنَا اَجراً وَذُخراً وَاجعَلْه، لَنَا شَافِعًا مُشَفَّعاً بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ ط اگر میت نابالغ بچی ہو تو بجائے **اَجعَلَهُ** کہنے کے **اَجعَلْھَا**

کہیں ۔(ترجمہ: اے اللہ کردے اس (معصوم) کو ہمارے لئے راحت کا ذریعہ کردے اس کو ہمارے لئے آخرت کی بہتری کا اجرو ذخیرہ اور بنادے اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا ہوا اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے) یہہ دعا ختم ہونے کے بعد تکبیر چہارم اللہ اکبر کہتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھو پھر دونوں طرف فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت سے سلام پھیرو (حرز المصلین)

میت کے کفن کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اِذْ کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمْ ط (ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفن دے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہئیے کہ اچھا دے کفن اس کو (روایت کی اس کی مسلم نے)

مردانہ کفن

کوراسین ۹ گز اس میں تین لنگیاں، ہر لنگی ساڑھے چار ہاتھ کی باقی میں تین رومال، دھویا سین یا چھلواری ۱۶ گز اس میں موٹ پانچ ہاتھ کی، باقی میں پاجامہ اور نیچے اوپر کی چادریں ململ تین گز اس میں کرتا اور دستار اوپر اڑھانے کے لئے شال وغیرہ حسبِ مقدور لیں میت بچہ ہو تو حسبِ ضرورت کپڑے میں کمی کی جائے۔

زنانہ کفن

کوراسین ۱۱ گز اس میں تین لنگیاں پانچ پانچ ہاتھ کی باقی میں تین رومال، دھویا سین یا چھلواری ۱۶ گز اس میں موٹ پانچ ہاتھ کی باقی میں ازار اور نیچے اوپر کی چادریں سہاگن کے لئے سُرخ ململ یا مدرہ ۔ بیوہ کے لئے سفید ململ ۱۱ گز اس میں سینہ بند کرتا دامنی اوپر اڑانے کے لئے حسبِ مقدور شال وغیرہ لیں۔

دیگر ضروری اشیاء یہ ہیں: دو گھڑے یا مٹکیاں مع صحنک، دو بدنے بوریا یا حصیر، عبیر کم از کم آدھ پاؤ، سرمہ دو رتی، عطر کم از کم آدھ تولہ، پھول کی کلیاں دستار اور سر کے لئے اور اس کے سوائے پھول فاتحہ کے لئے حسبِ مقدور، روئی گالہ

حسبِ ضرورت سوئی تاگہ موٹ اور چادریں سینے کے لئے لکڑیاں پانی گرم کرنے کے لئے حسبِ ضرورت اور میت عورت ہوتو چھ کھمڑیاں یعنے بانس کی چھڑیاں پلنگ کے طول وعرض کے برابر اور ان کو باندھنے تلی بقدرِ ضرورت لیں، شکر بوقت واپسی تقسیم کے لئے حسبِ دستور لیں۔ میت مرد صاحب زوجہ ہوتو دھویا سین یا چہلواری ایک چادر کے برابر اور ململ ایک ڈوپٹہ کے موافق زیادہ لیں اور بجائے ایک حصیر یا بوریئے کے دو حصیر یا دو بوریئے لیں۔ جن میں سے ایک معہ چادر و دوپٹہ کی میت کی بیوہ کو دیا جائے۔

میت کو نہلانے کا طریقہ

میت کو نہلانے والے پانی دینے والے پانی ڈالنے والے تینوں اشخاص وضوء اور تحیۃ الوضوء سے فارغ ہو کر حسب ترتیب ذیل عمل کریں، اولاً تختہ کو پانی سے پاک کر کے میت کو پلنگ سے آہستہ تختہ پر اتارو اور لنگی ناف سے ٹخنہ تک (اگر عورت ہوتو سر سے پیر تک) اُڑھا کر کپڑے آہستہ نکالو۔ اس کے بعد سات ڈھیلے لے کر چار ڈھیلوں سے میت کے سیدھے طرف سے سرین کی نجاست بائیں ہاتھ سے پاک کرو اسی طرح بائیں جانب تین ڈھیلوں سے نجاست پاک کرو۔ اگر ڈھیلوں سے نجاست پاک نہ ہوتو کپڑے کے ٹکڑوں سے پاک کرو اور بائیں ہاتھ کو پانی اور مٹی سے دھوکر رومال باندھو اور میت کے جسم اور لنگی کو گرم پانی سے تر کر کے پہلے سیدھی ران کے اوپر اور ہر دو بازو اور ران کے نیچے کے حصہ کو گھٹنے تک دھوؤ اس کے بعد بائیں ران کے اوپر اور ہر دو بازو اور ران کے نیچے کے حصہ کو گھٹنے تک دھو اس کے بعد شرمگاہ کو دھوؤ اس کے بعد سرین دھو کر بائیں ہاتھ کا رومال کھول کر ہاتھ دھو کر سیدھے ہاتھ کو رومال باندھو اور میت کی لنگی بدل کر پہلے پورے سر اور منھ کو دھوؤ منھ دھوتے وقت اس طرح دھو کہ پانی منھ میں نہ جائے (مرد کی داڑھی، عورت کے سر کے بال اچھی طرح دھونا چاہیئے) اسکے بعد سیدھے طرف اوپر تھڈی کے نیچے سے سیدھا ہاتھ بغل اور سینہ سے شرمگاہ سے اوپر تک دھوؤ اس کے بعد نیچے گردن اور پیٹھ سے ڈھوپر کے نیچے تک دھوؤ اس کے بعد بائیں طرف اوپر تھڈی کے نیچے سے بایاں ہاتھ بغل اور سینہ سے شرمگاہ سے اوپر تک دھوؤ اس کے بعد نیچے گردن اور پیٹھ سے ڈھوپر کے نیچے تک دھوؤ اس کے بعد سیدھی ران سے ٹخنہ تک یعنے ران اور پنڈلی کے اوپر اور ہر دو بازو دھو اس کے بعد ران کے نیچے سے ایڑی تک دھو۔ اسی طرح بائیں ران اور پنڈلی کے اوپر اور ہر دو بازو پھر ران اور پنڈلی کے نیچے ایڑی تک اس کے بعد سیدھا پاؤں

پہلے اوپر بعد نیچے دھوؤ اسی طرح بایاں پاؤں دھو۔ مخفی نہ رہے کہ نہلاتے وقت سر سے پیر تک ہر عضو تین بار آہستگی سے اس طرح دھو کہ میت کے جسم کا میل نکل جائے اور نہلاتے وقت شروع سے آخر تک دوم کلمہ شہادت اور **اِنَّ الْمَھْدِیَ الْمَوْعُوْد** قَدْ جَاءَ مَضٰی آہستہ آہستہ پڑھتے جاؤ۔ پاؤں دھونے کے بعد سیدھے ہاتھ کا رومال کھولکر ہاتھ دھوکر میت کے سیدھے طرف بیٹھو اور حسب ترتیب وضو کراؤ اس کے بعد میت کے بائیں جانب رو بہ قبلہ کھڑے ہوکر **لِغُسْلِ الْمَیِّتِ تَطْھِیْرًا مِنْ اَرْبَابِ الطَّرِیْقَةِ مِنْ خُرُوْجِ الدُّنْیَا وَمِنْ اَشْغَالِ الدُّنْیَا وَمِنْ اَعْمَالِ الدُّنْیَا وَفِرَارِ الدُّنْیَا تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تعالیٰ اِغْفِرْ عَبْدَکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِنَّ الْمَھْدِیَ الْمَوْعُوْد قَدْجَاءَ مَضٰی** (یہ غسل میت کا ہوا رباب طریقت کے دستور کے مطابق پاکی کے لئے دنیا سے خروج دنیا کے اشتغال و اعمال سے خروج اور دنیا سے فرار اور اللہ کے تقرب کے لئے اپنے بندے کو بخش دے یا اللہ یا اللہ یا اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے وہ ایک اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور تحقیق امام آخرالزماں مہدی موعود خلیفۃ الرحماں آئے اور گئے) پڑھتے ہوئے پہلے سیدھے مونڈھے سے پاؤں کے نیچے تک تین بار پانی ڈالو پھر نیت کے الفاظ پڑھتے ہوئے سر سے پنجوں تک تین بار پانی ڈالو اور پھر پڑھتے ہوئے بائیں مونڈھے سے پنجے تک تین بار پانی ڈالو۔

واضح ہو کہ غسل میت کی نیت جو اوپر مذکور ہوئی وہ بالغ مرد اور عورت کے لئے ہے، بچوں اور بچیوں کو غسل دیتے وقت دوم کلمہ شہادت اور **اِنَّ المَھْدِیّ الْمَوعُود قَد جآءَ وَ مَضٰی** پڑھتے ہوئے حسب ترتیب بالا غسل دو، غسل دینے کے بعد تیسری خشک لنگی اڑا کر تر لنگی نکال دو، تیسرے رومال سے میت کے کان، آنکھ، ڈاڑھی وغیرہ صاف کرو، میت کے سیدھے طرف پلنگ رکھو۔ اس پر بوریا یا حصیر پھر چادر اور منٹھ بچھاؤ۔ پیرہن کے اوپر کا حصہ چن کر سرانے رکھو اور نیچے کا حصہ میت کے سرین تک بچھاؤ۔ اس کپڑے کے آخر وسط میں روئی رکھو اور میت کو پلنگ پر لیتے وقت ایک شخص احتیاطاً بائیں ہاتھ میں روئی لے کر سرین کے پاس رکھے اور پائجامہ ٹخنہ کے اوپر رہے اور ہاتھ پیرہن کے اوپر رہیں (بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ رہے) مرد کے ہاتھ ناف پر اور عورت کے ہاتھ سینہ پر رہیں ۔ مرد کو پگڑی سیدھے طرف

سے باندھو اور پگڑی میں سیدھے کان سے بائیں کان تک پیشانی پر کلیاں لگاؤ عورت کو داہنی سر پر لپیٹتے وقت کلیاں لگاؤ اور سرمہ پہلے سیدھی آنکھ میں پھر بائیں آنکھ میں لگاؤ منھ داڑھی اور پیرہن کو عطر لگاؤ اور سیدھی اور بائیں بغل میں اور سینہ پر عبیر اور عطر ڈالو سینہ پر پھول رکھو اور موٹھ پہلے سیدھے طرف سے بعد بائیں طرف سے موڑو اور اس طرح ملاؤ کہ موٹ کا سیدھا جانب بائیں جانب کے اوپر رہے اور سر پاؤں اور کمر کو باندھو اور چادر اُڑھا دو اور عورت کے لئے کھڑیاں باندھو۔(از **حرز المصلین**)

حظیرہ میں میت کے پلنگ کو قبر کے بائیں جانب رکھ کر میت کو قبر میں اتاریں اگر جگہ نہ ہو تو سیدھے جانب سے اتاریں اور میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ آیت شریفہ پڑھیں **تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ** ط میت عورت ہو تو جو محرم ہوں منھ دیکھیں اور میت کا منھ قبلہ کی طرف کردیں، میت مرد ہو تو سر اور پاؤں کا بند کھلا رکھیں عورت ہو تو صرف سر کا بند کھلا رکھیں اور مشتِ خاک دیں یعنے سیدھے ہاتھ میں ایک مٹھی مٹی لے کر **مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ** پڑھ کر میت کے سینہ پر ڈالیں، دوسرے بار مٹی لے کر **وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ** پڑھ کر ڈالیں، تیسرے بار مٹی لے کر **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى** کہہ کر مٹی ڈالیں اس کے بعد سر کی طرف سے غلاف کریں یعنے مٹی کنڈے میں لے کر میت کے سیدھے جانب سے بائیں جانب ڈالتے جائیں غلاف پورا ہونے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر یہ آیت شریفہ **يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً** ط **فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ** ٥ پڑھتے ہوئے قبر کے سیدھے طرف پھر بیچ میں پھر بائیں طرف مٹی سے مہر کریں، اس کے بعد قبر پر سینے کے مقام پر پھول ڈالکر فاتحہ بروح فلاں کہہ کر سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص تین بار اور درود ہذا ایک بار پڑھیں۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَعَلٰى كُلِّ مَلَكٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ** ط (از **حرز المصلین**) ترجمہ اس درود شریف کا نماز تراویح کے بیان میں لکھا گیا ہے، اس کے بعد حظیرہ کی آخری حد میں جا کر جمع فاتحہ اس طرح پڑھیں:۔

فاتحہ بروحِ پاک حضرت (صاحب حظیرہ کا نام لیں جمیع المومنین والمومنات والمصدقین والمصدقات کہہ کر سورہ فاتحہ ایک بار قل ہواللہ کا سورہ تین بار درود مذکور ایک بار پڑھیں بعد دفن میت شربت یا شکر مرشد کے حکم سے تقسیم کریں۔

میت کو سونپنے کا طریقہ

میت کو غسل دے کر کفن پہنا کر نماز پڑھنے کے بعد صندوق میں چادر بچھا کر اس پر گالہ اس پر زیرہ سفید اس پر صندل کا بورہ اس پر عبیر' اس پر پھر گالہ بچھا کر اس پر کافور ڈال کر اس پر میت رکھی جائے منھ دیکھنے کے بعد خود مشتِ خاک دے کر چندری میں باندھ کر سینہ پر رکھ دیں' اس کے بعد گالا پھیلا کر اس پر کافور اس پر زیرہ سفید اس پر صندل کا بورہ اس پر عبیر اس پر گالا دے کر چادر اڑھا دیں اس پر خود مع حاضرین کے مشت خاک دے کر ایک پوٹلی باندھ کر سینہ پر رکھ دیں اس کے بعد صندوق کو سونپنے کی جگہ پر اتار کر دو گواہ مقرر کر کے اس طرح کہے کہ میں دو گواہ کے سامنے زمین میں اس میت کو گیارہ ماہ یا نو ماہ کے وعدے سے زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے مالک کو سونپتا ہوں۔ تین بار کہہ کر صندوق بند کروا دیا جائے پھر قبر بننے کے بعد مہر کر کے فاتحہ پڑھی جائے **(حرز المصلین)**

اگر کسی جگہ سونپنے کا سامان گالہ' زیرہ' عبیر وغیرہ جو اوپر مذکور ہے فراہم نہ ہو سکے تو میت کو کفن پہنا کر بانس کے پٹارے میں نیم یا سیتا پھل کا پتہ بچھا کر اس پر میت کو رکھ دیں پھر اوپر بھی پتہ دے کر مشتِ خاک دیکر پٹارے کو بند کر کے بطریق مذکور سونپ دیں۔

مستورات کا قبروں کی زیارت کیلئے جانا منع ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرماتے تھے۔ یہ روایت امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کی ہے (از مشکوٰۃ شریف مترجم حصہ اول صفحہ ۴۱۶ مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس دہلی) عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ لَعَنَ اللہُ زَائِرَاتِ القُبُورِ (از **جامع الصغیر** جلد دوم مطبوعہ مصر مولفہ حافظ سیوطی) ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے قبروں کی زیارت کرنے والے عورتوں پر' اور حضرت میاں سید زین العابدینؒ نبیرہ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اس گروہ برگزیدہ میں حضرت خاتم الاولیاء میراں سید محمد مہدی موعود علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک عورتوں کو یعنے حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کی بیبیوں اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

بیبیوں کو باوجود زیارت قبور میں ثواب بزرگ ہونے کے زیارت قبور کی اجازت نہ ہوئی۔ بدیں وجہ ہمارے بزرگوں نے بھی عورتوں کو زیارت قبور کے لئے قبرستان جانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح تمام مرشدانِ اہل دکن نے بھی عورتوں کو یہ اجازت نہیں دی، پس اجماع و اتفاق سے یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچی ہے کہ عورتوں کو زیارت و فاتحہ کے لئے قبرستان کو جانے کی اجازت نہیں ہے (از **حرز المصلین**)

طعام ایصال ثواب میت پر فاتحہ پڑھنا منع ہے

حضرت شاہ مخصوص الزمانؒ کے خلیفہ حضرت میاں عبدالرشید سجاوندیؒ نے تحریر فرمایا ہے۔ میت کے لئے ایصال ثواب کے موقع پر کھانے پر فاتحہ پڑھنا منع ہے (رونق المتقین)

مولف کتاب علم الفقہ نے لکھا ہے کہ کھانا یا شیرینی وغیرہ آگے رکھ کر قرآن مجید کی سورتیں پڑھتے ہیں اور اس کو ایک ضروری امر خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک سخت بدعت ہے۔ کھانا اگر کھلایا جائے تو اس کا ثواب علحدہ میت کو پہنچے گا۔ قرآن مجید کی سورتیں پڑھ کر بخشی جائیں تو اس کا ثواب علحدہ پہنچے گا ان دونوں میں ایک دوسرے پر موقوف سمجھنا نہایت جہل ہے (از علم الفقہ جلد دوم مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸) نیز مولوی اشرف علی صاحب حنفی تھانوی نے ایصال ثواب کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ خدائے تعالیٰ ثوابش بروح فلاں بزرگ برساند (از فتاویٰ اشرفیہ حصہ اول) یعنے خدائے تعالیٰ اس کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو پہنچائے۔

ایصال ثواب کے لئے ایام کا تعین ناجائز نہیں، چنانچہ حدیث شریف ہے:۔ س ں (ترجمہ) لایا ہے ابن منذر اور ابن مردویہ نے انسؓ کی روایت سے کہ آتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال احد میں اور سلام بھیجتے تھے قبروں پر شہیدوں کی الخ اس حدیث سے سالانہ تعین ثابت ہے لہذا ربیع الاول وغیرہ کا تعین موافق سنت ہوا، ایسی حالت میں تعین کا انکار محض لغو ہے (از فتاویٰ نیاز و فواتح مطبوعہ) اور جیسا کہ ایصال ثواب کے کھانے پر فاتحہ پڑھنا بدعت ہے، ویسا ہی ایام ایصال ثواب دہم بستم چہلم وغیرہ کے ساتھ لفظ فاتحہ کہنا اور لکھنا بھی نادرست اور گروہ مہدویہ کے عملدرآمد کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت میاں سید زین العابدینؒ نے تحریر فرمایا ہے، بروز دہم کہ آنرا دسونہ نامند البتہ بقدر میسر طعام می کنند و ہمچنیں بستم و چہلم و ششماہی نیز می کنند و نہ ماہی نمی کنند و بعد تمام شدن سال بروزیکہ آنکس فوت شدہ است بقدر میسر

کم یا زیادہ طعام بنمط دہم و چہلم چہ پیر و چہ فقیر و خادم ہمہ ہا کنند (از حرز المصلین) ترجمہ: دسویں روز ضرور حسب مقدور کھانا پکاتے ہیں، اس کو دسواں کہتے ہیں، ایسا ہی بیسواں چالیسواں یا چھ ماہی بھی کرتے ہیں اور نوماہی نہیں کرتے اور سال پورا ہونے کے بعد متوفی کی وفات کے روز حسب مقدور کم یا زیادہ کھانا دہم، بستم اور چہلم کے کھانے کے موافق کیا پیر اور فقیر اور خادم سبھی کرتے ہیں، حضرت موصوف رحمتہ اللہ علیہ نے دہم، بستم چہلم لکھا ہے فاتحہ دہم یا فاتحہ بستم وغیرہ نہیں لکھا۔ پس ایسا کہنا یا لکھنا درست نہیں اور بہ تعین ایام ایصال ثواب کے علاوہ متوفی کے قضا نمازوں روزوں کی نیت سے ساٹھ یعنے ساٹھ مسکینوں کے ایک وقت کے خوراک کی مقدار ساٹھ روپے اور ایک قرآن مجید کا نسخہ یا اس کا ہدیہ حسب مقدور اور ایک صدقۂ فطر کی مقدار گیہوں حج کے ارادے کے ثبوت میں ایک کپڑا بقدر احرام لے کر اس کپڑے میں گیہوں اور اخیر آمدنی کا عشر یا اس کی نیت سے کچھ روپے پیسے اسی کپڑے کے پلو میں باندھ کر راہ خدا میں مرشد کو دیتے ہیں نیز متوفی کے راہِ خدا میں ہجرت کے توشہ کی نیت سے چہلم کے موقع پر کچھ ساز و سامان کھانا میوہ بھی مرشد کو بھیجا جاتا ہے جس کو چہلم کی گھڑی کہتے ہیں۔ یہ سب امور اللہ تعالیٰ کے فرمان **اَلْحَسَنَات یُذْهِبْنَ السَّیِّئَا** (ترجمہ نیکیاں برائیوں کو زائل کرتی ہیں) کے تحت ذی استطاعت لوگوں کے لئے باعث اجر ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے **اِنَّ اللّٰهَ لَایُضِیْعُ اجر المحسنین ط** بیشک اللہ ضائع نہیں کرتا ہے نیکی کرنے والوں کے اجر کو۔ پس فقراء و مساکین بھی اپنے حسب مقدور جو کچھ کریں ان کے لئے اس کا اجر ہے۔

نذر و نیاز اور ایصال ثواب کی نیت کے الفاظ

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم ، نذر اللہ نیاز رسول اللہؐ و نیاز امام مہدی موعود مراد اللہؑ و جمیع حضرات خلفاء اللہ صلوٰت اللہ علیہم اجمعین و ازواج و ذریاتِ محمدؐ و ازواج و ذریات مہدی علیہما السلام و صحابۂ نبوتؓ (شہداء نبوت و صحابۂ ولایت و شہداء ولایتؓ) و جمیع حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ اجمعین اور فلاں بزرگ کی نیاز یا فلاں کی روح کو ثواب پہنچے، اگر اس قدر نہ کہیں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نذر اللہ نیاز نبی و مہدی علیہما السلام اور فلاں کی نیاز اور فلاں کی روح کو ثواب پہنچے کہنا کافی ہے اور یہ نیت پانی کو عود دینے کے وقت کرنا مناسب ہے، عود دینے کے لئے اگر مرد آدمی موجود نہ ہوں تو مستورات طہارت کے ساتھ عود دے سکتے ہیں، اور پانی کو عود دینا بہرہ عام نیاز اور ایصال ثواب کے مواقع پر

حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمان واجازت سے ثابت اور مستحبات طریقت سے ہے۔

تلاوتِ قرآن مجید کا ثواب متوفی کو بخشنے کے الفاظ

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی قِرآتِی الْقُرآنَ الْعَظِیْم بِفَضْلِکَ وَکَرمِکَ یا اَکْرَمَالْاکرَمِیْن ط وَاَوصِلْ ثَوَابَ ھٰذا الْختم اِلٰی رُوْحِ فَلَانِ بطُفَیْلِ الْخاَتَمِیْنَ وَجمِیْعِ الْاَنبِیَاء عَلَیْھِمُ السَّلَامَ وَجَمِیْعِ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَالْمَلَاۤئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ

اے پروردگار میری تلاوت قرآن عظیم کو قبول فرما اپنے فضل وکرم سے اے سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے اور اس ختم قرآن کا ثواب (فلاں) کی روح کو پہنچا' حضرت خاتمین اور سب انبیاء علیہم السلام کے طفیل سے اور تیرے سب بندگان صالحین اور ملائکہ مقربین کے طفیل سے اپنی رحمت سے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

زکوٰۃ کا بیان

ہر عاقل بالغ آزاد صاحب نصاب پر ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ کی ادائی فرض ہو صاحبِ نصاب وہ ہے جو کم سے کم پچاس روپے کا مالک ایک سال تک رہے' زکوٰۃ کی مقدار نقد رقم کا چالیسواں حصہ ہے یعنے دوسو روپے ہوں تو پانچ روپے اور سونا بیس مثقال ہو تو نصف مثقال یعنے سوا دو ماشہ اور چاندی دوسو درہم ہو تو پانچ درہم یعنے ا تولہ ۵ ماشہ۔ گائے' بھینس تیس یا چالیس ہوں تو ایک گائے یا بھینس اور بکرے چالیس ہوں تو ایک بکرا اور جو زراعت برسات کے پانی سے ہو تو اس کے اناج سے دسواں حصہ دیں' اگر ہاتھ سے پانی باندھتے ہوں تو بیسواں حصہ دیں' رہنے کا گھر اور خانگی اسباب وغیرہ جو اپنے تصرف میں ہو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے (از تحفۃ المومنین و غایۃ الاوطار و نور الہدایہ)۔

عُشر کا بیان

جس طرح فرمان خدا وَاٰتو الزَّ کوٰۃ ادا کرو تم (اپنے مال سے زکوٰۃ) اوراس کے مانند دیگر آیات سے مالداروں پر ہر سال زکوٰۃ کی ادائی فرض ہے اسی طرح فرمان خدا **وَانفِقُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہ وَلَا تلقوا بایدیکم انی التھلکۃ وَاَحسنوا اِنَّ اللّٰہ یُحِبُّ الْمُحسنین** ۔اورخرچ کیا کرواللہ کی راہ میں اوراپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالواورنیکی کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو اوراس کے مانند دیگر آیات سے خدا کی راہ میں خرچ کرنا مالداروں کے سوائے فقیروں اورمسکینوں پر بھی فرض ہے اوروہ مقدار عشر ہے جس کو حضرت مہدی موعود خلیفتہ اللہ نے بیان فرمایا ہے پس ہرنئ آمدنی اور ہر نئے رزق حاصل کاعشر کماحقہ یعنے پورا دسواں حصہ خدا کی راہ میں دینا مالداروں ٗفقیروں اورمسکینوں سب پر فرض ہے۔چنانچہ نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا جو کچھ رزق خدا تم کو دے تھوڑا ہو یا بہت اس کاعشر (راہ خدا میں) دو (از حاشیہ شریف) فرمان خدا **مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عُشْرُ اَمْثَالِھَا ط** جو کوئی لے کر آئے نیکی تو اس کے لئے اس کا دس گنا ہے کے بموجب جو شخص اپنی ہرنئ آمدنی کاعشر کماحقہٗ یعنے دسواں حصہ پورا راہ خدا میں دے اس کے باقی مال کا محاسبہ اس کے ذمہ باقی نہیں رہتا اور جو عشر سے کم دے اسکے ذمہ محاسبہ باقی رہتا ہے۔چنانچہ نبیؐ نے فرمایا ہے: ''**لحلالِھَا حسابٌ ولحرامھَا عذابٌ وَطَیبُّھا بِلا حســـاب**'' ترجمہ: دنیا کے رزق حلال کے لئے محاسبہ ہے اوراس کے رزق حرام کے لئے عذاب ہے اوراس کے رزق طیب کے لئے محاسبہ نہیں (از نقلیات میاں عبدالرشیدؒ)

فطرہ کا بیان

صدقہ عید الفطر کی ادائی ہر دو مرد و زن پر فرض ہے اس کی مقدار ایک صاع یعنے سوا دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت ہے اگر عید کے روز فطرہ نہ ادا کر سکے تو اس کے بعد جب موقع ملے ادا کرنا چاہیئے ۔دینے میں تاخیر کرنے سے ہرگز اپنے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا اور مالک پر غلام کا صدقہ ٗفطر واجب ہے (از نورالھدایہ و دریہیہ و خلاصتہ الفقہ) دس سال سے زائد عمر کے لڑکوں کو فطرہ ان کے ماں باپ پر ان کے زمانہ بلوغ تک اور لڑکیوں کا فطرہ اُن کی کتخدائی تک واجب ہے۔

فرمان خدا اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلفُقرَاءِ وَالْمَسَاكِيْن سوائے اس کے نہیں کہ خیرات فقیروں اورمحتاجوں کے واسطے ہے کہ بموجب زکوٰۃ عشر صدقہ فطر وغیرہ فقیروں اور مسکینوں ہی کا حق ہے اسی لئے گروہِ مبارک میں یہ عملدرآمد ہے کہ ہر قسم کی خیرات مرشدوں اوران کے ساتھ رہنے والے فقیروں اوردیگر مساکین کو دی جاتی ہے۔ جو اہل بیت سے ہو اور حالتِ اضطرار میں نہو اس پرواجب ہے کہ کسی کا صدقہ زکوٰۃ معلوم ہونے پر نہ لے اور دیگر مساکین کو دینے کی ہدایت کرے۔(رشدی)

روزہ کا بیان

رمضان کے روزے فرض ہیں۔ روزے کے چار ارکان ہیں۔ (۱) نیت کرنا (۲) کھانے (۳) پینے اور(۴) جماع سے دور رہنا' روزہ کی نیت رات سے دوپہر دن کے آگے تک درست ہے اگر کوئی روزہ دار قصداً کھائے یا پئے یا جماع کرے تو اس پر قضا اور کفارہ لازم ہے' کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرے' اگر یہ طاقت نہ ہو تو ساٹھ روزے پے درپے رکھے' ان پانچ دنوں کو چھوڑ کر جن میں روزہ حرام ہے یعنے عیدین کے دو دن اور تشریق کے تین دن اورعورت ہوتو حیض و نفاس کے دن بھی چھوڑ دے' اس کے سوائے اگر ایک روزہ بھی درمیان میں چھوٹے تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھے۔ اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو جب اپنے یا اپنے بچہ کی جان کا خوف رہے یا بیمار کو بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو اس کا افطار کرنا (یعنے روزہ چھوڑنا) درست ہے' اور مسافر کو اختیار رہے خواہ روزے رکھے یا افطار کرے' پھر جب یہ چاروں کا عذر دفع ہو تو قضا کریں اور حیض ونفاس والی عورت بھی پاک ہونے کے بعد جتنے روزے قضا ہوئے ہوں ادا کرے اور اگر کوئی نہایت بڑھاپے کے سبب سے روزہ نہ رکھ سکا تو ہر روزہ کے بدلے میں ایک مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار فدیہ دیوے اور پھر طاقت آنے پر قضا روزے رکھے(از تحفۃ المومنین وخلاصۃ الفقہ)

روزہ رکھنے کی نیت

نَوَيتُ اَنْ اَصُومَ غَدًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَرْضُ اللّٰه تَعَالٰى عَلَّىَ اَللّٰهُمَّ فتقبَّلْ

مِنِّی وَتَمِّم بَالْخَیر وَالْعَافِیَۃ (ترجمہ) میں نے نیت کی ہے کہ کل کا دن روزہ رکھوں ماہ رمضان کا جو مجھ پر فرض ہے یا اللہ تو قبول فرما میرا روزہ اور خیر و عافیت کے ساتھ اس کو پورا کر۔

روزہ کھولنے کی نیت

(ترجمہ) الٰہی میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں۔

حج کا بیان

حج تمام عمر میں ایک بار فرض ہے، اس کے فرض ہونے کے نو شرائط ہیں: (۱) مسلمان ہو (۲) آزاد ہو (۳) عاقل و بالغ ہو (۴) تندرست ہو (۵) آنکھ والا ہو (۶) توشہ اور سواری کا خرچ رکھتا ہو (۷)، تا واپسی اہل و عیال کے نفقہ کا انتظام کر سکتا ہو (۸) راستے میں امن ہو (۹) عورت ہو تو اس کا رفیق محرم ہو۔ حج کے فرائض تین ہیں: (۱) احرام باندھنا (۲) عرفات میں ٹھیرنا (۳) بیت اللہ کا طواف یعنے طواف الزیارت کرنا۔ حج کے واجبات پانچ ہیں: (۱) مزدلفہ میں ٹھیرنا (۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا (۳) جمرات کو کنکر مارنا (۴) سر کے بال کترانا یا منڈھوانا (۵) طواف الوداع کرنا، اوران آٹھ امور کے سوا باقی سنت یا مستحب ہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں اور ان کے قبل احرام باندھنا مکروہ ہے۔ (از نور الہدایہ وتحفۃ المومنین)

ایام تشریق کا بیان

ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ سے تیرھویں تاریخ تک ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ ان ایام میں نویں تاریخ کی صبح کی نماز سے تیرھویں کی عصر تک فرض نماز کے بعد مندرجہ ذیل تکبیر تین بار پڑھنا واجب ہے۔

تکبیر ایام تشریق

اَللّٰهُ اَکْبَرْ اَللّٰهُ اَکْبَرْ لَا اِلٰهَ اِلَا اللّٰهَ وَاللّٰهُ اَکْبَر اَللّٰهُ اَکْبَرْ وَلِلّٰهِ الْحَمْد۔

احکام قربانی: ہر مرد و زن صاحب نصاب پر عید الضحیٰ یعنے ذی حجہ کی دسویں تاریخ کی صبح سے بارھویں تاریخ کی شام

تک بکرا بکری مینڈھا مینڈھی، دنبہ کوئی ایک جانور ایک شخص کی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے اگر کسی نے قربانی ترک کی اور ایام اس کے گذر گئے اگر خرید چکا ہو تو زندہ اس کو ورنہ اس کی قیمت تصدق کرے یعنی خدا کی راہ میں دیوے۔

تقسیم گوشت قربانی: قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ راہ خدا میں دیں ایک حصہ قرابتداروں دوستوں میں خرچ کریں۔ ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے خرچ میں لائیں، قربانی کے جانور کی کھال کو قصائی کی اجرت میں دینا درست نہیں، اس کھال کو یا اس کی قیمت کو للہ دیوے یا اس سے اپنی کوئی ضرورت کی چیز مشک وغیرہ بنائے (نور الہدایہ و درمختار)

عیدالضحٰی کی قربانی کی نیت: اگر قربانی دینے والا خود ذبح کرے تو یوں کہے **اَللّٰھُمَّ ھٰذَا فِدَائِی لَحْمُہٗ بِلَحْمِیْ دَمُہٗ بِدَمِیْ وَعَظْمُہٗ بِعَظْمِیْ اَللّٰھُمَّ ھذا مِنْکَ وَلَکَ فَتَقَبَّلْ مِنِّی کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَاِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِکَ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ** (ترجمہ): اے اللہ یہ میرا فدیہ ہے اس کا گوشت میرے گوشت کے عوض میں، اس کا خون میرے خون کے عوض میں، اس کی ہڈیاں میری ہڈیوں کے عوض میں ہیں، اے اللہ یہ قربانی تیرے ہی طرف سے اور تیرے ہی لئے ہے پس تو قبول فرما مجھ سے جیسا کہ قبول فرمایا تو نے اپنے خلیل ابراہیمؑ سے اور اپنے ذبیح اسمٰعیلؑ سے پاک ہے اللہ **بسم اللّٰہِ اللہ اکبر**)

اگر دوسرا شخص ذبح کرے تو یوں کہے: **اَللّٰھُمَّ ھٰذَا فِدَاءُ بِفُلَانٍ لَحْمُہٗ بَلَحْمِہٖ دَمُہٗ بِدَمِہٖ وَعَظْمُہٗ بِعَظْمِہٖ اَللّٰھُمَّ ھذا مِنْکَ وَلَکَ فَتَقَبَّلْ مِنْہُ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَاِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِکَ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر** (ترجمہ اے اللہ یہ فدیہ ہے فلاں کا، اس کا گوشت اس کے گوشت کے عوض میں، اس کا خون اسکے خون کے عوض میں، اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے عوض میں ہیں (اے اللہ یہ قربانی تیرے ہی طرف سے اور تیرے ہی لئے ہے پس تو اس کو قبول فرما، جیسا کہ قبول فرمایا تو نے اپنے خلیل ابراہیمؑ سے اور اپنے ذبیح اسمٰعیلؑ سے پاک ہے اللہ، **بسم اللّٰہِ اللہ اکبر**) جب کبھی کوئی حلال جانور مرغ مرغی وغیرہ ذبح کرنا ہو تو یہ الفاظ کہے **سُبْحَانَ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر** (از حرز المصلین)

عقیقہ کا بیان

جو بچہ یا بچی پیدا ہو‘ اس کی ولادت کے ساتویں روز اس کے سر کے بال نکالنے اور اسکی جانب سے خدا کی راہ میں قربانی دینے کو عقیقہ کہتے ہیں‘ بچہ پیدا ہونے کے ساتویں دن سے اس کے جوان ہونے سے پہلے تک اس کا عقیقہ ماں باپ کے ذمہ ہے اور سنت موکدہ ہے اگر وہ صاحب مقدور ہو کر بھی نہ کریں تو گنہگار ہوں گے ورنہ نہیں ۔بہر صورت جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو ایک بار عقیقہ کی نیت سے قربانی اس کے سنت موکدہ ہے‘ نومولود بچہ یا بچی کے عقیقہ کا دستور یہ ہے کہ تولد کے ساتویں روز یا اور کسی طاق مدت میں جس وقت ہو سکے اس کے سر کے بالوں کو منڈوا کر لڑکا ہو تو اس کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی ہو تو اُس کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کریں اور لڑکے یا لڑکی کے سر کے بالوں کے ہم وزن چاندی یا سونا خدا کی راہ میں خیرات کریں اور عقیقہ کا گوشت سب کا سب لِلّٰہ تقسیم کر دینا افضل ہے ۔اور قربانی کے گوشت کے موافق اس کا خرچ کرنا بھی جائز ہے (طیبی شرح مشکوۃ وغیرہ)

ذبح عقیقہ کی نیت

اگر ذبح کرنے والا خود لڑکے کا باپ ہو تو اس طرح نیت کرے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَوَیْتُ اَنْ اَذْبَحَ عَقِیْقَةَ اِبْنِیْ فَلَاں دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لِابْنِیْ مِنَ النَّارِ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ** ط (ترجمہ) اے اللہ میں نے نیت کی ہے کہ ذبح کروں عقیقہ اپنے بیٹے فلاں کا‘ اس کا خون اُس کے خون کے بدلے میں‘ اس کا گوشت اُس کے گوشت کے بدلے میں‘ اس کی ہڈیاں اُس کی ہڈیوں کے بدلے میں اس کی جلد اُس کی جلد کے بدلے میں اور اس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں۔ اے اللہ بنا دے اس کو فدیہ میرے بیٹے کا عذاب دوزخ سے۔ پس پاک ہے اللہ بسم اللہ اللہ اکبر۔

اگر لڑکی کا عقیقہ ہو اور ذبح کرنے والا خود لڑکی کا باپ ہو تو یوں کہے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَوَیْتُ اَنْ اَذْبَحَ عَقِیْقَةَ بِنْتِیْ فَلَاں دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لِبِنْتِیْ مِنَ النَّارِ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ**

اکبَـرْ (ترجمہ: اے اللہ میں نے نیت کی ہے کہ ذبح کروں عقیقہ اپنی بیٹی فلاں کا' اس کا خون اُس کے خون کے بدلے میں' اس کا گوشت اُس کے گوشت کے بدلے میں' اس کی ہڈیاں اُس کی ہڈیوں کے بدلے میں اس کی جلد اُس کی جلد کے بدلے میں اور اس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں۔ اے اللہ بنادے اس کو فدیہ میرے بیٹی کا عذاب دوزخ سے۔ پس پاک ہے اللہ بسم اللہ اللہ اکبر۔

عقیقہ ذبح کرنے والا باپ نہو ہو دوسرا شخص ہوتو **عَقِیْقَه اِبْنِیْ فلاں کی جگه عقیقهة فلاں** کہے اور **فِدَاءً لِابْنِیْ مِنَ النَّار کی جگه فِدَاءً مِنَ النَّار** کہے۔

احکام نکاح

مرد اور عورت دونوں کے لئے نکاح سنت موکدہ ہے اور شہوت کے غلبہ اور خوف زنا کی حالت میں واجب ہے (کنز الدقایق) نکاح کی تین شرطیں ہیں' ایجاب وقبول اور دو گواہ' اگر لڑکی نابالغہ ہوتو بغیر ولی کے موجود ہونے کے نکاح جائز نہیں (غایۃ الاوطار)

ایجاب وقبول میں ایک کا کہنا دوسرا سننا شرط ہے یعنے عورت کا کہنا مرد اور مرد کا کہنا عورت کا سننا ضروری ہے اگر یہ بات نہ ہو سکے تو وکیل کا سننا بھی کافی ہے' وکیل موکل کی جائے پر ہے عورت کی خاموشی بھی اس کی قبولیت کی دلیل ہے لیکن چاہئیے کہ وکیل جو عورت کو سناتا ہے ہر دو گواہ سن لیں۔ یہ بھی شرط ہے کہ ہر دو گواہ عاقل بالغ مسلمان اور آزاد رہیں۔ (تحفۃ المومنین)

نکاح بغیر ذکر مہر کے بھی درست ہے اگر مہر کا ذکر بوقت نکاح نہ کیا جائے تو مہر مثل یعنے زوجہ کی بہن یا پھوپی وغیرہ کی مہر کی مقدار کی ادائی لازم ہوتی ہے اور مہر کی ادائی فرض ہے اور اس کو عورت کا بخوشی معاف کرنا بھی جائز ہے اس کی مقدار کم سے کم دس درہم ہے اس سے کم جائز نہیں۔ اس سے زیادہ جہاں تک مرد کی طاقت ہو جائز ہے' طاقت سے زیادہ جائز نہیں (نور الہدایہ وغیرہ)

حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے حضرت مہدیؑ کے فرمان سے آنحضرتؐ کی اولاد کے لئے گیارہ اوقیہ اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ارشاد سے بندگی میاں کی اولاد کے لئے دس اوقیہ اور دیگر شرفا شیوخ و

افاغنہ کے قرارداد سے ان کی اولاد کے لئے نو اوقیہ مہر کی مقدار مقرر ہے حسب مقدور اوقیہ زر سرخ کے باندھیں یا سیم خالص کے یا اسی مناسبت سے گیارہ سو روپے یا دس سو روپے یا نو سو روپے مہر مقرر کریں جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھتے ہوں حسب رضامندی طرفین مہر باندھیں ۔

خطبۂ نکاح از عالم باللہ میاں عبدالملک سجاوندیؒ

خلیفہ حضرت شاہ دلاور رضی اللہ عنہٗ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

حمد بر کمال وثناء بے مثال حضرت ذوالجلال کہ ثناء اوست **اَللّٰه جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَال تَعَالَتْ آلَاءُهٗ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَائُهٗ** در ذکر محامد ذات قدیم ومدائح تقدس صفات لمستدیم نوعروسان طبائع بگلزار صنائع چوں عنادل فصیح وصلاصل ملیح بر تخت زفاف در جلوہ بلسان حال ایں مقال می سرایند **سُبْحَانَ الَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضَ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْن** ۔ بشرائط ایجاب وقبول بقول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہٖ وسلم کہ فرمود **اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِىْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ** بحضور شرفاء کرام اہل اکرام پرسیدہ می آید کہ حکم وکالت مرترا ثابت است (تین بار وکیل سے پوچھیں وکیل جواب میں کہے آرے ثابت ۔ است پھر وکیل کو مخاطب کر کے کہیں) نفس مساۃ فلاں بنت فلاں را با فلاں ابن فلاں بہ بدل مہر نہ اوقیہ زر سرخ خالص کہ نصف آں چہار ونیم اوقیہ باشد با شرائط ہا کہ مذکور اند شش ماہ در حال اقامت و یک سال بحالت سفر اگر ذات میاں مذکور بذات مساۃ مذکورہ نرسد پس اختیار مساۃ مذکورہ بدست او باشد بدیں شرط و بدیں مہر بزنی کردہ دادی (تین بار وکیل سے یہ اقرار لیں اور وکیل جواب میں کہے آرے کردہ دادم ۔ پھر نوشہ کو مخاطب کر کے یہ کہیں) اے کہ تو حری و عاقلی و بالغی در مجلس مسلمانان حاضر آمد نفس مساۃ فلاں بنت فلاں را بہ بدل مہر نہ اوقیہ زر سرخ خالص کہ نصف آں چہار ونیم اوقیہ باشد با شرائط ہا کہ مذکور اند شش ماہ در حال اقامت و یک سال بحالت سفر اگر ذات تو بذات مساۃ مذکورہ نرسد پس اختیار او بدست او باشد بدیں شرط و بدیں مہر بزنی خواستی وقبول کردی (نوشہ جواب میں کہے آرے

خواستمش وقبول کردمش (اس کے بعد یہ کہیں) شرائط اینست شرط اول وقتیکہ زن مہر طلب کند اگر موجود باشد بدہد ورنہ وعدہ کردہ ادا نماید یا معاف کناند بہر حال رضامند کند شرط دوم از نان ونفقہ محتاج ندارد سوم از رفتن بخانہ مادر و پدر مانع نشود وشرط چہارم در دائرہ دین در مہدویاں بماند اللہ تعالیٰ مبارک کناد۔

خطبۂ نکاح از بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہؒ

برحکم سبحانی وتنزیل آیات آسمانی **كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِی فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی وَلَا یَنْعَقِدُ عُقْدَةُ النِّكَاحِ اِلَّا بِحَضْرَةِ الشَّاهِدِیْنِ الْعَاقِلِیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ** (یہ کہکر تین بار وکیل سے پوچھیں کہ حکم وکالت مرترا ثابت است؟ حکم وکالت تمہارے لئے ثابت ہے؟ وکیل جواب میں کہے آرے ثابت است یعنے ہاں ثابت ہے پھر وکیل سے مخاطب ہو کر کہیں۔

بہدل مہر مبلغ (یازدہ) ۱۱ اوقیہ زر سرخ خالص بوزن مکہ حرسہا اللہ تعالیٰ عن الآفات والبلیات کہ نصف آں پنج ونیم اوقیہ باشد نفس مسماۃ فلاں بنت فلاں زا بہ فلاں ابن فلاں با چہار شرط شرعی بزنی کردہ دادی؟ (تین بار وکیل سے یہ سوال کریں اور وکیل جواب میں کہے آرے کردہ دادم یعنے ہاں میں نے یہ عقد کر دیا۔ پھر نوشہ سے مخاطب ہو کر کہیں)

اے کہ تو حری و عاقلی و بالغی در مجلس اہل اسلام حاضر آمدی بہدل مہر مبلغ یازدہ اوقیہ زر سرخ خالص بوزن مکہ حرسہا اللہ تعالیٰ عن الآفات والبلیات کہ نصف آن پنج ونیم اوقیہ باشد نفس مسماۃ فلاں بنت فلاں را با چہار شرط شرعی بزنی خواستی و قبول کردی؟ (نوشہ جواب میں کہے: آرے خواستمش وقبول کردمش یعنے ہاں میں اس کا خواستگار رہوا اور اس کو قبول کیا۔ تین بار نوشہ سے یہ اقرار لے کر شرائط اس طرح بیان کریں:

شرط اول آنکہ زن را از نان ونفقہ یعنے از خرچ لابد بہ کسے عنوان محتاج ندارد وزن را در ستر دارد و بہ ہیچ وجہ از جانب خود ایذا نہ رساند۔

شرطِ دوم آنکہ درمدت شش ماہ درحضر و یکسال درسفر اگر ذات تو بہ مسماۃ مذکورہ نہ رسد پس اختیار او بدست او باشد۔

شرطِ سوم: آنکہ ہرگاہ زن مہر طلب کند بلا عذر بدہد اگر موجود نباشد وعدہ کند و برساند یا معاف کند بہر حال رضامند بکند

شرطِ چہارم: آنکہ در دائرہ دین بماند واز رفتن بخانۂ والدین زن را مانع نہ شود' یہ شرایط یا ان کا ترجمہ بعد خطبہ نوشہ کو سنائیں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ مبارک کنا دیعنے اللہ تعالیٰ مبارک کرے کہہ دیں کہ یہی دعا سب دعاؤں سے بہتر اور جامع دُعا ہے۔

شرائط کا اُردو ترجمہ

پہلی شرط یہ ہے کہ زوجہ کو نان و نفقہ یعنے ضروری خرچ کی ادائی میں کوئی کوتاہی نہ کرے' زوجہ کو پردہ میں رکھے اور اپنی جانب سے کوئی تکلیف نہ پہنچائے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ حالتِ قیام میں چھ مہینے کی مدت میں یا حالتِ سفر میں ایک سال کی مدت میں زوجہ سے اپنا ذاتی تعلق ہوجانا چاہیئے ورنہ اس کو یہ اختیار رہوگا کہ چاہے تو نکاح میں رہے یا نکاح کو فسخ کردے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ جس وقت زوجہ مہر طلب کرے بے عذر ادا کردے اگر موجود نہ ہو تو وعدہ کرکے ادا کرے یا معاف کرائے بہر حال رضامند کرے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ دائرہ دین میں رہے اور زوجہ کو اس کے والدین کے گھر جانے سے منع نہ کرے۔

احکامِ رضاعت

رضاع یا رضاعت کی تعریف یہ ہے کہ کوئی بچہ یا بچی اپنی ماں یا اس کے سواء کسی اور عورت کا دودھ اپنی شیر خوارگی کی مدت میں یعنے دو یا ڈھائی سال کے اندر پی لے' خواہ چھاتی کو منھ لگا کر پئے یا چمچہ وغیرہ سے پلایا جائے تھوڑا ہو یا بہت اس سے رضاعت حقیقی ثابت ہوتی ہے اور اسی کے حق میں فرمان رسول اللہؐ ہے **یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاع**

مَایُحَرَمُ مِنَ النَّسَبِ (ترجمہ:حرام ہوتا ہے رضاع سے جوحرام ہوتا ہے نسب سے) یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے بیان کی ہے پس ایسا رشتہ دودھ کا جس لڑکے اور لڑکی کے درمیان ثابت ہو مانند نسبی بھائی بہن کے ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ان کا نکاح قطعاً جائز نہیں اور اگر دو ڈھائی سال سے زیادہ عمر میں دودھ پینا ثابت ہوتو اس سے بھی رضاعت حکمی ثابت ہوتی ہے جس سے جواز نظر ثابت ہوتا ہے اس صورت میں نکاح کی اجازت ورخصت تو ہے لیکن اس سے احتراز اولی اور مبنی برعزیمت ہے اور دربہیہ میں ہے **وَیَجُوزُ اِرْضَاعُ الْکَبِیْرِ وَلَو کَانَ ذَالْحِیَّۃِ لِتَجوِیْزِ النظر** (ترجمہ:اور جائز ہے دودھ پلانا بڑی عمر والے کو اگرچہ داڑھی رکھتا ہو واسطہ جواز نظر کے'(دربہیہ مطبوعہ ۳۴) پس اس سے ظاہر ہے کہ بڑی عمر میں دودھ کا رشتہ مانع نکاح نہیں لیکن جواز نظر کی حد تک حکم رضاعت میں داخل ہے۔

احکام طلاق وخلع وظہار وایلا ومفقود

طلاق تین قسم پر ہے طلاق رجعی اس کو کہتے ہیں صریح لفظ طلاق ایک بار یا دو بار کہے اسمیں نیت شرط نہیں' اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر رجوع کرے' پھر نکاح کی حاجت نہیں اگر عدت کے اندر رجوع نہ کرے طلاق بائن ہوجائے گی پھر تازہ نکاح ضروری ہوگا اور جو الفاظ کہ طلاق کیلئے موضوع نہیں فقط جدائی پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے تجھے میں نے چھوڑ دیا یا میرے گھر سے چلی جا اور ایسا ہی کوئی لفظ ایک یا دو طلاق کی نیت سے کہا تو بی بی کیلئے طلاق بائن واقع ہوگی اور تین طلاق کی نیت سے کہا تو تین طلاق واقع ہونگے اور باندی کے لئے دو طلاق واقع ہوتے ہیں جو تین طلاق کی جگہ پر ہیں:۔

طلاق مغلظہ وہ ہے کہ طلاق کے الفاظ صریحہ سے ہو یا الفاظ کنایہ سے طلاق کی نیت سے تین طلاق کہے اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک وہ عورت دوسرے کے نکاح میں نہ آوے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے اور عدت کے ایام گذر جائیں تب تک پہلے شوہر سے اس کا نکاح درست نہیں' اگر کسی نے اپنی عورت کو کہا تجھ کو طلاق ہو طلاق ہو طلاق ہو' ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور ایسا ہی کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ایک ہی طلاق بائن واقع ہوگی اور عاقل و بالغ نشہ یا غصہ کی حالت میں یا کسی کے ڈرانے سے طلاق دے تو صحیح ہے' لڑکے اور دیوانے کی طلاق صحیح نہیں ۔(تحفۃ المومنین)

خلع: اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنے مرد کو کچھ مال دیکر طلاق لیوے مثلاً مرد اور عورت میں مخالفت آ جائے اور حرج کا سبب ہو تو **خلع** جائز ہے حرج نہیں تو مکروہ ہے، زیادتی خاوند کی طرف سے ہے تو بدلا **خلع** کا لینا مکروہ تحریمی ہے اور زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو جتنا اس کو دیا ہے اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے۔ چنانچہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ لیوے مرد اُس عورت سے جس سے **خلع** کرے زیادہ اس سے کہ دیا ہے اس کو اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور حدیث میں ہے کہ **خلع** ایک طلاق بائن ہے (نور الہدایہ وتحفۃ المومنین)

ظہار: اس کو کہتے ہیں کہ مرد اپنی عورت کو ان عورتوں کے اعضاء کے ساتھ تشبیہ دے جو اس پر حرام ہیں جیسے کہا تو مجھ پر حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ یا سر یا پیٹ یا ران ایسی تشبیہ دینے سے عورت اس پر حرام ہو جائیگی اسکا کفارہ روزے کے کفارے کے مانند ہے، جب کفارہ دے حرمت اٹھ جائے گی کفارہ دینے کے آگے وطی کیا تو توبہ و استغفار لازم ہے (تحفۃ المومنین)

ایلاء: اس کو کہتے ہیں کہ مرد قسم کھائے کہ اپنی عورت سے چار مہینے تک نزدیکی نہ کروں گا، مدت ایلاء کی بی بی کے واسطے چار مہینے ہیں اور باندی کیلئے دو مہینے مدت ایلا سے کم قسم کھائیگا تو ایلا ثابت نہ ہوگا، مدت ایلاء میں وطی کیا تو حانث ہوا یعنے قسم کو توڑا تو قسم کا کفارہ لازم ہے، وہ یہ ہے کہ ایک بردہ آزاد کرے، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا کپڑا پہنائے اتنا کہ اثر بدن ڈھپے اگر یہ کچھ نہ ہو سکے تو پے در پے تین روزے رکھے اور اگر ایسا کہا کہ چار مہینے تک تجھ سے نزدیکی کروں تو مجھ پر حج یا روزہ یا صدقہ یا آزاد کرنا غلام کا لازم ہے تو اسکو ادا کرے اسکو جزا کہتے ہیں اور اگر اس مدت میں اس سے وطی نہ کیا تو طلاق بائن ہو جائے گی۔ (تحفۃ المومنین)

مفقود: اس مرد کو کہتے ہیں جو گم ہوا اور اُس کی موت و حیات معلوم نہ ہو جب تک نو دبرس نہ گذریں اس کی عورت پر تفریق کا حکم روا نہیں، نو دبرس کے بعد اس کی موت کا حکم کر سکتے ہیں اور اس کا مال وارثوں پر تقسیم کرنا جائز ہوتا ہے مگر جو وارث حکم کے آگے مر گیا وہ محروم ہوگا، امام شافعیؒ کے مذہب میں چار برس کے بعد تفریق درست ہے (نور الہدایہ وتحفۃ المومنین)

احکام عدت

عدت اس انتظار کا نام ہے جو عورت کو بعد طلاق یا شوہر کی موت کے لازم ہے عدت بعد موت شوہر یا طلاق یا فسخ نکاح کے فوراً شروع ہو جاتی ہے' حرہ کا شوہر مر جائے تو عدت اس کی چار مہینے دس دن ہیں' جس حرہ عورت کو بعد خلوت طلاق دی جائے (خواہ رجعی ہو یا باین) یا فسخ نکاح ہوا گر اس کو حیض آتا ہو تو تین حیض اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت واجب ہوگی، لیکن حیض میں طلاق دی جائے تو وہ حیض محسوب نہ ہوگا اور حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک ہے (غایۃ الاوطار وغیرہ)

اہمیت ترک دنیا و توبہ قبل از غرغرۂ مرگ

حضرت شاہ خوندمیرؒ نے عقیدۂ شریفہ میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ترکِ حیات دنیا کے متعلق یہ فرمانِ خدا پیش فرمایا **وَمَن عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّه حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنُجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** (ترجمہ: جو شخص عمل صالح (نیک عمل) کرے گا مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ وہ مومن ہو ہم جلائیں گے اسکو پاکیزہ زندگی اور ان کو (آخرت میں بھی) ان کے بہترین اعمال کا ضرور صلہ دیں گے۔ حضرت مہدیؑ نے حکم خدا سے فرمایا عمل صالح یعنے نیک عمل جس سے حیات طیبہ روزی ہوتی ہے' ترکِ حیات دنیا ہے نیز آنحضرتؐ کا فرمان ہے کہ اگر کوئی شخص ہماری سچائی کو معلوم کرنا چاہے تو کلام خدا اور رسول اللہؐ کی اتباع کو ہمارے احوال و اعمال میں ڈھونڈے اور سمجھ لے (عقیدۂ شریفہ مطبوعہ) مخالفان حضرت مہدیؑ کا یہ اعتراض کہ مہدویوں کا ترک دنیا کرنا اتباع رسولؐ کے خلاف ہے سراسر غلط ہے' چنانچہ تفسیر قادری میں لکھا ہے۔ **قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً** (ترجمہ: اللہ تعالےٰ کا قول ہے پھر جو کوئی امید رکھے خدا کے دیدار کی تو چاہئیے کہ کرے عمل صالح) تفسیر بحر مواج (مولفہ حضرت علامہ قاضی شہاب الدینؒ) میں لکھا ہے کہ عمل صالح پیغمبر صلعم کی متابعت اور سنت پر چلنا ہے ظاہر میں تو ترکِ دنیا کرنا فقیری اختیار کرنا ہمیشہ عبادت میں مشغول و مصروف رہنا ہے اور باطن میں خلق سے ٹوٹنا حق سے ملنا یعنے غیر خدا کو

دیکھنے سے ہمت کی آنکھ بند کرلینا اور حضرت مولیٰ کی دید کے سوا نہ کھولنا (تفسیر قادری جلد دوم مطبوعہ نول کشور صفحہ ۹، ۱۰)
حضرت میاں سید میراں جیؒ خلیفہ حضرت شاہ نصرت مخصوص الزماںؒ نے رسالہ فرائض میں بیس فرائض اعتقادی اور دس فرائض عملی تحریر فرمائے ہیں۔ فرائض عملی میں پہلا فرض ترکِ دنیا اور نواں فرض غرغرہ لگنے سے پہلے حالتِ حیات میں توبہ کرنا ہے۔ (رسالہ فرائض مطبوعہ صہ۹) چنانچہ حضرت رسول اللہ صلعم نے **فرمایا مَنْ تَابَ اِلَی اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ یَغَرْغَرَقُبِلَ مِنْہ** ' (از جامع صغیر جلد دوم حافظ سیوطی مطبوعہ مصر صہ ۱۵۱) (ترجمہ: جو شخص اللہ کی طرف رجوع ہوا یعنے توبہ کیا غرغرہ لگنے سے پہلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے) تفسیر عین المعانی میں لکھا ہے کہ جو توبہ کرنے والا موت سے دم بھر پہلے بھی توبہ کرتا ہے تو ملائکہ تحسین و آفرین کے طور پر کہتے ہیں کہ تو (خدا کی طرف) کیا جلدی آیا اور تو نے کیا خوب عجلت کی اور اسی قول کا موید ہے وہ جو فرمایا رسول مقبول نے بیشک اللہ قبول فرماتا ہے توبہ بندہ کی جب تک کہ غرغرہ نہ لگے (تفسیر قادری جلد اور صفحہ ۲۵۵ مطبوعہ نول کشور)۔ لہذا ہر مہدوی جو حالتِ صحت وقوت میں ترک دنیا نہ کیا ہو' مرد ہو یا عورت اسکا فرض ہے کہ آخرت کی بھلائی کے لئے غرغرہ لگنے سے پہلے توبہ اور ترکِ دنیا کرے اور اس طرح کہے کہ میں توبہ کرتا ہوں گناہ کبیرہ و گناہ صغیرہ سے اور ترکِ دنیا کرتا ہوں اللہ کے واسطے' تین بار یہ اقرار کرے اور عورت ہو تو میں توبہ کرتی ہوں اور ترکِ دنیا کرتی ہوں اللہ کے واسطے تین بار کہے اور ذکر خدا یعنے **لَآ اِلٰــہَ ھــوں نھیں اِلَّا اللّٰہ تو ھے** کہنے میں مشغول رہے اور پاس والے بھی یہی ذکر کرتے رہیں۔ یہی ذکر اثباتِ ذاتِ حق اور نفی وجود غیر حق ہے جس کو امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ پہر فرض فرمایا ہے اور وقتِ آخر کلمہ **لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہ** کی تلقین کے بارے میں یہ حدیث شریف ہے حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ دونوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم اپنے مردوں کو (یعنے جو لوگ مرنے کے قریب ہوں ان کو **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** کی تلقین کرو۔ یہ حدیث مسلم نے روایت کی ہے (از مشکوٰۃ شریف حصہ اول مترجم مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس دہلی) مترجم تلقین پر حاشیہ لکھا ہے تلقین کیا کرو یعنے ان کے پاس بیٹھے ہوئے خود **لَآ اِلٰــہ اِلَّا اللّٰہ** پڑھا کرو تا کہ تمہیں دیکھ کے وہ بھی پڑھنے لگے اور اس کا خاتمہ **لَآ اِلٰــہ اِلَّا اللّٰہ** پر ہو جائے نیز ترک دنیا کے شرائط طلب دیدار خدا کے اقرار کے ساتھ حسب ذیل ہیں (۱) روزی حاصل کرنے کے ذرائع ترک کرنا (۲) تدبیر کو ترک کرنا (۳) وطن و میراث کو ترک کرنا

(۴) خانماں سے ہجرت کرنا (۵) صادقوں کی صحبت اختیار کرنا' صادق اس کو کہتے ہیں جس کا مقصد خدا ہو اور عقیدہ درست رکھتا ہو' اس کا سلسلہ (از روئے عقاید و اعمال) حضرت مہدیؑ تک مستقیم ہو (رسالہ فرائض و زاد الناجی مطبوعہ)

بیان حدودِ کسب

نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے پوچھا کہ کسب کرنا کیسا ہے آنحضرتؑ نے فرمایا پہلے مومن ہونا چاہیئے پھر پوچھا کہ کوئی مومن ہو کر کسب کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ پہلی حد یہ ہے کہ خدا پر بھروسہ کرے کسب پر نظر نہ رکھے' دوسری حد یہ ہے کہ پانچ وقت نماز با جماعت ادا کرے۔ تیسری حد یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے' چوتھی حد یہ ہے کہ حرص نہ کرے' تھوڑی غذا اور ستر عورت کی مقدار کپڑے پر اکتفا کرے' پانچویں حد یہ ہے کہ پورا عشر خدا کی راہ میں دے' چھٹی حد یہ ہے کہ طالبان خدا کی صحبت میں رہے۔ ساتویں حد یہ ہے کہ ہمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے۔ آٹھویں حد یہ ہے کہ ہر دو وقت کی حفاظت کرے۔ یعنے فجر کی نماز سے طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز سے عشاء تک کوئی دنیاوی کام نہ کرے۔ نویں حد یہ ہے کہ اذاں کے بعد کام کرنا جائز نہیں اگر کرے تو وہ کسب حرام ہے' دسویں حد یہ ہے کہ جھوٹ نہ کہے جو کچھ قرآن میں آیا ہے۔ اس پر عمل کرے اور تمام ممنوعات سے پرہیز کرے۔

اگر کسب کرنے والا حدود مذکورہ کو پیشِ نظر رکھے تو خدائے تعالیٰ اس سے ترکِ دنیا کرائے گا اور اپنا دیدار اس کو عطا فرمائے گا ورنہ اس کا مومن ہونا محال ہے (از حاشیہ شریف مترجم مطبوعہ صہ۴۴)

حد حصار فقراء اہل اللہ

فقراء گروہ (اہل اللہ) کے حصار (دائرے) کی تعریف یہ ہے کہ اس کے رہنے والے اپنے جان و تن کو خدائے تعالیٰ کے حکم پر نثار کریں اور مخلوق سے کسی قسم کی احتیاج نہ رکھیں اپنی ذاتوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ میں مقید کریں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے خیرات ان فقیروں کے لئے ہے جو خدا کی راہ میں مقید ہو چکے ہیں' یعنے جنھوں نے اپنی ذاتوں کو قید کر دیا ہے غیر اللہ کی طرف مائل ہونے سے اللہ کے مراقبہ کی مجلس میں' اللہ کے ہو کر اللہ کو دیکھتے ہیں اللہ کی مراد میں اللہ کے فیصلہ سے راضی ہیں' اللہ کی بھیجی ہوئی بلاؤں پر صبر کرتے ہیں' اپنی ذاتوں کے ساتھ مجاہدہ میں اس حساب و کتاب میں

مصروف رہتے ہیں کہ نفس کے موافق یا مخاطب کس قدر عمل ہوا' روز میثاق کے عہد و پیاں کوتا دمِ مرگ نہیں توڑتے ۔ یعنے خیرات ان لوگوں کا حق ہے جن کی تعریف اللہ نے یوں کی ہے کہ وہ غیر اللہ کی طرف اپنے نفوس کو متوجہ کرنے سے رکے ہوئے ہیں' کنایتاً و اشارتاً بھی غیر اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے (از زاد الناجی مترجم مطبوعہ)

دین خدا کی فقیری کو توڑنے والی بارہ چیزیں

مرشدین پیشین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ از روئے احکام قرآن و رسولؐ و مہدیؑ حسب ذیل بارہ امور نواقض فقیری ہیں ۔ یعنے حکم صحبت کو زائل اور حق ارشاد کو ساقط کرتے ہیں ۔

(۱) زنا (۲) سود خواری (۳) جوا (۴) خون ناحق (۵) کسی شریف مرد یا عورت پر بہتان (۶) تعین اختیار کرنا (۷) رشوت دینا یا لینا (۸) جادو کرنا یا کروانا خواہ کسی کی جان لینے کے لئے ہو یا دل پھرانے کے لئے (۹) چوری (۱۰) تین روز پے در پے مزدوری کرنا (۱۱) دنیا داروں سے سوال کرنا (۱۲) نشہ آور چیز استعمال کرنا ۔(از تذکرۃ المرشدین وغیرہ)

اجماع گروہ مہدویہ کی تعریف اور اسکے شرائط

قوم مہدویہ یا گروہ مہدویہ کا اطلاق حقیقتاً تابعانِ حضرت مہدیؑ تارکانِ دنیا و طالبانِ خدا پر ہوتا ہے اور مجازاً حضرت مہدیؑ کے دعوے کو قبول کرنے والے سب مہدویوں پر باعتبار اعداد و شمار سب مہدوی قوم مہدیؑ اور گروہ مہدیؑ کے حکم میں داخل ہیں لیکن امور دینی میں بحث ورائے کے موقع پر گروہ یا قوم کے حقیقی معنیٰ معتبر ہوتے ہیں اور کاسبین بحث ورائے میں شرکت کے مجاز نہیں ہوتے بلکہ جس امر پر سب اہل ارشاد کا اجماع و اتفاق ہو اسی کے ساتھ متفق ہونا سب کاسبین کو لازم ہوتا ہے اور تارکان دنیا جو اہل ارشاد ہوں ان کے لئے لفظ حضرت و بندگی اور ان کے سوائے تمام تارکان دنیا و طالبانِ خدا کے لئے لفظ میاں و برادر دائرے میں رائج و مستعمل رہا ہے اور بیرون دائرہ رہنے والے مہدوی کاسبین ہر تارکِ دنیا کو حضرت یا میاں کہتے آئے ہیں اور عہد ولایت میں ترک دنیا و طلبِ دیدار خدا کا زبان سے اقرار فرض ہونے کی جہت سے تارک دنیا ہی اپنے نام کے ساتھ فقیر لکھنے اور خود کو فقیر کہنے کا مجاز ہوا ہے پس ہر تارک دنیا اپنے آپ کو یا اپنے طالب کو فقیر کہہ سکتا ہے ۔اس کے سوائے کوئی کسی کو فقیر کہنے یہ لکھنے کا مجاز نہیں محض تارکین دنیا اور کاسبین

میں امتیاز کے لئے بجائے مشائخین ومرشدین کے لفظ فقراء طبقہ عوام میں رائج ہے لیکن با یکدیگر مخاطبت میں **مستعمل** نہیں ۔یہی حال لفظ خادم یا خدما کا ہے کہ کہنے والا اپنے آپ کو کسی پیر کا خادم کہہ سکتا ہے لیکن کوئی پیر اپنے کسی مرید کو دینی برادر کے سواء اپنا خادم کہنے کا مجاز نہیں اور جب کبھی اجماع کا موقع آئے تو اجماع مرشدین گروہ اوران کے فقراء کا ہوتا ہے جن میں عالم بھی ہوتے ہیں اور اُمّی بھی پس اس اجماع کو فقط اجماع فقراء گروہ مہدویہ کہنا صحیح نہیں بلکہ اجماع مرشدین وفقراء گروہ مہدویہ یا اجماع مشائخین وفقراء گروہ مہدویہ کہنا لازم ہے اور اس کے انعقاد کے شرائط حسب ذیل ہیں۔

(۱) اجماع کو اجماع مرشدین وفقراء گروہ مہدویہ یا اجماع مشائخین وفقراء گروہ مہدویہ سے موسوم کیا جائے۔(۲) اہل ارشاد یا اہل بیت تارک دنیا کو لفظ حضرت یا میاں سے اور دیگر تارکین کو لفظ برادر سے مخاطب کیا جائے۔(۳) جو لوگ ترک دنیا کا اقرار کئے ہوں تاوقتیکہ وظیفہ خدمتِ سابقہ سے دست بردار نہ ہوں اور اپنا نام دنیا داروں کے دفتر سے نہ نکلوائیں ان کو رکن اجماع نہ بنایا جائے۔(۴) کسی قومی ومذہبی مقدمہ کے تصفیہ یا کسی مسئلہ مذہبی میں کسی عالم ومولوی کا جواب معرض بحث میں آئے تو اس کی تصدیق وتوثیق یا تردید وترمیم اور قول فیصل کے حصول کے لئے یا از روئے شرع شریف کسی قرارداد پر سب کا متفق ہونا لازم ہو تو اس پر اتفاق کے لئے اجماع منعقد ہوا کرے۔ جہاں کہیں اجماع کی ضرورت واقع ہو امور مذکورہ بالا کا لحاظ اس رکن اجماع کو جو داعی اجماع ہو لازم ہے بغیر ان شرائط کی پابندی کے اجماع درست نہیں اور اجماع گروہ حضرت مہدیؑ کو تا قیامت بقاء ودوام ہے چنانچہ فرمان حضرت مہدیؑ ہے مہدی ومہدویاں تا قام قیامت باشند (حاشیہ) ترجمہ: حضرت مہدیؑ اور (تابعانِ مہدیؑ) مہدوی قیامت تک قائم رہیں گے۔

وَاللہ الھادی الی الصواب منہُ المبدء والیہ المآب۔

بیان القاب وآداب تخاطب مجملاً

معیار بزرگی وعظمت حکم حق تعالیٰ سے دین داری اور پرہیز گاری ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ** (ترجمہ: بےشک تم میں بزرگ تر اللہ کے پاس وہی ہے، جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے) اس فرمان کے بموجب بزرگوں کی تعظیم وتوقیر فرض ہے نیز فرمان حق تعالےٰ ہے **اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ**

اِخْوَۃٌ (ترجمہ:سوائے اس کے نہیں کہ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں)اِس فرمان کے مطابق مومنوں کو با یک دیگر سلوک برادری واجب ہے۔نیز حضرت رسول صلعم کا فرمان ہے۔ **لَیسَ مِناَّ مِنْ لَم یرْحَمْ صَغِیْرَنا وَیُوَقِرْ کَبِیرناَ** (ترمذی)ترجمہ:وہ شخص ہم سے نہیں ہے جو اپنے چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش نہ آئے اور اپنے بڑوں کی تعظیم نہ کرے)پس از روئے دین جن کی تعظیم فرض ہے وہ باپ استاد مرشد اور دیگر بزرگان دین و خاندان ہیں' مرشد کے لئے تعظیمی الفاظ حضرت قبلہ' پیر و مرشد' خداوند خوند کار میاں وغیرہ ہیں۔باپ کے لئے حضرت قبلہ' قبلہ و کعبہ وغیرہ۔دیگر اکابر کے لئے معظمی' محترمی' مکرمی اور استاد کے لئے آقائی' مولائی محسن و مربی وغیرہ اور کلمات دعائیہ دامت برکاتہٗ 'مدظلہٗ' زاد الطافہٗ وغیرہا حسبِ موقع و محل ان مدارج میں مستعمل ہوتے ہیں اور جہاں از روئے دین یا بلحاظ عمر و منصب برادری برابری کا درجہ ہے۔برادر عزیز جناب وغیرہ ایک دوسرے کو لکھا اور کہا جاتا ہے اور کلمات دعائیہ زادعنایتہٗ دام مودتہ وغیرہا مستعمل ہوتے ہیں اور اپنے چھوٹوں کے لئے ان کے درجہ کے موافق برخوردار نور چشم' عزیز از جاں' عزیز القدر وغیرہ الفاظ مع کلمات دعائیہ طال عمرہٗ زاد قدرہٗ و دام اقبالہٗ وسلمہٗ اللہ تعالےٰ وغیرہ مرقوم ہوتے ہیں اور آخر الذکر دونوں کلمے اپنی معنوی حیثیت سے بڑوں چھوٹوں سب کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔حضرت رسول اللہ صلعم کا فرمان ہے **اَلدِّینُ کُلَّہٗ اَدَبٌ** ۔ترجمہ: دین سراپا ادب (نیکی چلنی) ہے اور حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ ہر کہ بے ادب دیانت و بے شرم باشد ہرگز بخدائے تعالیٰ نرسد (حاشیہ) ترجمہ: جو شخص بے ادب' بے دیانت اور بے شرم ہو ہرگز خدا کو نہیں پہنچے گا۔

تعریف عالم دین و مجتہد و محقق اور تخصیص لقب علامہ

عالم دین وہی ہے جس کو تفقہ فی الدین حاصل ہو یعنے قرآن و احادیث رسول اللہؐ و نقول امام مہدی موعودؑ مراد اللہ کو بخوبی سمجھ سکتا اور سمجھا سکتا ہو بمقتضاء آیت کریمہ **اَفَمَن شرح الله صدرہٗ للاسلام فھو علیٰ نور منْ ربّہٖ** ۔شرح صدر کی صفت سے متصف ہو جو صفاء باطن اور کوشش ذکر خدا کے بغیر محض کہیں سے کوئی سند علمی فاضل و کامل کی حاصل کرنے سے نہیں نصیب ہوتی اور وہی عالم جو شرح صدر کی صفت پا کر خدا کی طرف سے نور ہدایت پر ہو اور دین کے پیچیدہ مسائل کو حل کرے مجتہد کہلاتا ہے اور جو اجتہادی قوت کے ساتھ دین کے حقائق و معارف و اسرار

ودقائق سے خود آگاہ ہوکر دوسروں کو بھی آگاہ کرے اور عملاً زہد وتقویٰ میں کامل ہو مجتہد کے علاوہ محقق کا درجہ پاتا ہے اور اس کا قدم سلف صالحین کی تقلید کے دائرہ سے ذرہ برابر نہیں ہٹتا اور اپنی تحقیق اور اپنی اجتہادی قوت پر مطلقاً اس کی نظر نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے تحریر فرمایا ہے در کتاب مقصد الاقصیٰ آوردہ کمال خلاصۂ آدمی در آنست کہ دعوی محققی خود از سر بنہد و پا از حد تقلید بیروں نہ نہد (ماہیۃ التقلید صہ ۴۹)

آدمی کا: آدمی کا خلاصہ کمال یہ ہے محققی کے دعویٰ کو اپنے سر سے نکال دے اور تقلید کی حد سے قدم باہر نہ رکھے اور علامہ کا لقب ایسے ہی عالم کے لئے زیبا ہے جو عربی فارسی، اردو تینوں السنہ فاضلہ میں تمام علوم دینیہ او رآلیہ پر پوری طرح حاوی ہو اور تصنیف وتالیف میں ممتاز مقام رکھتا ہو اور ایسے علماء صدیوں میں معدودے چند ہوا کرتے ہیں، جن کا علوم رتبت خود ان کے کلام سے ثابت ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے دو چار کتابیں عربی وفارسی کی پڑھ کر کوئی شخص خود کو علامہ سمجھنے لگا تو یہ اس کی بوالہوسی ہے بقول شیخ سعدیؒ

نے محقق بود نہ دانشمند   چار پایہ برو کتابے چند

احکام سلام وقدمبوسی اکابر

اہل اسلام کے لئے جو سلام مسنون ہے وہ السلام علیکم اور اس کا جواب وعلیکم السلام ہے اسکے علاوہ بزرگوں کی قدمبوسی و دست بوسی یا ان کے قدم کو چھونا ایک خصوصی عمل ہے جس کے جواز کا ثبوت احادیث صحیحہ سے بھی ملتا ہے اور سلف صالحین کے عمل سے بھی۔

حکومت ظاہری کے ساتھ خلافتِ راشدہ کے اختتام کے بعد سے دنیا دار حکام کے مقابلہ میں دینی پیشواؤں کی عظمت کے اظہار میں عام طور پر دینی پیشواؤں کی قدمبوسی کا عمل رواج پایا جن کی روحانیت ہی دین اسلام کی اقطاء عالم میں تبلیغ کا اصل سبب ہوئی جنکے خاتم حضرت مہدی موعود امام آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن ہوئے۔ آنحضرتؐ نے بھی عمل قدمبوسی سے کسی کو منع نہیں فرمایا البتہ سجدہ تعظیمی سے منع فرمایا جس کو بعضوں نے روا رکھا تھا۔ پس السلام علیکم کہنے والے کا جواب بھی وعلیکم السلام ہے قدمبوسی عرض یا آداب عرض یا تسلیم و بندگی کہنے والے کا جواب بھی علیکم السلام ہی ہے یا حسب موقع ومحل اس کے الفاظ لوٹا دیئے جاسکتے ہیں اور جیسا کہ بعضے مجتہدین کے پاس فارسی یا اُردو ترجمہ قرآن کی قرأت سے

نماز جائز ہے، ویسا ہی سلام بھی عجمی الفاظ میں جائز ہونے میں کوئی کلام نہیں، کیونکہ قرآن مجید میں سلام کو لفظ السلام علیکم اور وعلیکم السلام کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا بلکہ **وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا** (ترجمہ) اور جب تم کو کوئی کلمہ تحیت (دعا یا تعظیم کا کلمہ) کہا جائے تو تم بھی اس سے اچھا یا ویسا ہی کلمہ تحیت کہہ دو۔ کہا گیا ہے۔ **والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ**

بولا چالا معاف کرانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ" بجز اس کے نہیں کہ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس آیت کریمہ کی دلالت اس امر پر ہے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو یا علاتی یا اخیافی یا رضاعی یا محض دینی برادری رکھتا ہو نسباً حقیقی بھائی کے برابر قابل عزت ولحاظ سمجھے۔ (تفسیر رشدی)

احیاناً ایک کو دوسرے سے رنجش وکشیدگی کی صورت پیش آئے تو رنجش کا سبب جس کی طرف سے پیدا ہوا ہو اس کو لازم ہے کہ اس سبب کو دور کر کے اپنے قول وفعل یا بولے چالے کی معافی کا اس شخص سے طالب ہو جو اس سے آزردہ خاطر ہو گیا ہو یا جس کا دل اس کی بدسلوکی سے ٹوٹ گیا ہو۔ ورنہ سبب نفرت کو باقی رکھتے ہوئے کوئی کسی سے بولا چالا معاف نہیں کروا سکتا اور اپنے ذمہ جو مواخذہ ہو اس سے بری نہیں ہو سکتا۔

گروہ مہدویہ کا یہ خاص طریقہ ہے کہ محرم کی دسویں تاریخ صبح صبح نماز فجر کے بعد لوگ ایک دوسرے سے مل کر اپنا بولا چالا معاف کروایا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دلوں کی کدورتیں، رنجشیں دور ہو کر آپس میں ایک دوسرے سے سب کا صاف دل رہنا لازمی ہو جاتا ہے۔

روایت مشہور سے ثابت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب ۱۰ محرم کو میدان کربلا میں ظالموں کو جہنم رسید کرنے کے لئے تشریف لے جانے لگے تو سب اپنے ساتھیوں اور اہل وعیال سے آنحضرتؑ نے اپنا بولا چالا معاف کروالیا تھا۔ کیونکہ آپ کو واپس لوٹنے سے بڑھ کر اپنی شہادت کا یقین تھا۔ پس حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد سے اس شہادت عظیمہ کی یادگار میں اہل بیت کے سب گھرانوں میں ہر سال دسویں محرم کو بولا چالا معاف کرانے کا عمل رائج ہو گیا تھا۔ پھر آگے چل کر بہت سے گھرانوں میں متروک بھی ہو گیا تھا۔ لیکن حضرت میراں علیہ السلام نے بہ حکم خدا

برقرار رکھا اور بعض احادیث سے یہ امر ظاہر ہے کہ قیامت عاشورہ یعنی محرم کی دسویں تاریخ ہی ہوگی کیا معلوم کہ اب جو یوم عاشورہ آنے والا ممکن وہی قیامت کا دن ہو۔ پس اہلِ ایمان اس وقت رہیں بھی تو ان کا آپس میں ایک دوسرے سے صاف دل ہوکر رہنا ہی بہتر ہے۔ (قوتِ الایمان)

بہرہ عام

بہرۂ عام ۔ خصوصیات مہدویہ سے ہے دراصل یہ لفظ ''بہرۂ فیض ولایت مقیدۂ محمدیہ برائے خاص و عام ہے اول و آخر کے دو لفظ لے کر اس کو بہرۂ عام کر دیا گیا ہے۔ بعضے بزرگوں نے اس کو 'بار عام'' بھی لکھا ہے کسی بزرگ کے بہرۂ عام سے مراد یہ ہے کہ ان کی وفات کے دن سے ایک دن پہلے ان کے فیض کی یادگار میں کوئی بآسانی میسر ہونے والی غذا ان کے معتقدین و مریدین و حاضرین میں ان کے درجوں کے مطابق علی السویہ تقسیم کی جائے۔ مثلاً تارک دنیا اہل ارشاد کو چار مشت تو طالب خدا کو تین مشت کاسبوں عورتوں بچوں کو دو دو مشت یا اسی اندازے کے موافق پختہ یا خام جو بھی غذا تقسیم شدنی ہو تقسیم کرتے ہیں۔ اس عمل کی ابتداء حسبِ حکم حضرت مہدی موعود علیہ السلام گروہ مبارک میں حضرت بی بی الہٰ دادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بہرۂ عام ہی سے ہوئی ہے۔

جب تک دائروں کی زندگی تھی ہر بزرگ کے بہرۂ عام کے موقع پر پانی اور لکڑی کی فراہمی کے لئے مرشد دائرہ اپنے طالبوں کو ساتھ لے کر دائرہ کے باہر کسی قریبی جگہ پر جہاں پانی بھی مل سکتا تھا اور لکڑی بھی فراہم ہوسکتی تھی ان دونوں چیزوں کو لے جاتے تھے تو ان کو دیکھ کر یا پہلے ہی سے بہرۂ عام کی اطلاع پا کر دائرہ کے باہر رہنے والے مہدوی بھی جو کاسبین و موافقین کہلاتے تھے پانی اور لکڑی کی فراہمی کے لئے مرشد دائرہ اور فقرائے دائرہ کے اجماع میں شریک ہو جاتے تھے۔ اور اس شرکت کو اپنے لئے باعث سعادت دارین جانتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے دوست احباب بھی جو مہدویوں میں نہ ہونے کے باوجود حضرت مہدی علیہ السلام کی عظمت وولایت کے قائل اور آپ کے بعد کے بزرگوں کو بھی فضل وکمال اعتقاد کے ساتھ نانِ ریزہ لے کر آنکھوں کو لگا کر کھاتے تھے ایسی مثالیں زمانۂ حال تک بھی دیکھنے میں آئی ہیں بلکہ قیامت تک دیکھنے میں آئیں گے اس سیدھے سادے عمل کے سوائے ہمارے یہاں نہ کسی بزرگ کے عرس کے موقع پر صندل چراغوں کا اہتمام ہے نہ کسی اور قسم کی دھوم دھام۔

بعض لوگوں کا اعتراض ہے کہ موجودہ زمانہ میں لکڑی یا پانی کہیں سے جا کر لانے کی کیا ضرورت ہے۔ گو اگلے زمانے میں اس کی ضرورت رہی ہو۔ لیکن ضرورت باقی رہنے یا نہ رہنے کا یہاں سوال ہی نہیں۔ یہاں بقاء طریقۂ سلف صالحین اور اس کی دینی افادیت کو دیکھنا ہے کہ اعلیٰ مقصد کی تکمیل میں بغیر کسی خرچ کے یہ سہولت سب کو شرکت کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو بی بی ہاجرہؓ ایک ضرورت کے تحت صفا و مروہ کے درمیان دوڑی تھیں یا حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے شیطان کے بہکانے کے لئے آنے پر اسکو کنکریاں ماری تھیں اب وہ دونوں ضرورتیں مطلق نہیں رفع ہو چکی ہیں۔ پھر حاجیوں سے پوچھئے کہ وہ یہ دونوں فعل کیوں انجام دیتے ہیں؟ وجہ یہی ہے کہ خاصانِ حق کے جو افعال شعائر اللہ میں شمار پانے کے ہوتے ہیں۔ ان کی یادگار کو دلوں کی تقویت اور روح کی بالیدگی کے لئے باقی رکھنا ہی پڑتا ہے۔ جن کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے۔ **ومن العظیم شعائر اللّٰہ فطی من تقویٰ القلوب** اور جو تعظیم کرے اللہ کی نشانیوں کی تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔ یہی شعائر اللہ شعار قوم بن کہ شناخت قوم کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

تسمیہ خوانی

تسمیہ خوانی سنت حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ خاتم الاولیاء علیہ السلام ہے چنانچہ حضرت مولانا منصور خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جب مہدی علیہ السلام کی مکتب نشینی کا وقت آیا چار سال چار مہینے چار دن گزرے تو حضرت مہدیؑ کے والد بزرگوار نے ضیافت کی تیاری شروع کی۔ حضرت شیخ دانیالؒ سے کہا کہ آج سید محمدؑ کی تسمیہ خوانی ہے آپ آ کر ان کی زبان مبارک سے بسم اللہ پڑھائیے شیخ دانیالؒ آنحضرتؑ کی تسمیہ خوانی میں میراں سید عبداللہؓ کے گھر آئے حضرتؑ کو ایک چوکی پر بیٹھا کر اطراف سب حاضرین جماعت کھڑے تھے اسی جماعت میں خواجہ خضرؑ بھی تھے لیکن حضرت مہدیؑ کے سوائے کسی نے ان کو نہیں پہچانا آپؑ ان کو پہچان کر تعظیم کے لئے جب اٹھ کھڑے ہوئے تو سب حاضرین جماعت نے اور خود شیخ دانیالؒ نے بہت تعجب کیا کہ اس خورد سال محبوبؑ نے کس کی تعظیم کی اس وقت شیخ دانیالؒ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ سے سر اٹھا کر آپؒ نے دیکھا کہ خضرؑ بھی اس جماعت میں کھڑے ہیں۔ پھر شیخؒ نے بھی اٹھ کر خضرؑ کی تعظیم کی حضرت مہدیؑ کو چوکی پر بٹھا کر آپ نیچے بیٹھے تھے جب بسم اللہ پڑھانے کا وقت آیا تو شیخ

نے خضرؑ کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ کے ہوتے ہوئے میں کیسے پڑھا سکتا ہوں خضرؑ نے فرمایا کہ اے میاں شیخ دانیال تم بسم اللہ پڑھاؤ خدائے تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیکر بھیجا ہے کہ آج میرا محبوبؑ بسم اللہ کہتا ہے تو جا اور آمین کہہ اس بناء پر شیخ ہی نے آنحضرتؑ کو بسم اللہ پڑھایا اور خضرؑ نے آمین کہا۔ (ملاحظہ ہو جنت الولایت صفحہ ۹ ۔ ۸) مذکور بالا واقعات کی روشنی میں گروہ مہدویہ میں اسی لئے سورہ فاتحہ ہی پڑھاتے ہیں اور پڑھانے والے مرشد بچے سے سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہلواتے ہیں۔ اور تمام مہدوی حضرات قیامت قائم ہونے تک اسی سنتِ مہدی موعودؑ کی تقلید پر پابند رہنا چاہیئے اور لفظ آمین سورۂ فاتحہ کے بعد ہی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا حضرت خضر علیہ السلام کے آمین کہنے سے ثابت ہے کہ تسمیہ خوانی میں صرف اور صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھا جاتا ہے اس کے بعد ہی قرآن شریف کی تعلیم شروع کروا دینا چاہیئے ۔

تمّت

راقم فقیر حقیر سید خدا بخش رشدیؔ مہدوی

ابن حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف حضرت گورے میاں صاحبؒ سابق سر پرست دارالاشاعت کتب سلف صالحین جمعیتہ مہدویہ ہند واقع دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد۔

کلماتِ خمسہ

اول کلمہ طیب: **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـهِ**

دوم کلمہ شہادت: **اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ**

سوم کلمہ تمجید: **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ وَلَاحَول وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰـهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم ط**

چہارم کلمہ توحید: **اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـه لَـه الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالِاكْرَامِ بِيَدِهِ**

الْخَيْرِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

پنجم کلمہ ردِّ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ وَتُبْتُ عَنْهُ فَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّ الْمَهْدِیَ الْمَوْعُوْدَ قَدْ جَاءَ وَمَضٰی